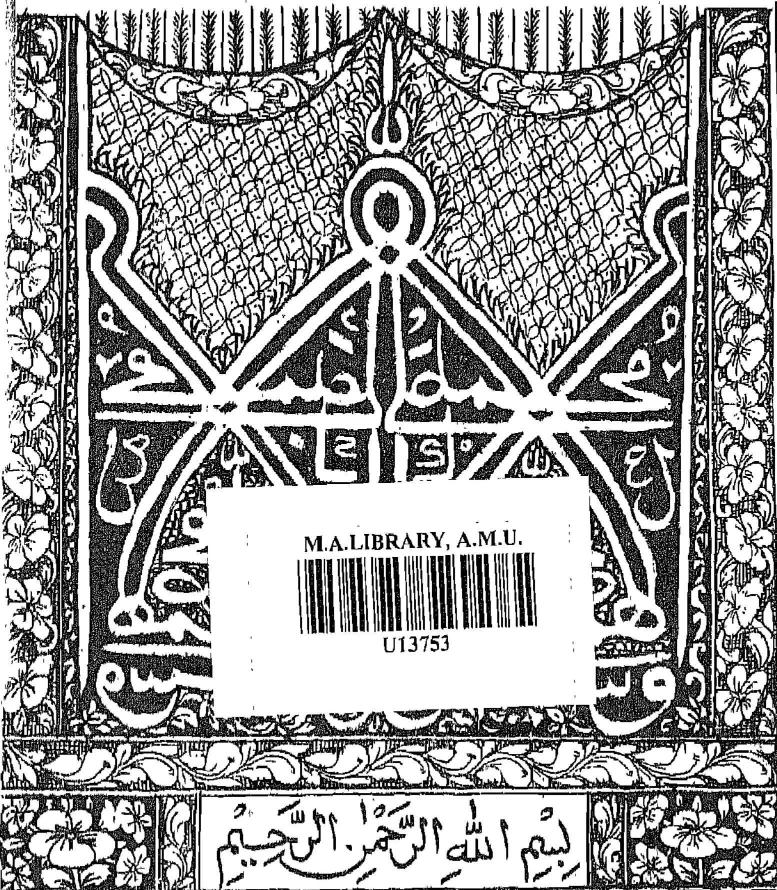
لقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة فاتقوا الله لعلکم تشکرون

الحمد لله علی احسانه که در بیان اسامی اقتران کتاب مستطاب ...

الکتب ۳۱۳ بدر
باحوال اصحاب
ذکری

بفرمایش جناب حاجی محمد حسین صاحب انسپکٹر پولیس ...

در مطبع محمدی باهتمام محمد اکرم سعید طبع شد



M.A.LIBRARY, A.M.U.
U13753

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المحمود بنعمتہ، المعبود بقدرتہ، المطاع بسلطانہ، المرہوب من عذابہ وسطوتہ، النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ، خلق الخلق بقدرتہ، ومیزہم باحکامہ، واعزہم بدینہ، واکرمہم بنبیہ محمد المصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

جاننا چاہیے کہ پروردگار عالم نے خلق پر انعام واکرام واسطے ہدایت صراط مستقیم

وطریق حق کے کیا اور جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات کو
مبعوث فرمایا اور حضرت صلعم کو موید کیا ساتھ قرآن مجید کے کہ جو شفا ہی واسطے
قلوب مومنین کے اور حجت ہی معاندین و مخالفین پر اور منصور کیا آپکو ساتھ صحابہ
کرام رضوان اللہ علیہم کے جنکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے مُحَمَّدٌ
رَّسُولُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ط
اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ اور فرمایا
لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ
اور سب صحابہ مین سے وہ افضل ہین جنھون نے اول ہی ایمان قبول کیا اور
ہجرتین کین اور مدینہ منورہ سے بارادت مکہ معظمہ مین پہونچکر بیعت کی اور حضرت کی
نصرت مین اپنے جان و مال کو عوض جنت کے بیع کر دیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط سبحان اللہ
کیا شان ان اصحاب رضوان اللہ علیہم کی ہی کہ اپنی روحون کو رضائے محبوب
مین پیشکش کر دیا جب خداوند عالم نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم
فرمایا کہ کہدو اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ط پس تمام تر کلیۃً

اپنی خواہشون اپنی زندگی اپنے اعمال اپنے افعال اپنے طرز تمدن واخلاق
کو تابع حبیب کریم کر دیا اور صادقین کامل العیار محک امتحان مین جید اور کھرے
ثابت ہوئے اور اونکو جلالت وعظمت مشتری اور فضیلت قیمت یعنی جنت کے متیقن
ہوئی اور چونکہ حضرت صلعم اس معاملۂ عقد بیع مین متوسط تھے اونکی دیانت و امانت
وصداقت پر اعتماد کلی ہوا تو انعقاد بیع کامل ہوا جب انصار رضی اللہ عنہم نے
بیعت عقبہ کی تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جملہ انصار کی
طرف سے جناب رسالت مآب سے عرض کی کہ جو چاہیے ہم سے خدا کیواسطے اور
جو چاہیے اپنے واسطے شرط قبول کرالیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا
کے لئے یہ شرط ہی کہ خدا اسے مستحق ہی کی عبادت کرو اوسکا کسی کو شریک نہ بناؤ اور
اپنے واسطے یہ کہ مجھ سے اوس چیز کو روکو جسکو اپنے جان ومال سے روکتے
پھر عبد اللہ بن رواحہ رض نے عرض کیا کہ جب ہم ایسا کرین تو ہمارے لئے کیا
ملیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو تمکو ملیگی جنت عرض کیا کہ یا نفع کی
تجارت ہی ہم اس سے نہ پھرینگے حضرت عطار خراسانی نے اپنے والد سے روایت
کی ہی کہ جب آیۂ شریفہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ نازل ہوئی
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی اور مسجد

شور تکبیرات سے گونج گئی ایک انصاری رضی نے سنا اور چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور عرض
کیا کہ یا حضرت کیا یہ آیۃ نازل ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں عرض
کیا کہ کیا نفع کی بیع ہے اور یہی اصحاب کبار ہین جنکی شان مین خداوند عالم فرماتا ہے
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ جسکی تفسیر مین عطا خراسانی کہتے ہین کہ مراد اہل بدر ہین
رضوان اللہ علیہم جنسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ترقی دی اور وہ بموجب احادیث
صحیح کے قطعی جنتی ہین فرمایا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لَنْ یَّدْخُلَ النَّارَ
مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ اور ارشاد فرمایا ہے اہل بدر سے وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ
اور حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی نے روایت کیا ہے کہ آئے حضرت جبرئیل علیہ السلام
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا کہ کیا مرتبہ سمجھتے ہو اور کس جماعت مین
گنتے ہو اہل بدر کو اپنے درمیان مین سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
گنتے ہین ہم انکو اپنے آپس مین افضل مسلمانون کا یا مثل اسکی کوئی لفظ پھر کہا حضرت
جبرئیل ع نے کہ ایسے ہی وہ ملائکہ جو بدر مین حاضر ہوئے یعنی وہ ملائکہ مین افضل شمار
ہوتے ہین صحیح بخاری شریف مین یہ حدیث ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت
قصہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین صحیحین مین لکھی ہے کہ جواب قول
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین اور اللہ تعالی مطلع ہوا اہل بدر کے حال پر پس فرمایا
اللہ تعالی نے کرو جو کچھ چاہو واجب ہوئی تمہارے لئے جنت یعنی سب اگلے پچھلے
گناہ اونکے معاف ہین گو دنیا مین حد و تعزیر کسی جرم مین دیجاوے جیسے حضرت مسطح
رضی اللہ تعالی عنہ کو حد لگائی گئی اور حضرت ام المومنین حفصہ رض کی روایت صحیح مسلم شریف
مین ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین امید کرتا ہون دوزخ مین نہ
جاویگا انشاء اللہ تعالی جو کوئی جنگ بدر و حدیبیہ مین حاضر ہوا ہی سبحان اللہ کیا شان
ان حضرات کی ہی اور انہین کی شان مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی لَا يَسْتَوِي
مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً
مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا اگرچہ اللہ تعالی جل شانہ نے جملہ صحابہ کے
حق مین فرمایا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ جب ان اصحاب کا فضل و بزرگی جسکا پورا بیان
ہو نہین سکتا متحقق ہوا تو اونکی محبت باعث نجات اہوال دنیا و آخرت سے ہی اون کی
محبت اپنا ایمان سمجھے اور یہ وہ صحابہ کرام ہین کہ انکے توسل سے جو دعا مانگی جاوے
انشاء اللہ تعالی کبھی رد نہین ہوتی ہے جیسا کہ آئندہ چند حکایات مذکور ہونگی اور چونکہ
ان حضرات کی زیارت ظاہری ہمکو نصیب نہین ہی مگر انکی حب و ولا باعث نجات ہی
اور اونکا ذکر اور اونکے فضائل کا بیان ایک طرح کی حضرات ممدوح کی خدمت ہی

اور یوقت ذکر افضل الصالحین برکات ورحمت الٰہی نازل ہوتی ہین جیسا کہ کہا گیا ہے

شعر

اسرد حدیث الصالحین وسمہم	فبذکرہم تتنزل الرحمات
واذکر فضائلہم تنل برکاتہم	وقبورہم زرہا اذا ماتوا

نیز وہ حضرات کرام جب اونکی مدح وثنا کیجاوے اور اون سے جب توسل کیا جاوے ضرور مواہب وعطیات سے حاجت روائی متوسل مین توجہ فرماوین گے چنانچہ عباس بن مرداس نے جب اشعار مدح جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہین آنحضرتؐ نے سو اونٹ انعام عطا فرمائے کعب بن زہیر نے جب قصیدہ مدح مین پیش کیا آنحضرتؐ نے اپنا صلہ مبارک اوتار دیا وقس علی ہذا آخرت مین اونہین حضرات کے ساتھ انشاء اللہ تعالی حشر ہوگا جیسا کہ حدیث صحیح مین وارد ہے المرء مع من احب ہر آدمی اوسکے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبت ہوتی ہے امام بغوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت ثوبانؓ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت محبت والفت جناب سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے بغیر زیارت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر کم آتا تھا ایک روز حضور مین حاضر ہوئے اور رنگ حضرت ثوبان کا متغیر تھا اور آثار حزن وملال کے اونکے چہرہ سے ظاہر ہوتے تھے

زیارت کر جب وہ مر جاوین ۱۲

آدمی اون کے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھے ۱۲

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت وعنایت دریافت فرمایا کہ
اے ثوبان کس چیز نے تیرے چہرہ کو متغیر کیا ہے ثوبان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیک وسلم نہ میرے کوئی درد ہے نہ کوئی بیماری ہے البتہ جب حضور کے جمال جہان
آرا کو نہین دیکھتا ہون نہایت متوحش و پریشان ہو جاتا ہون جبتک حضرت کی زیارت نہ
حاصل ہووے یہ خیال کرتا ہون کہ آخرت مین حضور والا تو نبیون کے ساتھ اعلی مدارج
ومراتب پر تشریف فرما ہونگے اور مین اگر جنت مین داخل بھی ہوا تو ادنی مرتبہ مین یا
بالکل جنت مین نہ گیا تو حضرت کی زیارت باسعادت سے ہمیشہ کو محروم رہا پس کیا
ہوگا پس اوسپر یہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا جل جلالہ کیا منازل حضور کے خادمون کے ہین صحیح بخاری
شریف مین حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص دیہاتی جناب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
قیامت کب قائم ہوگی حضرت نے فرمایا مین نہین جانتا اوس نے عرض کیا
کہ آپ نہین جانتے مگر مین اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ حضرت انس کہتے ہین کہ ہم گروہ

صحابہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ایسے ہی ہونگے یعنی جن سے ہمکو محبت ہے اونہین کے ساتھ ہونگے حضرت نے فرمایا بیشک پس اوس روز ہم سبکو نہایت شدت سے خوشی اور فرحت ہوئی صحیح بخاری شریف مین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت بابرکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا فرماتے ہین حضور اوس شخص کے حق مین کہ وہ ایک قوم کو دوست رکھتا اور اونکے ساتھ نہین ہے یعنی عمل اور فضل مین پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اوسکے ساتھ ہے جسکو دوست رکھے

فضائل صحابہ

شیخ عبداللطیف نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے کہ بہت اولیاء اللہ کو ولایت حاصل ہوئی ہے بہ برکت اسماے مبارک اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم کے اور بہت مریضون نے بتوسل اونکے شفا چاہی پس شفا دیے گئے اور کہا ہے برہان حلبی نے اپنی کتاب سیرت مین اور ذکر کیا داودی نے کہ اونھون نے سنا مشائخ حدیث سے کہ دعا وقت ذکر ہونے اہل بدر کے قبول کیجاتی ہے اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہے اور لکھا ہے سید ابراہیم بن سید ادریس سنوسی نے اپنے رسالہ سیف النصر بالسادۃ الکرام اہل بدر مین اور مولوی نواب قطب الدین خان صاحب نے مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف مین کہ بعض عارفین نے کہا ہے کہ نہین رکھا جینے ہاتھ اپنا بیمار کے سر پر اور

پڑہے بیٹے نام اونکے بہ نیت خالص مگر کہ شفادی اوسکو اللہ تعالی نے اور اگر حاضر ہوتی
موت اوسکی تو تخفیف دیا بیتا اللہ اوس مرض سے اور کہا ہی بعض صالحین نے کہ تجربہ
کیا گیا ہی اسماے مبارک اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کا امور مہمہ میں آزرو پڑہنے اور رکہنے
کے پس نہیں دیکہی گئی کوئی دعا جلد تر اس سے قبولیت میں اور روایت کیا گیا جعفر
بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے کہ کہا اونہوں نے وصیت کی میرے باپ نے محبت رکہنے
کی ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور توسل کرنے کی ساتھ اہل بدر کے
جمیع مہمات میں اور کہا مجھ سے کہ اے بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے اہل
بدر کے قبول کیجاتی ہی اور رضا رضوان و رحمت و برکت و غفران گہیر لیتے ہیں
بندے کو جب اونکو یاد کرتا ہی یا یہ کہا کہ جب دعا بتوسل اسمار اونکے کیجاتی ہی اور
جو شخص اونکا ذکر کرے ہر روز اور اللہ تعالی سے بوسیلہ اونکے حاجت طلب کرے
حاجت روا کیجاتی ہی اوسکی لیکن چاہیے جو شخص توسل چاہے اسماے مبارک
اصحاب بدر کے ساتھ تو ہر ایک نام کے ساتھ رضی اللہ تعالی عنہ کہے جیسا کہ میں نے
طریق توسل میں جو نام لکہے ہیں اون میں ہر ایک نام کے سامنے لکہدیا ہی تا کہ
پڑہنے والے کو سہو نہو جاوے اور اسماے مبارک اہل بدر کے لکہے ہوئے پاس رکہنے
میں بہت سے فوائد و برکات عظیم ہیں محفوظ رہنا شر سے دفع اعداء و رفع بلیات

کا جو شخص جس نیت سے ان اسماء کو اپنے ساتھ رکھیگا انشاء اللہ تعالی مقصود
پر فائز ہوگا اور تجربہ کیے گئے ہین اسماے شریف فتح کے واسطے اگرچہ اعدا قوت وعدد
مین زیادہ ہون ہر شخص کو لازم ہے کہ تقوی اللہ سے رکھے اور کسی شیخ عالم عامل سے
اجازت بھی انکے ورد اور ساتھ رکھنے کی حاصل کر لے چنانچہ اس احقر مؤلف
نے حضرت مولانا ومرشدنا ہادی الی الحق جناب مولوی شاہ فضل رحمن صاحب
مدظلہم ودام فیضہم سے جنکا شہرہ علم وفضل وارشاد وہدایت وحاجت روائی خلق
کا شرق سے غرب تک ہے اجازت حاصل کی اور حضرت نے مجکو اور میری ولاد
وخاندان کو اور جسکو مین اجازت دون اجازت عطا فرمائی ہے اور بعد تکمیل کے
پھر نظر اقدس سے گذرانی جاویگی **حکایات برکت توسل اصحاب بدر رض**
اب چند قصص جو صلحاے کاملین سے منقول ہین بنظر افادہ لکھے جاتے ہین
حکایت زید بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعض سنین مین عراق کی
راہ پر خطر تھی ایک راہ مین تو درندہ جانور ستاتے تھے اور دوسری راہ مین لوٹیر
لوٹ مار کرتے تھے پس جو ان راہون سے گذرتا یا ہلاک ہوتا یا اوسکا مال و اسباب
غارت ہوتا بہت سی جان ومال ضائع ہوچکے تھے کہ اوسی عرصہ مین عراق سے
ایک شخص آیا اور اوسکے ساتھ بہت سا مال تجارت کا تھا اور سواے ایک غلام کے

کوئی اوسکے ہمراہ نہین تھا اوس شخص کو دیکھا کہ کچھہ زیر لب پڑہتا ہے ہم سب کو
یہ امر تعجب کا معلوم ہوا پس میرے والد یعنی عقیل نے اوس شخص سے کہا کہ کیونکر
سلامت مع اپنے مال واسباب کے یہانتک پہنچے تم اکیلے اسقدر مال اور راہ
بہت پر سونے پر خطر ہے چور لوٹتے ہین درندہ جانور مار ڈالتے ہین پس اوس
شخص نے کہا کہ مین اسی راہ سے اوس لشکر کے ساتھہ گذرا جنکے ساتھہ جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مقابلہ اعدا مین تشریف لے گئے تھے اور خدا
تعالی نے فتح مند کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے والد نے کہا کہ تم نے
کونسا لشکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا پایا جنکے ساتھہ اس راہ سے گذرے اوس
شخص نے کہا کہ مین نے اصحاب بدر رضی اللہ تعالی عنہم کو پایا اور اونہین حضرات
کے ساتھہ اس خطر و خوفناک راہ سے گذرا اور مین کسی بٹ مار و درندہ سے
نہین ڈرتا عقیل نے کہا کہ خدا تعالے کیواسطے مین تم سے سوال کرتا ہون
کہ پورا قصہ اپنا بیان کیجیے پس مسافر تاجر نے اپنا حال اسطور پر بیان کیا کہ مین ڈاکو
بٹ مار لوٹیرونکا سردار تھا ہمارا کام یہی تھا کہ ہر شخص کو لوٹتے تھے جو سوداگری مال راہ سے گذرتا
چھین لیتے تھے ایک رات ہمارے جاسوسون نے خبر دی کہ ایک سوداگر
بہت مال واسباب تجارت کا لیے جاتا ہے اور اوسکے ساتھہ صرف پندرہ آدمی ہین

یہ سنتے ہی ہم لوگ ڈاکو دوڑے اور پندرہ ہمراہون مین سے سوداگر کے دس
مار ڈالے تو سوداگر نے ہم لوگون سے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے کیا چاہتے ہو ہم نے
کہا کہ ہمکو تمہارے مال اسباب سے غرض ہے ہمکو دیدو یا تم باندہ لوگ جان بچا کر
چلے جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ بھی وہی برتاؤ ہوگا جو تمہارے دس ساتھیون کے
ساتھ ہوا سوداگر نے کہا کہ تم ایسا نہین کر سکتے میرے ساتھ اہل بدر رضوان اللہ
علیہم ہین ہم نے کہا کہ ہم بدر اور اصحاب بدر کو نہین جانتے ہین سوداگر نے کہا
اللہ اکبر اور کچھہ نام پڑہنا شروع کئے جو ہمنے سنے بھی نہ تھے پس ہمارے دلون پر
رعب غالب ہوا اور ہم بھاگے اور ہوا تند و سخت ہم پر چلی اور کھڑ بڑ ہتہیارون
کی ہمکو سنائی دی اور تیرون کے چلنے کی آواز آئی اور سنا ہم نے کہ کوئی کہتا
ہے اہل بدر آؤ صبر کے ساتھ پس دیکھا ہم نے کہ عمدہ گہوڑون کے سوارون شکیل و
رعب والون نے گہیر لیا ہمکو پس جب مین نے یہ حال دیکھا مین سوداگر کے پاس
گیا اور عرض کی کہ اللہ کیواسطے مین پناہ مانگتا ہون ہمکو بچاؤ سوداگر نے مجھہ سے
کہا کہ توبہ خالص اس فعل بد قطاع الطریقی سے کر مین نے سوداگر کے ہاتھہ پر
توبہ کی اور میرے ساتھیون مین سے بھی دس مارے گئے پھر جب لوٹنے لگا سوداگر
سے مینے عرض کیا کہ مجھکو تعلیم فرمائیے سوداگر نے مجھکو اسماے مبارک اہل بدر کے تعلیم کئے

پس اوس روز سے مجکو حاجت حفاظت کسی کی خلق مین سے نہین ہے نہ جنگل مین اور
نہ دریا مین اور اسی سبب سے اس راہ پر خطر سے صحیح وسلامت یہانتک پہنچا جیسا
کہ تم دیکھتے ہو **حکایت دوسری** اور حکایت کی گئی بعض صلحا سے کہ ایک
شخص گیا تھا واسطے حج کے کعبہ شریف کو اور اسماے مبارک اصحاب بدر کے لکھکر
دروازہ کے دریچہ مین رکھ گیا اور وہ شخص مالدار تھا چور اوسکے گھر آئے اور آواز بول
چال کی اور ہتھیارون کی کھڑبڑ سنی لوٹ گئے دوسری اور تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی
واقعہ ہوا جب صاحب خانہ حج سے واپس آیا تھا نگی چورون کا اوسکے پاس آیا
اور پوچھا کہ مین تجھہ سے خدا کیواسطے پوچھتا ہون کہ جب تم سفر کو گئے تھے کیا
کیا سامان حفاظت کا کر گئے تھے صاحب خانہ نے کہا کہ سوا اسکے کچھہ سامان نہین تھا
کہ مین یہ آیہ وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور اسماے
اہل بدر لکھکر چھوڑ گیا تھا **حکایت تیسری** ایک بزرگ فرماتے ہین کہ ہم
جہاز پر مغربی سمندر مین سوار تھے اور بہت خلق اللہ اوس جہاز مین تھی کہ طوفان
ہوا اور موجون کا آیا اور تمام مسافران جہاز کو موت کا یقین ہوگیا اور درگاہ خدا
مین الحاح وزاری کرنے لگے بعض شخصون نے کہا کہ جہاز مین ایک مجذوب ہین
اون سے دعا کراؤ مین اوسکے پاس گیا دیکھا کہ پڑا سوتا ہے مینے سوچا کہ یہ تو ایک

ک اور نہین تھکاتی خدا کو نگہبانی زمین و آسمان کی اور اللہ سے بلند مرتبہ ہے ۱۲

بیوقوف آدمی ہے کہ جہاز تباہی مین ہے خلق خدا زاری مین ہے اور یہ سوتا ہے
بیٹھے پانون مین ٹھوکر لگائی وہ چلاتا ہوا اوٹھا بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ
شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ۔ اوس سے کہا کہ اے بندہ
خدا کے دیکھو کہ کیا حالت جہاز کی ہے اور سب لوگ کس پریشانی مین ہین اوس نے
کچھ جواب نہ دیا جب دوبارہ کہا تو اوس نے ایک کاغذ دیا کہ کنارہ جہاز پر جس طرف
سے طوفان آتا ہے اس کاغذ کو لیجا کر ہلاؤ مین نے ایسا ہی کیا اور مجھکو کچھ غفلت سی معلوم
ہوئی جس مین مجھکو نظر آیا کہ جہاز ایک کنارہ پر کچھ لوگ کھینچے لئے جاتے ہین
کنارہ ریگ کا ٹیلہ تھا وہان لنگر جہاز کا ہو گیا دوسرے روز ہوا سے خوشگوار
چلی اور لنگر اوٹھایا گیا اوس کاغذ مین اسماے اہل بدر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
تھے اور ایسی بہت حکایات فضل و کرامات اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہین اس عقیدہ سے متشبث بذیل رسول الثقلین محمد صلعم المدعو بفدا حسین ولد السجاد
منشی امداد حسین مارہروی مولداً و بریلوی موطناً نے قصد کیا کہ کتب احادیث
و سیر سے صحیح اسماے اصحاب بدر کے مع اون کی ولدیت کے لکھون اور مختصر
حالات ہر ایک صاحب کے جہانتک کتابون سے معلوم ہو سکین زبان اردو

---

۱ تہ نام اسد کے مراد یہ ہے کہ بھروسا کرتا ہون ۔

لکھوں اور نیز اسمائے مبارک کو اس طرح پر لکھوں کہ جو شخص بوسیلہ اونکے دعا کرنا چاہے
وہ جیسے لکھے ہیں ویسے پڑھکر بعد کو دعا مانگے اور چند دعائیں جو جامع جمیع مطالب کے ہیں اور
جو خاص خاص مطالب کیواسطے ہیں اور احادیث ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
زبان مبارک سے ارشاد ہوتا ثابت ہوا ہی آخر میں مع ترجمہ لکھوں کیونکہ وہ بہ نسبت دیگر
دعاؤں کے موثر زیادہ ہوتی ہیں اور جلد موثر ہوتی ہیں یا اللہ بحق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
بحرمت آل واصحاب رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے مجھکو اور میرے
والدین اور اولاد کو جمیع آفات دین و دنیا سے محفوظ رکھ اور جمیع مقاصد کا میاب
کر اور حشر ہمارا زیر سایہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب اخیار و آل اطہار
اور جناب پیر و مرشد حضرت مولوی شاہ فضل رحمن صاحب کے کر اور جمیع مسلمان مرد و
عورتوں کی بخشش فرما اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین نام
اس رسالہ کا ذکر باحوال اصحاب البدر رکھا گیا ہی اللہ تعالے
سب اہل اسلام کو اس سے متمتع کرے اور حضور میں مقبول ہو آمین یارب
العلمین اور حسب ارشاد جناب عمومی مولوی غلام بسم اللہ صاحب بسمل کے
اکثر مقامات پر حوالہ کتب احادیث صحاح کا درج کیا گیا ہی و آخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم الامین و آلہ واصحابہ المہتدین ؛



سَیِّدُنَا وَنَبِیُّنَا وَمَوْلَانَا شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ مُحَمَّدُ
الْمُصْطَفٰی الْهَاشِمِیُّ الْمُطَّلِبِیُّ الْمَکِّیُّ الْمُهَاجِرُ الْمَدَنِیُّ خَیْرُ
الْوَرٰی نُوْرُ الْهُدٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی خَلْقِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا

ہر چند کہ احوال فیض اشتمال جناب سرور کائنات محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے
کتب سیر میں مفصلاً و مشرحاً درج ہیں لیکن چونکہ یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ مختصراً
حالات اصحاب بدر کے جہانتک تحقیق صحیح دریافت ہوسکیں لکھے جاویں لہذا
اول مختصر حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرکاً و تیمناً لکھوں کہ دنیا

وآنحضرت مین وجہ بہ صلاح وفلاح سے ہے سلسلۂ نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
بلا خلاف اس طرح مروی ہی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِب
بْنِ هَاشِم بْنِ عَبْدِ مَنَاف بْنِ قُصَيّ بْنِ كِلَاب بْنِ مُرَّة
بْنِ كَعْب بْنِ لُوَيّ بْنِ غَالِب بْنِ فِهْر بْنِ نَضْر بْنِ كِنَانَة بْنِ
خُزَيْمَة بْنِ مُدْرِكَة بْنِ اِلْيَاس بْنِ مُضَر بْنِ نِزَار
بْنِ مَعَدّ بْنِ عَدْنَان اوپر عدنان سے اختلاف حضرت اسمعیل علیہ السلام
تک ہی مگر اس مین اختلاف نہین کہ عدنان اولاد حضرت اسمعیل بن ابراہیم
علیہما الصلوٰۃ والسلام سے تھے حضرت کی والدۂ ماجدہ بی بی آمنہ بنت وہب بن
عبدمناف بن زہرہ بن کلاب تھین کلاب سے اوپر وہی سلسلہ ہی جو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے آبا مین مذکور ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد عبداللہ
پچیس برس کے تھے جب اونکے باپ عبدالمطلب عبداللہ کو ساتھ لے گئے اور
بی بی آمنہ بنت وہب سے عبداللہ کا نکاح کیا اور اوسی جلسہ مین عبدالمطلب نے اپنا
نکاح وہیب کی بیٹی ہالہ سے کیا وہب اور وہیب دونون حقیقی بھائی تھے حضرت
بی بی آمنہ کے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھوین یا بارہوین ربیع الاول
روز دوشنبہ کو بوقت صبح جس سال مین اصحاب فیل کعبہ پر چڑھ آئے تھے اور ابابیلون

نے کنکریان انپر پھینکین اور اصحاب فیل مع فیلون کے غارت ہوگئے تھے پیدا ہوئے
اور ہالہ کے حضرت حمزہ پیدا ہوئے دودھ پلایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو ثوبیبہ کنیز ابولہب نے اور ثوبیبہ نے دودھ پلایا حضرت حمزہ عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی سلمہ پھوپی زاد بھائی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثوبیبہ کی بہت تعظیم فرماتے تھے اور جب
حضرت کا نکاح ہوگیا تھا تو حضرت خدیجہ بھی ثوبیبہ کی تکریم کرتی تھین بعد ہجرت کے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحفہ و ہدیہ ثوبیبہ کو بھیجا کرتے تھے ثوبیبہ
بعد فتح خیبر کے مرین کوئی اونکے باقی نہین رہا پھر دودھ پلایا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیمہ سعدیہ کا قبیلہ بنی سعد مین پانچ برس دو روز کی
عمر مین حلیمہ سعدیہ واپس دے گئین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی
آمنہ کے پاس بی بی آمنہ آپکو ساتھ لیکر اپنے ننہال بنی النجار مین گئی تھین وہان
بمقام ابوا جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مین ہے انتقال بی بی آمنہ کا
ہوگیا اوس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شش برس کی تھی وہان سے حضرت
ام ایمن جو آپکی لونڈی فاضلہ جلیلہ تھین پانچوین روز وفات بی بی آمنہ سے مکہ
معظمہ مین لائین حضرت کے والد عبد اللہ تو جب آپ حمل مین تھے اور بقول آپ

چند مہینے کے تھے انتقال کر گئے تھے عبد المطلب آپ کے دادا نے پرورش کی
جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی عبد المطلب نے بھی وفات پائی اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد ابو طالب اپنے بیٹے کے کیا ابو طالب
بہت دوست رکھتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت بھی
بہت محبت کرتے تھے ابو طالب سے جب عمر شریف تیرہ [۱۳] برس کی تھی ابو طالب
تجارت کو طرف شام کے گئے آپکو ساتھ لے گئے بحیرا راہب نے کہا آپکی حفاظت
کرو یہ نبی ہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی خدیجہ کی طرف سے تجارت کو گئے
تھے اوسوقت عمر شریف پچیس برس کی تھی نسطورا راہب نے دیکھا کہ ابر حضرت پر
سایہ کئے ہے اوس نے کہا کہ یہ نبی ہیں جب اوس تجارت سے واپس تشریف
لائے بی بی خدیجہ سے نکاح کیا اوسوقت بی بی خدیجہ کی عمر چالیس برس کی اور
حضرت کی عمر پچیس برس کی تھی جب حضرت کی عمر پینتیس (۳۵) برس کی تھی کعبہ از سرنو بنایا
گیا اور اس امر پر تکرار تھی کہ حجر اسود کون اوٹھا کر رکھے ہر ایک قبیلہ دعوی کرتا
تھا جب حضرت تشریف لائے ہر ایک نے آپ کے فیصلہ پر رضامندی ظاہر کی
حضرت نے فرمایا کہ حجر اسود ایک چادر میں رکھا جاوے چادر کو سب اوٹھا کر
موقع میں رکھیں جب عمر شریف چالیس برس کی ہوئی اول خواب میں صحیح

دیکھنے لگے جو دیکھا وہ واقع ہوا چھ مہینے تک یہ حال رہا آپ تنہائی پسند تھے
بروز دوشنبہ غار حرا مین تشریف لے گئے تھے کہ فرشتہ یعنی جبرئیل آئے اور
کہا اِقْرَأ یعنے پڑھو آپنے فرمایا مین پڑھا نہین ہون حضرت جبرئیل نے حضرت سے
معانقہ کیا اور دبوچا اور پھر سورت اِقْرَأ پڑھائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر
مین تشریف لائے اور کہا زَمِّلُونِي دَثِّرُونِي یعنی اڑھا و چھپاؤ مجھکو پھر نازل ہوئی
یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ نبوت مخفی پہلے ہوئی بعد کو حکم آیا اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ
یعنی قرابت والون کو خدا سے ڈراؤ پھر حکم آیا فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ
عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ۞ تین برس تک حضرت نے مخفی اپنے قرابتیون کو تبلیغ احکام فرمایا
بعد نزول آیۂ فاصدع کے علی الاعلان حکم خدا سناتے تھے جسکے سبب سے تمام
مشرکین دشمن ہو گئے تھے اور آمادہ قتل ہوئے ابو طالب آپکو بچا لئے تھے تین
برس تک شعب مین بنی ہاشم و بنی مطلب محاصرہ مین رہے دسوین برس نبوت کے
ابو طالب نے انتقال کیا تین روز بعد بی بی خدیجہ رض نے وفات پائی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا تھا کہ تمہارے خرچ مین تخفیف کردون ایک کو
اولاد اپنی سے مجھکو دیدو انہون نے کہا کہ سوا ے عقیل کے جسکو چاہو لے لو
حضرت نے حضرت علی کو لیا اور آپ سے جدا نہ کیا یہانتک کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا

سنہ نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے طائف کو گئے وہان دعوت اسلام
فرمائی اون لوگون مین خیر نہ دیکھی واپس تشریف لائے گیارھوین سال نبوت سے
جنات نصیبین کے آئے اور مسلمان ہوئے بارھوین سال نبوت کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو معراج ہوئی رہین نماز فرض ہوئی خدا تعالیٰ سے بیواسطہ گفتگو ہوئی
حضرت صدیق نے تصدیق کی صدیق نام پایا مدینہ منورہ مین دو قوم آباد تھین
ایک اوس دوسری خزرج اور مدینہ مین یہودی بھی رہا کرتے تھے وتین قبیلہ تھا
بنی قینقاع بنی نضیر بنی قریظہ وہ ہمقسم قبائل اوس اور خزرج مشرکین کے تھے
ہمقسم اوسکو کہتے تھے کہ باہم معاہدہ کر لیتے تھے کہ ایک دوسرے کے دشمن پر یار و مددگار رہینگے
یہود مدینہ کے اوس وخزرج سے کہا کرتے تھے کہ قریب ہے کہ ایک نبی مبعوث ہونگے
اونکے ساتھ ہوکر ہم تم سے لڑینگے اور قبیلہ اوس وقبیلہ خزرج کے لوگ حج کو
ہر سال آیا کرتے تھے مکہ کو یہود نہین آیا کرتے تھے مکہ مین جب اونکو معلوم ہوا کہ ایک
شخص دعوت اسلام کرتے ہین وہ سوچے کہ یہ وہی صاحب ہین جنکا ذکر یہود کرتے
ہین پس ہم سے وہ سبقت نہ لیجاوین کچھہ لوگ آئے اون سے حضرت نے دعوت
اسلام فرمائی ایاس بن معاذ نے لوگون سے کہا کہ یہ نبی ہین ابو الحیسر نے مارا اور لوٹ
لے گیا اوسکے بعد آئندہ موسم حج مین چھہ شخص آئے ابو امامہ عوف بن حارث رافع

بن مالک قطبہ بن عامر عقبہ بن عامر جابر بن عبداللہ انکو دعوت اسلام کی یہ مسلمان ہوئے اور بیعت کی
یہ عقبہ اولی کہلاتا ہے یہ لوگ مدینہ منورہ کو گئے اور چرچا کیا اگلے سال بارہ آدمی
مدینہ سے مکہ معظمہ کو آئے پانچ پہلے سواے جابر کے اور سات اور وہ بھی ایمان لائے
یہ عقبہ ثانیہ کہلاتا ہے ان میں سے ذکوان کہ وہ حضور کی خدمت میں رہ گئے باقی سب
لوگ لوٹ گئے انتو مدینہ میں گھر گھر چرچا اسلام کا تھا پھر اگلے سال ستر آدمی آئے اور
بیعت کی اور عرض کیا کہ جو چاہیئے ہم سے خدا کیواسطے اور جو چاہیئے اپنے واسطے شرائط
قبول کرا لیجئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کیواسطے شرط سننے احکام
خدا اور قبول احکام اور خیرات کرنے اور نیک کام کرنے برائی سے منع کرنے کی ہے
اور اپنے واسطے یہ کہ جب مدینہ آؤں میری مدد کرو اور جس بات سے اپنے آپ کو
بچاؤ مجکو بھی بچاؤ انکو جنت ملیگی ایک ایک نے جدا جدا بیعت کی یہ عقبہ ثالثہ
ہی بیعت عقبہ اسی سے مراد ہے انکے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن
عمیر اور ابن ام مکتوم کو واسطے تعلیم احکام و قرآن کے کر دیا اگلے سال مصعب مکہ کو
واپس آئے اور بہت سے لوگ آئے بیعت کرنے کو اوسکے بعد حضرت نے اصحاب
کو طرف مدینہ منورہ کے رخصت کرنا شروع کیا پہلے کچھ لوگ حبشہ کی طرف ہجرت
کر گئے تھے ایک روز تمام قریش نے مشورہ کیا کہ سب قبیلہ سے ایک ایک آدمی

جاوین اور ایکدم سے تلوارین چہوڑین حضرت جبرئیل نے آپکو خبر دی آپ رات کو
حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور قصد ہجرت کا کیا حضرت علی کو اپنی جگہہ سلایا اور مشرکین
کے سر پر خاک ڈالتے ہوے تشریف لے گئے رفیق حضرت ابوبکر اور اونکا غلام
عامر بن فہیرہ تھے آٹھوین ربیع الاول یوم دوشنبہ کو مدینہ منورہ قبیلہ بنی عمرو مین
پہنچے چار روز قیام فرما کر روز جمعہ حضرت ابوایوب انصاری کے یہان مقام
فرمایا جب تک مسجد نبوی اور حجرہ آپکا تیار نہوا اور جب سے ہی سنہ ہجری شروع
ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم اللہ تعالی کا واسطے جہاد کے ہوا کفار مشرکین
سے تلوار سے اور منافقین سے حجت و دلائل سے اہل کتاب سے یہ کہ یا جزیہ دین
یا اسلام قبول کرین ورنہ اون سے بہی تلوار سے کفار بہی تین قسم کے تھے ایک وہ
جنہون نے زیادتی کی اور سخت عداوت سے کام کیا یا عہد شکنی کی دوسرے وہ جن
سے خاص ایک وقت تک کا معاہدہ ہوگیا تہا تیسرے وہ جن سے نہ معاہدہ تہا
نہ کچہہ زیادتی و ظلم کیا تہا اول کیواسطے تو حکم تہا فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوهُمْ
اوس مین کفار قریش تھے جنہون نے سخت ایذا پہونچائی تہی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وطن سے جدا ہونا پڑا اور یہود جنہون نے عہد شکنی کی تہی دوسری قسم
کے واسطے حکم تہا کہ میعاد عہد پوری کرو نسبت تیسری قسم کے فریق کے حکم تہا کہ جہاد

کرو مگر چار مہینے جو حرمت والے ہین اونکی حرمت رکھو جبتک تم سے اون مہینون
مین نہ لڑین تم بھی نہ لڑو پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اول حضرت حمزہ رض
اپنے چچا کو مع تیس مہاجرین کے رمضان مین ہجرت سے ساتوین مہینے طرف قافلہ
قریش کے جو شام سے آتا تھا مع تین سو آدمی کے اور ابوجہل بھی اون مین تھا
بھیجا اور سفید علم ساتھ کیا جسکو ابو مرثد رض اوٹھائے ہوے تھے جب دونون فریق
ملے اور قریب تھا کہ لڑائی ہو مجدی بن عمرو جہنی درمیان مین پڑا اور بغیر لڑائی کے
فریقین علیحدہ ہو گئے پھر شوال مین آٹھوین مہینے ہجرت سے حضرت عبیدہ[1] بن حارث
کو مع ساٹھ مہاجرین کے بھیجا اوس قافلہ کی طرف جن مین ابوسفیان مع دوسو
آدمیون کے تھا اس مین بھی علم سفید تھا جسکو مسطح اوٹھائے ہوے تھے ایک تیر
حضرت سعد ابن ابی وقاص نے پھینکا یہ اول تیر تھا جو خدا کی راہ مین چلا پھر لڑائی
نہین ہوئی پھر خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوا کو قافلہ قریش کے روکنے
کو بارھوین مہینے ہجرت سے تشریف لے گئے لڑائی نہین ہوئی تیرھوین مہینے بواط کو
تشریف لے گئے اس مین بھی لڑائی نہین ہوئی پھر جمادی الثانی مین سولھوین مہینے
اوس قافلہ پر جو شام کو جاتا تھا قصد کیا وہ نہ ملا یہ وہی قافلہ تھا جسکے لوٹنے پر لڑکی

[1] حضرت عبیدہ رض چچازاد بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

غزوہ نخلہ سنہ ۲

تلاش مین غزوہ بدر واقع ہوا سترہوین مہینے عبداللہ بن جحش کو بارہ آدمی کے
ساتھہ نخلہ کو بہیجا تلاش قافلہ قریش مین اور ایک تحریر دی کہ دو روز بعد دیکہنا
(ناو رقہ)
جب دو روز بعد دیکہا اوس مین لکہا تہا کہ نخلہ کے پاس منتظر قافلہ کے رہنا آخر
دن رجب کے قافلہ ملا یہہ سب اصحاب سوچے کہ اگر لڑتے ہین تو مہینا حرام ہے
اگر نہین لڑتے تو صبح یہ لوگ حرم کعبہ مین داخل ہو جاوین گے آخر لڑے حضرت
واقد[1] بن عبداللہ تمیمی کے ہاتھہ سے عمرو بن حضرمی مشرک مارا گیا دو آدمی قید کر لائے

تحویل قبلہ سنہ ۲

شعبان مین حکم تحویل قبلہ کا جانب بیت المقدس سے طرف کعبہ کے ہوا انیسوین

غزوہ بدر سنہ ۲

مہینے ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا
شام سے لوٹا چالیس آدمی ہین اور مال بہت ہے پس قصد کیا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس قافلہ پر اور حکم دیا آپ نے کہ جسکے پاس سواری موجود ہو
ہو وہ چلین اور بہت کثرت کی کوشش نہین کی مع تین سو اور چند دہائی آدمیون کے
چلے دو گہوڑے ایک حضرت زبیر کا اور ایک حضرت مقداد کا اور ستر اونٹ تہے
ایک ایک اونٹ پر تین تین صاحب سوار ہوے ایک اونٹ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت علیؑ اور حضرت مرثد تہے ایک پر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور
حضرت عبدالرحمن بن عوف تہے تین علم تہے ایک حضرت علیؑ کے ہاتھہ مین ایک

[1] حضرت واقد کے حال مین شرح کیفیت لکہی ہے مع شان نزول آیہ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ الخ کے ۱۲

حضرت مُصْعَب بن عمیر کے ہاتھہ مین ایک سعد بن معاذ کے ہاتھہ مین اور پیچھے لشکر
کے حضرت قیس بن ابی صعصعہ تھے جب جنگل صفرا مین پونہچے حضرت بسبس بن
عمرو اور حضرت عدی بن رغبا کو خبر لینے قافلہ کے بھیجا اور ادھر ابوسفیان بن صخر کو
کھٹکا تھا اور پہلے جو اس قافلہ کے تلاش مین مسلمان گئے تھے اسکو وہ خبر تھی اوسنے
مکہ کو قریش کے پاس آدمی نہایت شتابی سے روانہ کیا کہ پہونچو ورنہ ہم مارے
جاوینگے مال لٹ جاویگا مکہ سے تمام رئیس و سردار سوا ابولہب کے کہ اوسنے
اپنے بدلے ایک اپنے مقروض کو بھیجدیا تھا مکہ سے نکلے اور نہایت غصہ مین ہتھیارون
سے آراستہ چلے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا
تو اصحاب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اب کیا صلاح ہے مہاجرین نے کہا
لڑینگے دوبارہ پھر یہی ارشاد ہوا پھر مہاجرین نے وہی جواب دیا تیسری بار پھر حضرت
نے فرمایا اوسوقت[1] انصار سمجھے کہ مراد ہم سے جواب لینے کی ہے حضرت سعد بن
معاذ نے عرض کیا کہ حضور کی مراد ہم سے جواب لینے کی ہے یعنی بیعت عقبہ مین
ہم لوگون نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ آپ پر کوئی چڑھائی کریگا تو ہم لڑینگے
اب چونکہ آپ نے قصد فرمایا ہے تو ہمسے ارشاد ہے کہ کیا کرنا چاہیے سو ہم

[1] مشکوۃ شریف باب معجزات فصل اول حدیث صحیح مسلم بروایت حضرت انس رضہ ۱۲

پس جاؤ تو اور تیرا خدا دونوں قتال کرو ۱۲

انصار عرض کرتے ہیں کہ ہماری سب کی گردنیں آپ کے اختیار میں ہیں جسکی چاہئے
رسی کاٹ دیجئے جسکی چاہئے جوڑی رکھئے جو کچھ ہمارے پاس ہے سب آپکا ہے
جسقدر چاہئے لیجئے جو ہمکو عطا فرمائیے آپکی مرضی دنیا کے کنارہ تک
تشریف لیے چلیے ہم ساتھ ہیں سمندر میں فرمائیے ہم جانے کو موجود ہیں حضرت
مقداد نے عرض کیا کہ ہم مثل امت حضرت موسیٰ کے نہیں ہیں جو کہیں فاذہب انت
وربک فقاتلا بلکہ ہم آپ کے دہنے اور بائیں اور روبرو اور پیچھے لڑیں گے
حضرت کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھہ سے
وعدہ فرمایا ہے کہ دونوں فرقون میں سے ایک پر[1] فتح ہوگی آگے چلو پھر حضرت
قریب بدر پہونچے اور قریش بھی قریب پہونچے اور ابوسفیان کنارہ سمندر پر
پہونچگیا اور سمجھا کہ اب میں بچ آیا پھر آدمی بھیجا کہ لوٹ آؤ سب نے قصد لوٹنے کا کیا
مگر ابوجہل نے نہیں مانا بنوزہرہ تو لوٹ گئے اور بنی ہاشم کو ابوجہل نے لوٹنے
نہیں دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کے وقت بدر میں پہونچے
جہاں کم پانی تہا حضرت نے اصحاب سے مشورہ اوترنے کا کیا حضرت خباب رض
نے عرض کیا کہ آگے بڑھیے وہاں زیادہ پانی ہے وہاں اوترئیے پھر حضرت جبرئیل

[1] یعنی یا ابوسفیان پر جسکا مال ہاتھ آویگا یا اونپر جو ابوسفیان کی مدد کو آئے ہیں کہ اونسے دین کی عظمت ہوگی ۱۲

آئے اور کہا راسے خباب کی ٹہیک ہی پہر اوسی پانی پر اوترے کفار قریش نوسو اور
ہزار کے درمیان تھے اسی رات کو پانی برسا جس سے مسلمانون نے طہارت کی اور
ریگ جم گیا قدم جمنے لگے اور کفار کیواسطے وبال تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے
ایک اونچا مقام بنا دیا تھا کہ اوسپر تشریف رکھین اور حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تہا کہ یہان فلان مارا جاویگا یہان فلانا وہان فلانا انشاء اللہ تعالی اور ذرا فرق نہ ہوا
اوس جگہہ سے جس جس کافر کی جو جگہہ فرمائی تھی اور حضرت نے دعا ومناجات شروع
کی رات کو ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا صبح کو سترہوین رمضان روز جمعہ کو
جانبین سے صف بندی ہوئی بعد برابر کرنے صفون کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسی بلند مقام پر قیام فرمایا حضرت ابوبکر صدیق ساتھ حضرت کے تھے اور
حضرت سعد بن معاذ کچھ انصار کے ساتھ محافظت بین تھے ابوجہل نے عمرو بن حضرمی
کے بھائی کو جسکا بھائی واقد رض کے ہاتھ سے مارا گیا تھا حکم کیا کہ اپنے بھائی کا
عوض طلب کرے وہ چلایا اپنے بھائی کا نام لیکر کہ قوم مین جوش پیدا ہوا
عتبہ اور شیبہ اور ولید کفار کی طرف سے نکلے اور مقابل طلب کیا انصار مین سے
تین صاحب مقابلہ کو گئے اون سے پوچھا کفار نے تم کون ہو کہا ہم انصار ہین کہا

[1] مشکوۃ شریف باب المعجزات فصل اول مین حدیث صحیح مسلم بروایت حضرت انس رض ۱۲

کفار نے کہ ہم اپنے بنی اعمام کو چاہتے ہین پس نکلے حضرت حمزہ اور حضرت علیؓ
اور حضرت عُبیدہ بن حارث حضرت علیؑ نے ولید کو اور حضرت حمزہ نے عتبہ کو
قتل کیا شیبہ کے ہاتھ سے عُبیدہ بن حارث کا پانون کٹ گیا جس سے وہ شہید
ہوے پھر حضرت علی اور حضرت حمزہ نے شیبہ کو قتل کیا پھر یکبارگی حملہ ہوا
اور لڑائی گرم ہوئی اور حضرت دعا مین مشغول ہوے یہانتک کہ ردائے مبارک
کندہے سے گر پڑی جو حضرت صدیق نے پھر اوڑھائی اور حضرت صدیق نے
عرض کیا کہ خدا یتعالی ضرور وعدہ پورا کریگا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوٹھایا
اور فرمایا خوش ہوای صدیق اللہ نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنا لشکر بھیجا
پانچہزار ملائکہ خدا یتعالی نے مدد اہل اسلام کیواسطے بھیجے ستر کفار جو اون مین
بڑے بڑے سردار تھے مثل ابو جہل کے قتل ہوے ستر قید ہوئے باقی خائب
وخاسر بھاگ گئے اور اللہ تعالی نے دین کو رونق دی اور عین شدت حرب
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریان طرف کفار کے پھینکی تھین کوئی
شخص کفار مین سے باقی نہ رہا جس کی آنکھ مین نہ پہنچی ہو اوسکے بعد یہود بنی
قینقاع نے معاہدہ توڑا تھا اونپر غزوہ ہوا جب قریش بقیۃ السیف خائب و
خاسر مکہ مین پہنچے ابو سفیان بن صخر نے عہد کیا تھا کہ سر پر پانی نہ ڈالون گا

جبتک بدلہ نہ لونگا شوال ۳ ہجری مین تین ہزار کفار مع اونکی جورؤن کے
ابوسفیان لیکر آیا اور قریب جبل اُحُد اوترا اس غزوہ مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع سات سو مسلمانون کے جن مین پچاس سوار تھے بروز شنبہ گھاٹی
اُحُد مین پہنچے اور پس پشت جبل احد کو کیا اور پچاس تیر اندازون پر عبد اللہ بن جبیر کو
سردار مقرر فرماکر حکم دیا کہ اپنی جگہہ سے نہ ہلین تاکہ کفار عقب سے حملہ نکرسکے اور
بعد لڑائی شروع ہوئی اور حضرات طلحہ و علی و حمزہ و ابو دجانہ و نضر بن انس
و سعد بن ربیع کفار مین گھر گئے تھے پر خوب لڑے اول روز کفار کو ہزیمت ہوئی
اور مسلمانون کے دل مین غرور آیا اور وہ اصحاب جنکو حکم ایک جگہہ قائم رہنے کا ہوا
تھا لوٹ کرنے کو دوڑے ہرچند عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے نہ سنا جب کفار
کے لشکر پر تعاقب کیا کفار پھر لوٹے اور حضرت حمزہ شہید ہوے اور مسلمان بھاگے
کفار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچ گئے اور ستر مسلمان شہید ہوئے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے چہرہ مبارک پر زخم پہونچے
کہ خود کی کڑیان رخسار مبارک مین گھس گئی تھین حضرت مصعب بن عمیر جنکے ہاتھ مین علم
تھا شہید ہوے پھر علم حضرت علی نے لیا شیطان نے باواز بلند جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ کا نام لیکر کہا کہ مارے گئے مسلمان پھر بھاگنے لگے کہ انس بن النضر نے

کہا کہ جب حضرت شہید ہوے تو تم زندہ رہکر کیا کروگے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو حضرت طلحہ اپنے اوپر چڑھا کر اوپر پہاڑ کے لے گئے ستر صحابہ شہید ہوئے
اور بڑی بڑی زیادتیان زبان کفار نے کین اور حضرت حمزہ کے ناک کان کاٹے پیٹ چاک
کیا کہ پھر مسلمان لوٹے اور ملائکہ اللہ تعالے نے بھیجے اور کفار کو ہزیمت ہوئی
خائب وخاسر واپس مکہ کو گئے پھر بنی النضیر نے عہد توڑا سنہ ۳ ہجری مین اونپر غزوہ
ہوا اور وہ مدینہ چھوڑ کر بہاگ گئے پھر غزوۂ ذات الرقاع[1] سنہ ۴ مین ہوا اسمین
لڑائی نہین ہوئی اطاعت اہل نجد نے قبول کی پھر واقعہ بیر معونہ جسمین اونہتر[۶۹]
صحابہ شہید ہوے اور واقعہ رجیع جسمین سات صحابہ شہید ہوے صفر سنہ ۴ ہجری
مین واقع ہوئی یہ دونون واقعات ذکر احوال اصحاب مین جو شہید ہو ے مفصل لکہا
گیا ہے غزوہ دومۃ الجندل[2] سنہ ۵ ہجری مین ہوا وہ لوگ بہاگ گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ کو واپس تشریف لائے ربیع الاول مین اور شعبان سنہ ۵ مین غزوہ مریسیع[3]
ہوا اس مین مشرکین مقتول و نہب[4] ہوے ایک صحابی شہید ہوا اسی غزوہ مین قضیہ[5] بہتان حضرت عائشہ کا ہوا

غزوہ بنی النضیر سنہ ۳
غزوہ ذات الرقاع سنہ ۴
واقعہ بیر معونہ
واقعہ رجیع سنہ ۴
غزوہ دومۃ الجندل سنہ ۵
غزوہ مریسیع سنہ ۵

[1] اسکو غزوۂ نجد بہی کہتے ہین وہ لوگ پانون مین چیتہڑے باندہتے تہے اس سبب سے غزوۂ ذات الرقاع کہا گیا ہے ۱۲
[2] دومۃ الجندل موضع ہے پندرہ منزل مدینہ سے اور پندرہ منزل دمشق سے یعنی درمیان مین ہے [3] مریسیع ایک چشمہ کا نام ہے وہ
اونہین قیدیون مین حضرت جویریہ بنت حارث سردار قوم کی تہین حصہ مین ثابت بن قیس کے آئی تہین ثابت نے آزاد کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے نکاح
کیا اور یہ خبر مشہور ہوا دی کہ مسلمانون نے بنی المصطلق کے سو قیدی بندے آزاد کر دیئے ۱۲ [5] یہ قضیہ حال مسطح رضہ مین لکہا گیا ہے ۱۲

غزوہ خندق یا غزوہ احزاب ۵ھ

پھر شوال ۵ھ ہجری میں دس ہزار کفار قریش وغیرہ جمع ہوا اور یہود مدینہ بنی قریظہ انمین
مل گئے جب یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اصحاب سے مشورہ
فرمایا حضرت سلمان فارسیؓ کے کہنے سے خندق کھدوایا اور پیچھے پہاڑ آگے خندق تین ہزار
مسلمانوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک اس حال میں خندق
پر رہے اور بنی قریظہ اور مشرکین میں بگاڑ ہوگیا[۲] اس عرصہ میں ایک شجاع کفار کا

---

[۱] سنہ ۵ھ یہود نے کفار گرد و نواح کو بلایا تھا ابو سفیان چار ہزار کفار قریش لایا اور باقی جو اسد و فزارہ اور اشجع و مرہ و بنی سلیم
اور غطفان کے لوگ بھی شریک ہوئے تھے کا سردار عیینہ بن حصن تھا چونکہ یہ بہت سے گروہ جمع ہوئے تھے غزوہ کا نام احزاب بھی اس غزوہ کا
نام ہے [۲] سنہ ۵ھ بگاڑ بنی قریظہ اور قریش کی غزوہ خندق میں امام ابن قیم جوزی نے کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں اس طرح لکھی
کہ ایک شخص جس کا نام نعیم بن مسعود تھا قوم غطفان سے حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہوا ہوں
مجھکو جس کام کا حکم ہو بجا لاؤں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ایک اکیلے ہو تم جو ہو سکے کرو اور لڑائی [illegible]
نعیم فوراً بنی قریظہ میں گئے ایام جاہلیت میں نعیم بنی قریظہ کے دوست تھے جب یہ گئے بنی قریظہ کو انکے مسلمان ہونے کا حال معلوم نہ تھا نعیم نے ان سے کہا
کہا بنی قریظہ تم محمد سے لڑنا چاہتے ہو قریش اور [illegible] تو ایک ساعت میں [illegible] کر کر واپس چلے جاوینگے اور تم مدینہ میں رہو گے [illegible] جب تک کہ تم
قریش کا ساتھ مت دو جب تک کہ انکو ضامن نہ لو اور دس آدمی انکے تمہارے پاس نہ بھیجیں [illegible] بنی قریظہ نے [illegible] پسند کی فوراً نعیم قریش کے پاس
پہنچے اور ان سے جا کر کہا کہ بنی قریظہ جو تمہارے شریک ہوئے تھے محمد کا ڈر [illegible] اور مجھکو خبر ملی ہے کہ بنی قریظہ تم سے آدمی بطور ضامن مانگیں
گے [illegible] اور وہ آدمی محمد کے پاس بھیج دینگے اور اس طرح وہ مل جاوینگے [illegible] ایسا ہی [illegible] قریش نے بنی قریظہ کے پاس آدمی
بھیجا کہ اب تم ہمارے پاس سے [illegible] بھیجا کہ [illegible] آدمی بطور ضامن ہمارے پاس [illegible]
نے باہم کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا اور یہود کو کہلا بھیجا کہ [illegible] نعیم نے سچ کہا تھا اور اس طرح باہم بگاڑ ہوگیا

عمرو بن عبد وُدّ ایک جماعت کو لیکر خندق کی طرف آیا اوسکو حضرت علی اور حضرت
عمر نے قتل کیا باقی بھاگ گئے پھر اللہ تعالی نے کفار پر ایسی باد تند و سخت بھیجی جسکے سبب سے
اونکے خیمے اوکھڑ گئے دیگین کھانے کی لوٹ گئین طنابین خیمون کی سب ٹوٹ
گئین اور ملائکہ نے اونمین تزلزل ڈالا اور ایسا خوف پیدا ہوا کہ بھاگ گئے
جب حضرت مدینہ منورہ مین لوٹ کر آئے تو بنی قریظہ کی عہد شکنی کی سزا دینے کو حکم
خدا ہوا اور اونپر غزوہ ہوا اور سعد بن معاذ کو حَکَم کیا تھا اونکے حکم سے سب قتل ہوئے
خندق و بنی قریظہ کے غزوہ مین دس مسلمان شہید ہوئے[۱] چھ مہینے بعد بنی قریظہ کے سنہ ۶ مین بنی لحیان
پر غزوہ ہوا وہ سب بھاگ گئے غابہ ایک موضع قریب مدینہ منورہ ہے وہان مویشی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرتے تھے سنہ ۶ مین عیینہ بن حصن فزاری نے لوٹ لی
چرواہے کو مار ڈالا اور سپہ حملہ کیا گیا ذی قردہ[۳] پر سب مویشی چھین لئے اور تین چار دن

---

۱ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیار اوتار کر حضرت ام سلمہ کے گھر مین غسل فرماتے تھے کہ جبرئیل آئے اور کہا تم نے ہتھیار رکھدئے اور ابھی فرشتے مستعد ہین بنی قریظہ کی عہد شکنی کی سزا دینی چاہیئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز عصر بنی قریظہ مین پڑہو راستہ مین وقت نماز ہو گیا بعض نے پڑھی کہ مراد جلدی سے تھی نہ نماز قضا کرنے سے بعض نے نہین پڑھی دونون کا اجتہاد صحیح تھا بعد لڑائی کے اس امر پر صلح ہوئی کہ سعد بن معاذ فیصلہ کردین وہ منظور ہوگا ۱۲

۲ مفصل ذکر اس غزوہ کا حضرت خلاد بن سوید رضی اللہ تعالی عنہ کے حال مین کہا گیا ہے اور کسی قدر حال سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ مین

۳ ذی قردہ ایک گانون کا نام ہے مدینہ سے دو منزل اور اس مین بندر بہت ہین ۱۲

غزوہ بنی قریظہ سنہ ۵
غزوہ بنی لحیان سنہ ۶
غزوہ غابہ سنہ ۶

اون لوگون کی اونٹ لائے سنہ ۶ مین سریہ حضرت عکاشہ کا مع چالیس آدمی کے غمر[1] کیطرف بہیجا تھا دو سو اونٹ مدینہ منورہ کو کفار کے ہانک لائے سریہ[2] ابو عبیدہ بن جراح کو ذی القصہ کو بہیجا سب بھاگ گئے ایک آدمی ملا وہ مسلمان ہوگیا سریہ[3] محمد بن مسلمہ کو دس آدمیون سے بہیجا تھا سوتے مین سب شہید ہوے محمد بن مسلمہ زخمی واپس آئے اور سریہ[4] زید بن حارثہ کا عیص[5] کی طرف بہیجا تھا جس مین ابو العاص شوہر حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مال قریش کا لئے جاتے تھے لے لیا تھا ابو العاص آئے اور حضرت زینب کے کہنے سے سب مال واپس ہوا حضرت ابو العاص مال قریش کا دیکر مسلمان ہوکر مدینہ منورہ کو آئے سنہ ۶ ہجری مین غزوہ حدیبیہ ہوا ذی قعدہ مین حضرت نے عمرہ کا ارادہ فرمایا اور پندرہ سو آدمی حضرت کے ساتھ تھے جب ذی الحلیفہ پہونچے احرام عمرہ کا باندھا اور جاسوس کعبہ کو بہیجا جاسوس نے خبر دی کہ قریش نے بڑی جماعت فراہم کی ہے وہ آپ کو کعبہ کو نہ آنے دین گے اور لڑین گے اوسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا اصحاب سے حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ ہم عمرہ کرنے کو آئے ہین اگر ہمکو روکین گے تو لڑین گے

[1] غمر ایک قدیمی کنوئین کا نام ہے قریب مکہ معظمہ کے ۱۲ [5] عیص نام ایک موضع کا کنارہ سمندر پر قریب مدینہ منورہ کے واقع ہے ۱۲

پھر آگے بڑھے قریب حدیبیہ کے آپکا اونٹ رک گیا آگے کو نہ چلا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو روکا ہے روکنے والے اصحاب فیل نے اور ایک
چھوٹے تالاب پر ٹھہرے لوگوں نے حضور میں قلت پانی کی شکایت کی آپ نے
ایک تیر مرحمت فرمایا کہ اسکو پانی میں گاڑ دو اوسکا گاڑنا تھا کہ پانی جوش زن ہوا اور
صحیحین کی حدیث مشکوۃ شریف باب المعجزات فصل اول میں ہے کہ حدیبیہ میں لوگوں نے
پیاس کی شکایت کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوزہ وضو کے پانی
کا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا کوزہ میں رکھا اور حضرت کی
انگلیوں میں سے پانی جوش زن تھا مانند چشمہ کے پس سب نے پیا اور وضو کیے
حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم کتنے آدمی تھے جابرؓ نے کہا کہ اگر لاکھ ہوتے تو کافی ہوتا
اور ہم تو پندرہ سو آدمی تھے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر
سے کہا کہ تم جاؤ مکہ میں قریش کے پاس حضرت عمر نے عرض کیا کہ میرا کوئی رشتہ دار
نہیں ہے مجھکو ایذا دیوینگے حضرت عثمان کو بھیجیے اونکا کنبہ بہت ہے حضرت عثمان کو
پیغام لیکر بھیجا کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہیں بلکہ عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور مسلمانوں کو
خوشخبری سناؤ کہ مکہ دار الاسلام ضرور ہو جاویگا حضرت عثمان گئے اور مقام بلدح
میں قریش سے ملے اور پیغام بیان کیا انھوں نے کہا کہ جاؤ چنانچہ وہ مکہ کو

گئے پہلے تو لوگون نے یہ گمان کیا کہ حضرت عثمان نے طواف کیا ہوگا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایسا گمان عثمان کی طرف نہین کر سکتا ہون
کہ بغیر ہمارے طواف کرلین جب مکہ مین پہونچکر حضرت عثمان نے پیغام بیان کیا وہان کے
مسلمان اور کافرون مین حجت اور لڑائی ہونے لگی اور بہت غل شور ہوا پھر چلے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوسوقت ایک درخت کے نیچے تھے پس اوسوقت سب مسلمانون نے جو پندرہ سو تھے بیعت
کی کہ ہم نہین بھاگین گے خوب لڑین گے اور حضرت نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ مین لیا
اور کہا کہ یہ بیعت عثمان کیطرف سے ہے[1] جب بیعت ہو چکی حضرت عثمان واپس آئے
مسلمانون نے پوچھا کہ تم نے طواف کیا عثمان رض نے کہا کہ یہ نہین ہو سکتا تھا کہ مین تنہا
طواف کرتا سب سے پہلے بیعت ابو سنان اسدی نے کی اور سلمہ بن اکوع نے
تین مرتبہ بیعت کی اس درمیان مین ہندیل بن ورقاء آیا اوس سے جناب رسول اللہ نے
فرمایا کہ ہم لڑنے نہین آئے صرف عمرہ کرنے آئے ہین ہندیل نے کہا مین قریش کے پاس

---

[1] اسی بیعت کو بیعت رضوان اور بیعت شجرہ کہتے ہین اور اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے
اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِہِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْہِمْ وَاَثَابَہُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا
وَّمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَہَا وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا

جاتا ہون اور پیغام کہتا ہون چنانچہ گیا اور پیغام قریش سے کہا قریش کے طرف سے
عروہ و مکرز و سہل قاصد آئے آخر صلح ٹھہری اور معاہدہ تحریر ہوا دس برس تک
نہ لڑینگے اور جو کفار مین سے مسلمانون کی طرف آوے اوسکو لوٹا دین جو مسلمان
مرتد ہوکر جاوے قریش لوٹا دین اونکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ
کی طرف مراجعت فرمائی اور سورہ انا فتحنا نازل ہوئی سب سے پہلے ابو بصیر مسلمان ہوکر
آئے دو شخص قریش نے اونکی طلب مین بھیجے حضرت نے ساتھ کردیا ابو بصیر نے دونون
کو قتل کیا اور واپس آئے جب اونکو گمان ہوا کہ مجکو پھر واپس کردینگے سمندر کے
کنارے کو چلے گئے اور جو مسلمان ہوکر آئے تھے وہ ابو بصیر کے ساتھ ہولئے تھے ایک
جماعت نومسلمون کی جمع ہوگئی اور جو قافلہ قریش کا شام کو جاتا تھا اوسکو لوٹ
لیتے تھے - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد معاودت حدیبیہ سے بیس رات مدینہ
منورہ مین قیام فرمایا اور سنہ ۷ ہجری کے محرم مین قصد خیبر کا فرمایا جس رات کو
خیبر مین داخل ہونیوالے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کل کو علم ایسے
شخص کے ہاتھہ مین دونگا جو خدا اور رسول اللہ کو دوست رکھتا ہے اور خدا
اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہین صبح ہوتے خیبر مین پہنچے کچھہ دن نکلے سب منتظر
ہوئے کہ دیکھئے علم کسکے ہاتھہ مین دیا جاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

اسلام ابو بصیر

غزوۂ خیبر

علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا معلوم ہوا کہ حضرت علی کی آنکھیں شدت سے دکھتی ہیں
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھوں میں تھوک کا فوراً اچھی ہوگئیں
درد وغیرہ کچھ باقی نہیں رہا اوسیوقت حضرت علی کے ہاتھ میں علم دیا اور لڑائی شروع
ہوئی پہلے عامر بن اکوع مرحب کے ہاتھ سے شہید ہوئے پھر حضرت علی و مرحب
ملے باہم رجز پڑھے اور حضرت علی نے قتل کیا مرحب کو پھر یہود قلعہ بند ہوئے اور
ایک قلعہ سے دوسرے قلعوں میں منتقل ہوتے رہے جب سب قلعوں میں عاجز
ہوئے تو یہود نے صلح کی اس امر پر کہ سب مال سونا چاندی ہتھیار رہا تو چھوڑ
کر صرف بدن کے کپڑے لیکر جان سے اپنی نکل جاویں اگر کچھ مال چھپاوینگے
تو پھر بری الذمہ ہیں مسلمان حیی بن اخطب نے ایک مشک میں مال بھر کر چھپا
دیا تھا جب معلوم ہوا تو حضرت نے ابن ابی الحقیق کے دو بیٹوں کو قتل کیا اور
اونکی عورتوں کو قید کیا حضرت صفیہ بنت حیی کا شوہر بھی بیٹا ابن ابی الحقیق کا
تھا جو قتل ہوا اور فتح کامل ہوئی او بہت غنیمت ہاتھ آئی جیسا کہ خدا تعالےٰ
نے وعدہ فرمایا تھا مَغَانِمَ كَثِيرَةً کا اور حضرت صفیہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے ازواج مطہرات میں داخل فرمایا اسی غزوہ میں ایک یہودیہ زینب بنت
حارث نے بکری میں زہر ملا کر دیا تھا جس سے وہ گوشت کھایا تھا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اونکے پیچھے لگوا دئے تھے بعض صحابہ زہر سے شہید ہوئے اکثر سلامت رہے اسی غزوہ مین حجاج نامی ایک صاحب مسلمان ہو کر مکہ سے آئے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتحیاب ہوے اور حجاج کا مال کثیر تھا جو اپنی جوروکے پاس مکہ مین چھوڑ آئے تھے حجاج نے خیال کیا کہ قریش کو خبر فتح سے صدمہ ہوگا میرا مال کہین ضائع نہو جاوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر مکہ معظمہ کو واپس آئے اور یہ کہہ آئے تھے کہ مین اپنا مال لینے کے لئے جو مناسب ہوگا کہونگا مکہ مین آنکر اپنی جورو سے حجاج نے کہا کہ سب مال اکٹھا کردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکست ہوئی اونکا مال بیہود فروخت کرتے ہین ارزان خریدونگا اس طرح مال فراہم کیا زوجہ حجاج نے قول حجاج کی تمام مکہ مین خبر کی کفار بہت خوش ہوے اور جو مسلمان مکہ مین تھے نہایت غمگین ہوے حضرت عباس کے دروازہ پر کفار و مسلم سب جمع ہوئے حضرت عباس نے اپنا غلام حجاج کے پاس بہیجا حجاج نے یہ کہلا بہیجا کہ خبر خوشی کی ہے اور مین علیحدہ کہونگا جب غلام نے آکر بیان کیا حضرت عباس خوش ہوگئے اسیوقت غلام کو آزاد کردیا پہر حجاج نے مفصل حال بیان کیا اور کہا کہ تین روز تک آپ اس خبر کو چھپا رکھیے کہ مین چلا جاؤن لیکن تین روز کے

حضرت عباس نے زوجہ حجاج سے اصل حال بیان کیا اور عام خبر ہو گئی مسلمانوں
کے چہرے بشاش اور کفار کے چہرے محزون ہوئے - پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وادی قری کے یہود پر خیبر سے لوٹتے وقت سنہ ۷ھ مین غزوہ کیا تمام
روز لڑائی رہی دوسری صبح کو سب مال واسباب حاضر کر کر یہود نے صلح کی چار
روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور مال غنیمت کا تقسیم فرمایا اراضی باغات
پھر یہود کو دئے اونپر عامل اپنا مقرر فرمایا۔ اسی غزوہ سے لوٹتے ہی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رض سے فرمایا کہ صبح کو جاگتے رہنا جمیع اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور خود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے بوقت نکلنے سورج
کے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور پھر سب جاگے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسی وقت کوچ کا حکم فرمایا دور آگے چلکر حکم فرمایا کہ وضو کرو سب نے
وضو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت فجر ادا کین پھر نماز فرض باجماعت ادا فرمائی
اور فرمایا کہ یہ جنگل شیطان کا تھا اسی سنہ ۷ ہجری مین سریہ حضرت ابو بکر صدیق رض کا نجد کو
بجانب بنی فزارہ بھیجا وہان سے کافر لوگ پکڑ لائے انمین ایک لونڈی جسین تھی آئی
وہ فدیہ مین مسلمان قیدیون کے جو مکہ مین تھے بھیجی گئی اور سریہ حضرت عمر رض
کا طرف ہوازن کے بھیجا ہوازن کے لوگ بھاگ گئے حضرت عبداللہ ابن [illegible] کو

غزوہ وادی القری سنہ ۷ھ

سریہ ابو بکر صدیق سنہ ۷ھ

سریہ عمر سنہ ۷ھ

اور سریہ عبداللہ بن رواحہ مع تیس سواروں کے جن میں عبداللہ بن انیس بھی
تھے طرف بشیر بن رازم یہودی کی خیبر کیطرف بھیجا بشیر بھی تیس سواروں سے
مقابل آیا مقام قرقرہ نیار میں جو چھ میل خیبر سے ہے مقابلہ ہوا حضرت عبداللہ بن انیس
مقابل بشیر کے ہوئے بشیر کا پانوں کاٹ ڈالا بشیر یہودی کے ہاتھ میں ایک کٹڑی
لکڑی تھی وہ عبداللہ بن انیس کے منہ پر ماری جس سے زخمی ہوئے اور باقی یہود
مارے گئے مسلمان کوئی شہید نہیں ہوئے جب لوٹکر آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے زخم عبداللہ بن انیس پر تھوکا وہ اچھے ہوگئے اور مرتے وقت تک
شکایت نہوئی اور سریہ بشیر بن سعد انصاری کا مع تیس سواروں کے بنی مرہ کی طرف
فدک کو بھیجا وہاں سے مویشی لیکر مدینہ منورہ کی طرف لوٹے رات کو کفار آپڑے
اور اکثر مسلمان شہید کیئے اپنے مویشی ہانک لے گئے حضرت بشیر بن سعد انصاری
زخمی ہوے اور فدک میں ایک یہودی کے یہاں رہے جب اچھے ہوگئے مدینہ منورہ
کو واپس آئے اور سریہ اسامہ بن زید حرقات کی طرف بھیجا لڑائی ہوئی غنیمت ہاتھ
آئی اور سریہ مکرر بشیر بن سعد کا مع تین سو مسلمانوں کے قریب خیبر عیینہ نے لوگ
جمع کئے تھے عیینہ کی جماعت بھاگ گئی دو شخص گرفتار آئے وہ مسلمان ہوگئے اور
سریہ ابوقتادہ رض کو طرف اضم کے بھیجا ابوقتادہ کے ساتھ محلم بن جثامہ صحابی تھے

عامر بن اضبط درودہ لیکر آیا اور بطریق اسلام سلام علیک کی محلم بن جثامہ نے اوسکو قتل کیا اور کہا کہ تو مسلمان نہین ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ الْاَرْضِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا الخ بعد کو وہ لوگ طالب قصاص ہوئے سفارش جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچاس اونٹ دیت کے لیکر راضی ہوئے اور سریہ عبد اللہ بن عمیر معروف ابو حدرد اسلمی کا اوسکا قصہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ ایک شخص قبیلہ جشم مین سے رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ بہت سے آدمی لیکر موضع غابہ مین وارد ہوا ہے کہ مقابلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے اور لوگ جمع کرے اور وہ شخص نامآور صاحب وقار قبیلہ جشم کا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حدرد کو بلایا اور دو صاحب صحابہ مین سے اور ساتھ تینون کو حکم فرمایا کہ خبر لاوین ایک ایسی اونٹنی ضعیف انکو ملی جو کمزوری سے چلتی تھی ایک صاحب اوسپر سوار ہوئے اور ہتھیار تیر و کمان و تلوارین ساتھ لین وقت مغرب قریب لشکر کفار کے پہنچے ابو حدرد ایک کمین گاہ مین چھپے اور دونون ساتھیون سے کہا کہ علیحدہ علیحدہ پوشیدہ ہون جب یہ لوگ غافل ہونگے انپر حملہ کرینگے تکبیر کی آواز کے ساتھ نکل آنا جب رات اندھیری ہوگئی

اے ایمان ... جب ... زمین ... تحقیق ... شخص ... سلام ... نہین ... تو مسلمان [illegible]

بعد عشا کے کفار کے مویشی کا ایک چہوڑا ہا تہا وہ چلایا رفاعہ بن قیس مستعد ہوگیا
کہ چرواہے کو کوئی واقعہ پیش آیا ہے مین جاتا ہون اور تلوار لیکر چلا اور لوگ مانع
بہی ہوئے مگر وہ نہ مانا ابو حدرد جس طرف تھے اوس طرف سے گذرا ابو حدرد نے ایک
تیر لگایا رفاعہ کے جگر کے پار ہوگیا بغیر آواز نکالے ٹھنڈا ہوکر گر پڑا ابو حدرد رضی
نے اوسکا سر کاٹ لیا پہر ابو حدرد نے لشکر کفار پر پہونچکر تکبیر کہی وہ دونون صاحب
بھی پہونچ گئے اور تکبیرات کہکر خوب داد شجاعت دی اور بہت کفار قتل کئے اور بہت
غنیمت کا مال اور بہت سے اونٹ اور عورتین اور بچے مدینہ منورہ کو لائے اور
سر بہی رفاعہ کا لائے تیرہ[۱۳] اونٹ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حدرد کو
عنایت فرمائے اور سریہ[۹] عبد اللہ بن حذافہ سلمی ان حضرت کو سردار فرما کر بہیجا تہا اور
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ انکی اطاعت کرنا یہ حضرت ہمراہیون
سے ناراض ہوئے حکم دیا کہ لکڑیان جمع کرو سب نے لکڑیان جمع کین پہر حکم دیا
کہ اسے جلاؤ جب خوب آگ ہوگئی تو حکم دیا کہ سب اس مین گہس جاؤ اوسوقت
ایک نے دوسرے کی طرف دیکہا اور کہا کہ ہم لوگ آگ سے بچنے کے واسطے
اسلام مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہوئے ہین ہم آگ مین داخل
نہونگے پہر غصہ عبد اللہ کا بہی فرو ہوگیا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر آگ مین چلے جاتے پھر نہ نکلتے یعنی دوزخی ہوتے
اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ امر خلاف شرع و حرام مثل خودکشی وغیرہ مین اطاعت حاکم
ضرور نہین ہے - ذیقعدہ ۷ھ مین عمرہ حضرت نے ادا فرمایا اور حضرت میمونہ ام المومنین
سے عقد ہوا موضع سرف مین شب زفاف ہوئی خدا کی شان وہین مزار مبارک
حضرت بی بی میمونہ رض کا ہے ۸ھ ہجری جمادی الاول مین غزوہ موتہ ہوا مقا
بلہ کفار ملک شام مین سبب اسکا یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے نامہ مبارک بنام قیصر روم بدست حارث بن عمیر ازدی کے بھیجا تھا شرجبیل
بن عمرو نے گرفتار کیا اور حارث کو شہید کیا سواے حضرت حارث کے کوئی
قاصد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل نہین ہوا تھا جب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر پہونچی سخت ملال ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر تین
ہزار صحابہ کا روانہ کیا زید بن حارثہ کو سردار کیا اور حکم فرمایا کہ زید شہید ہون
تو جعفر بن ابو طالب سردار ہون وہ بھی شہید ہون تو عبداللہ بن رواحہ سردار
ہون جب لشکر روانہ ہوکر موضع معان مین پہونچا خبر ملی کہ ایک لاکھ فوج
مخالف کی موجود ہے روم سے اور ایک لاکھ لخم و بلقان وغیرہ کی دو لاکھ کی
جمعیت ہے دو روز وہان قیام کرکے مشورہ کیا بعض کی راے ہوئی کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دینا چاہیئے اور مدد طلب کرنا چاہیئے
عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ ہم عدد و قوت پر نہین لڑتے بلکہ جس دین کا اللہ تعالی
نے ہمپر فضل کیا ہے اوسکے واسطے لڑتے ہین دونیکیون مین سے ایک ضرور ملیگی
یا شہادت یا فتح پس اللہ کا نام لیکر بڑھے موضع موتہ پر تکبیر کہتے ہوئے پہونچے
وہان مقابلہ کفار کا ہوا خوب خوب جانبازیان مسلمانون نے کین نیزہ زید بن حارثہ
کے ہاتھ مین تھا فوج کفار نے نرغہ کرلیا اور نیزون سے بدن مبارک چھیدا کہ حضرت
زید گہوڑے سے شہید ہوکر گرے اوسوقت نیزہ حضرت جعفر برادر
شیر خدا حضرت علی نے لیا اور خوب دل کہولکر لڑے حضرت جعفر کے گھوڑے کی
کوچین کفار نے کاٹ ڈالین پیدل لڑے داہنا ہاتھ کٹ گیا تو نیزہ بائین ہاتھ
مین لیا اور لڑے جب بایان ہاتھ بھی کٹ گیا گرے اور شہید ہوئے پھر نیزہ
عبداللہ بن رواحہ نے لیا اور خوب لڑے اور شہید ہوئے پھر ثابت بن ارقم
نے لیا اور کہا کہ کسی کو سردار پسند کرو مین سرداری نکرونگا پھر نیزہ حضرت خالد
بن ولید نے لیا اور کفار مین ہزیمت پڑی مسلمان بھی اس ہلچل سے بھاگے
غرضکہ دونون لشکر ایک دوسرے سے بھاگے فتح و شکست کسی کی نہین ہوئی
عین بروز واقعہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کریم کو کل واقعہ سے مطلع فرمایا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو دکھائے گئے جعفر و زید اور ابن
رواحہ موتی کے خیمہ مین ہر ایک ایک ایک تخت پر جلوہ افروز ہین اور جعفر کو اللہ تعالی
نے بدلے ہاتھون کے دو پر عطا فرمائے جس سے جنت مین اُڑتے پھرتے ہین
جب ہی سے جعفر طیار مشہور ہین رضی اللہ تعالی عنہم یعلی بن منبہ نے جب موتہ سے
واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر بیان کرنا چاہی تو حضرت نے
فرمایا کہ چاہے تم بیان کرو یا مین بیان کرون یعلی نے عرض کیا کہ حضور ہی ارشاد
فرماوین حضرت نے تمام واقعہ من وعن بیان فرمادیا یعلی نے عرض کیا کہ واللہ کوئی بات
بھی آپ نے بیان سے فروگذاشت نہین فرمائی جمادی الثانی ۸ھ ہجری مین غزوہ

غزوہ ذات السلاسل

ذات السلاسل ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ قضاعہ کے لوگ
جمع ہوئے ہین اور مدینہ منورہ پر حملہ کیا چاہتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
عمرو رضی بن عاص کو بلایا اور علم سفید اور نیزہ سیاہ انکو مرحمت کیا اور تین سو مہاجرین
اخیار و انصار ساتھ کیے اور تیس گھوڑے اور یہ حکم فرمایا کہ عذرہ و بلقان سے ہوکر
لبنا یہ صاحب رخصت ہوئے راتون کو چلتے تھے دن مین ٹھہر جاتے تھے جب
قریب لشکر کفار کے پہنچے معلوم ہوا کہ کفار کی جماعت بہت ہے حضرت عمرو بن عاص
نے قاصد طرف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ رضؓ بن جراح کو مع دو سو اخیار انصار و مہاجرین جن میں
حضرت ابوبکر صدیقؓ و عمر بن خطاب بھی تھے روانہ فرمایا جب یہ اون سے مل گئے
تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ ارادہ کیا کہ خود امامت کریں حضرت عمرو رضؓ
ابن العاص نے فرمایا کہ میں سردار لشکر ہون اور تم فقط میرے کمک کے بھیجے گئے ہو حضرت
ابو عبیدہ رضؓ نے قبول فرمایا اور متفق ہو کر حملہ کیا اور قضاعہ کے شہرون پر غالب
آئے اور آخر تک اونکو بھگا دیا ذات السلاسل نام اس غزوہ کا اسوجہ سے ہے
کہ ایک نہر جسکا نام سُلسُل تھا اوس پر یہ لوگ ٹھہرے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مشرکون
نے آپس میں ایک دوسرکو زنجیروں سے باندہ لیا تھا اس وجہ ذات السلاسل نام رکھا گیا
اسی غزوہ میں حضرت عمرو رضؓ بن العاص کو احتلام ہوا تھا رات میں بہت سردی
تھی تیمم سے صبح کی نماز پڑہائی جب مدینہ منورہ کو لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے صحابہ نے عرض کیا کہ اس طرح بحالت جنابت میں حضرت عمرو بن العاص نے
نماز پڑہائی حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو رضؓ تم نے بحالت جنابت نماز پڑھائی حضرت
عمرو رضؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا بوجہ زیادہ سردی ہونے کے میں نے تیمم کرکر نماز پڑہائی
تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کچھہ نہ کہا غرض کہ اس سے یہ

سے اور مت
بہالی کروائی جانونکو
تحقیق اللہ سے بہتر
رحم کرنے والا ہے

بات صاف ثابت ہے کہ اگر سردی زیادہ ہو اور طبیعت کو احتمال ضرر ہو تو تیمم
کر لے اور نماز صبح ادا کرے نہ ایسا کہ جیسے کہ اسوقت کے اکثر لوگ کاہلی کرتے
ہین اول تو بخوف سردی کے نہاتے نہین اور وقت صبح کا قضا کر کے نہاتے ہین
اور پھر قضا ادا کرتے ہین یہ بالکل خلاف کرتے ہین بلکہ اونکو چاہیئے کہ ایسی حالت مین
تیمم کرین اور نماز کو قضا نہ کرین اور وقت پر نماز ادا کرین رجب ۸ھ مین سریہ
ابو عبیدہ بن جراح کا جنکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع تین سو
مہاجرین وانصار کے جن مین حضرت عمرؓ بھی تھے طرف ایک گروہ جہینہ کے جو جمع
قبیلہ کو قریب سمندر کے مدینہ منورہ سے پانچ شب کی راہ پر بھیجا کہ قافلہ کفار
قریش سے مقابلہ کرین راہ مین اصحاب کو بھوک شدید معلوم ہوئی اپنے ذخیرت
کے کھائے پھر تین تین اونٹ تین روز تک قربانی کیئے حضرت ابو عبیدہ نے قربانی
کرنے سے منع کیا کہ سواری کو نہین رہتے سمندر نے ایک جانور مردہ جسکا
نام عنبر تھا باہر پھینک دیا پندرہ روز تک تمام اصحاب نے اوسی مین سے کھایا
لڑائی نہین ہوئی جب مدینہ منورہ کو واپس آئے حضور مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرض کیا حضور نے فرمایا کہ وہ رزق اللہ تعالے نے
تمکو مرحمت فرمایا کچھہ باقی ہے تو ہمکو بھی کھلاؤ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین سے تناول فرمایا اسی سے حلال ہونا دریامین مری
ہوئی مچھلی کا ظاہر ہوا اور میتہ جو حرام ہے اوسمین مچھلی داخل نہین ہے بلکہ
اللہ تعالی نے بلفظ طعام بحر حلال فرمایا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ حضرت
ابوبکر صدیق و حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جو مچھلی دریامین مری
ہووہ طعام بحر ہے دسوین رمضان سنہ ۸ ہجری کو جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قصد مکہ معظمہ کا واسطے خالی کرانے کے کفار سے فرمایا اس
تاریخ سے چند روز پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم
تیاری کا فرمایا تہا لیکن یہ کہ ارادہ فلان طرف کا ہے مخفی رکھا تہا اور اپنے
اہل کو بہی اپنے سفر کے سامان کرنے کا حکم فرمایا تہا مگر مقام مراد کسی کو معلوم
نہ تہا حتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رض اپنی بیٹی جناب بی بی عائشہ رض کے پاس آئے
اور پوچھا کہ کہان کے واسطے سامان ہوتا ہے حضرت بی بی عائشہ نے ارشاد
فرمایا کہ مجکو خبر نہین پہر حضرت نے اصحاب سے ارشاد فرمادیا تہا کہ مکہ کا قصد ہے
اور دعا فرمائی کہ یا اللہ آنکھین اور خبرین قریش کی بند ہوجاوین جب تک ہم
اونکے شہر مین نہ پہونچین۔ حضرت حاطب نے قریش کو خط لکہا جو پکڑا گیا جس کا
پورا قصہ احوال حضرت حاطب بن ابی بلتعہ مین لکہا گیا ہے حضرت رسول اللہ

مچھلی حلال کی گئی بمقدار ... دریا شکار دریا کا اور طعام دریا کا

۱۰ رمضان فتح مکہ سنہ ۸

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع دس ہزار لشکر جرار اصحاب اخیار و مسلمانان ذی وقار
کے منزل بمنزل کوچ فرماتے تھے حضرت عباس چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مع اہل وعیال مسلمان ہوکر ہجرت کئے ہوئے طرف جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آتے تھے راستے مین جحفہ مین ملے اور ابوسفیان بن حارث
(نام مقام درمیان مکہ و مدینہ)
چچازاد بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے بیٹے جعفر کے
اور عبداللہ بن ابی امیہ پھوپی زاد بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عاتکہ اونکی والدہ تھین مقام ابوا مین مسلمان ہوکے سلام سے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا بوجہ اسکے کہ حالت کفر مین ایذا پہنچائی تھی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان نے اشعار ہجو کے تھے اور عبداللہ نے
کہا تھا کہ ہم ایمان نہ لاوینگے جبتک زمین سے چشمہ نہ جاری کردین حضرت
ام سلمہ ام المومنین رض علاتی بہن عبداللہ کی تھین اور حضرت علی رض نے فرمایا کہ سامنے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاؤ اور وہی کہو جو حضرت یوسف کے بھائیون
نے کہا تھا پس ایسا ہی کیا اور سامنے سے آکر پڑھا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا
وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ یعنی وہی جواب جو حضرت

بوسف ع نے فرمایا تھا پھر ایسے پکے مسلمان ہوئے کہ ابوسفیان بن حارث
نے کبھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر اوٹھا کر بات
نہین کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنتی فرمایا اور فرمایا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھکو امید ہے کہ قائم مقام
حمزہ رض کے ہین جب انکا وقت وفات ہوا لوگون سے کہا کہ مجھہ پر
مت رو ؤ مین جب سے مسلمان ہوا کوئی خطای قولی بھی مجھہ سے نہین ہوئی رضی اللہ تعالی عنہ

مقام مر الظہران

پھر قصۂ فتح مکہ شروع ہوتا ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہران
مقام پر پہونچے سبکو حکم فرمایا کہ آگین روشن کرو دس ہزار جگہہ آگ روشن کی گئی
اور بہ برکت دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت تک قریش
کو مطلق خبر ارادہ اور روانہ ہونے لشکر اسلام کی نہ پہونچی تھی ابوسفیان بن صخر
بن حرب اور بدیل بن ورقاء شب کو پھرنے کو مکہ سے نکلے تھے اونھون نے آگین
روشن دیکھین وہ آپس مین کہتے تھے کہ اس سے پہلے اسقدر روشنی کبھی نہین دیکھی
اسطرف سے حضرت عباس رض عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر جناب رسول اللہ
کے سوار ہوکر اس تلاش مین نکلے کہ کوئی ملجاوے تو قریش کو کہلا بھیجون کہ عاضر
حاضر ہوکر اطاعت قبول کرین ورنہ صبح کو قہر و غضب کے ساتھ لشکر اسلام حملہ آور

ہوگا کہ آواز ابوسفیان بن صخر بن حرب کے گوش مبارک حضرت عباس
میں پہونچی پہچانکر آواز دی ابوسفیان بن صخر بن حرب نے بھی حضرت عباس رضؓ کی
آواز پہچانی اور پوچھا کہ یہ کیا معرکہ ہے حضرت عباس نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع افواج اخیار مہاجرین و انصار بقصد فتح و خالی
کرانے بیت اللہ کے اشرار و اصنام سے تشریف لائے ہیں صبح کو انشاء اللہ تعالیٰ
فتح ہوگی اور تمہاری گردنیں ماری جاوینگی ابوسفیان بن صخر بن حرب نے
کہا کہ قربان تم پر میرے ماں اور باپ اب کیا کروں جس سے جان بچے حضرت
عباس نے فرمایا کہ میرے پیچھے خچر پر سوار ہو چنانچہ ابوسفیان سوار ہوا جس لشکر
کے سامنے سے ہو کر گذرتے تھے لوگ خچر جناب رسول اللہ کا پہچانتے تھے اور
حضرت عباس کو پہچانکر کہتے تھے کہ حضور کے چچا حضور کے خچر پر ہیں جب حضرت
عمر رضؓ کے لشکر پر گذرے حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور ابوسفیان بن حرب کو
پہچان کر کہا کہ دشمن خدا پر الحمد للہ کہ قدرت حاصل ہوئی اب اسکی گردن مارونگا
اور یہ کہکر حضرت عمرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلے اور
حضرت عباس بھی جھپٹ کر حضور میں حاضر ہوئے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ابوسفیان
کے گردن مارنے کی اجازت فرمایئے حضرت عباس نے عرض کیا کہ چونکہ ماں جی ہے

محبت جب زیادہ ہوئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو عباس
کا ایمان زیادہ دوست و محبوب ہے بہ نسبت اسکے کہ خطاب بد رعمر ایمان لاتے
اور حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ شب کو اپنے پاس رکھو صبح کو حاضر کرو جب
صبح کو حاضر کئے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افسوس
تجھپر اے ابوسفیان کہ تو نہین سمجھتا کہ اللہ کا کوئی شریک نہین اور نہ سوا اللہ کے
کوئی لائق عبادت اور پوجنے کے ہے ابوسفیان نے کہا کہ مین ایسا ہی سمجھتا ہون
پھر ارشاد ہوا کہ افسوس تجھپر نہین سمجھتا کہ مین رسول اللہ کا ہون دین حق پھیلاتا ہون
ابوسفیان نے کہا کہ آپکو حلیم وکریم جانتا ہون مگر رسول اللہ ہونے کی بابت دل
مین کچھ ابتک شک ہے حضرت عباس نے کہا جھڑک کر اسلام قبول کر اور کہہ اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قبل اس سے کہ گردن ماری جاوے
پس اسلام قبول کیا اور کلمہ شہادت پڑھا اوسوقت حضرت عباس نے حضور مین
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرض کیا کہ یہ سردار قوم ہے اسکو
کچھہ اعزاز ہونا چاہیے حضور نے حکم نافذ فرمایا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر
مین داخل ہو اوسکو امان ہے جو اپنا دروازہ بند کرلے اوسکو امان ہے جو کعبہ مین
داخل ہو اوسکو امان ہے اور حضرت عباس کو یہ حکم فرمایا کہ ابھی انکو تنگی حرات

ہین رکھو جب تک لشکر انکے سامنے سے گذرین بہت لشکر جرار اصحاب اخیار مہاجرین
و انصار تیار ہو کر یکے بعد دیگرے چلنا شروع ہوئے اور ہر ایک قبیلہ قبیلہ
کا لشکر سامنے سے ابو سفیان کے گذرتا تھا اور ہر ایک کو ابو سفیان حضرت
عباس سے پوچھتا تھا کہ یہ کون اور یہ کون حضرت عباس ہر ایک کو بتاتے
تھے سب سے اخیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر مہاجرین و انصار
مین تشریف فرما ہوے کہ ان سب اصحاب کی شان و فر و سلاح کی چمک دمک سے
آنکھین خیرہ ہوتی تہین ابو سفیان نے پوچھا یہ کون ہین کہ انکے مقابلہ
کی کسی کو بھی طاقت نہین حضرت عباس نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مع مہاجرین و انصار کے ہین ابو سفیان نے کہا کہ اے عباس
آج بڑا ملک تمہارے بھتیجے کا ہے حضرت عباس نے فرمایا یہ شان نبوت ہے نہ بادشاہی
علم انصار رضی اللہ عنہم کا سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین تھا جب سعد ابو سفیان
بن صخر بن حرب کے سامنے آئے تو کہا کہ آج ذلیل کیا اللہ نے قریش کو
جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان کے سامنے ہوئے ابو سفیان
نے شکایت قول سعد کی کی کہ یہ کہا حضرت عثمان رض اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رض
نے بھی عرض کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج اللہ تعالے نے

عظمت دی کعبہ کو آج وہ روز ہے کہ عزت دی اللہ تعالیٰ نے قریش کو پھر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم سعد بن عبادہ سے لیکر اونکے بیٹے قیس کو دیا
اور ابو سفیان نے مکہ مین پہونچکر بہت بلند آواز سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپہونچے
ایسے لشکر جرار کے ساتھ کہ کوئی مقابلہ نہین کرسکتا جو شخص ابو سفیان کے گھر مین
داخل ہو اوسکو امان ہے جو شخص اپنا دروازہ بند کرلے اوسکو امان ہے جو مسجد
حرام یعنی کعبہ مین داخل ہو اوسکو امان ہے یہ سنکر بہت لوگ اپنے اپنے
گھرون مین داخل ہوے اور دروازے بند کرلئے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور خالد بن ولید
کو پستی کے ایک طرف سے حکم داخل ہونیکا فرمایا اور دوسری طرف سے
حضرت زبیرؓ کو اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو جنگل کے راستہ کی طرف
متعین فرمایا خالد بن ولید کو حکم فرمایا کہ جو تم سے مقابل ہو اوسکو کاٹ
ڈالو اور حضرت ابو ہریرہؓ کو بلاکر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ انصار حاضر ہوئے اور گرد
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ کرکر کھڑے ہوئے چند اوباش قریش
بسر پرستی عکرمہ بن ابی جہل و صفوان بن امیہ و سہیل بن عمرو کے مقابل ہوئے
اور لڑائی شروع ہوئی حضرت حُبیش بن خالد بن ربیعہ اور کرز بن جابر فہری

مسلمانوں کی طرف سے شہید ہوئے اور بارہ کفار قتل ہوئے عکرمہ و صفوان
بھاگ گئے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالی
عنہم حرم میں داخل ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کیا اور کمان حضور کے
ہاتھ میں تھی گرد کعبہ اور کعبہ کے اوپر تین سو ساٹھ بت تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کمان سے بتوں کو گراتے تھے اور فرماتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ
اور بت اوندھے گرتے تھے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ اور حاکم نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ایک بت اوپر کعبہ کے تھا حضرت علی سے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت علیؓ بیٹھ گئے قدم مبارک دونوں شانوں پر ان کے
رکھے اور ارشاد فرمایا کہ اٹھو حضرت علیؓ بار نبوت نہ اٹھا سکے جب حضرت علی کے
ضعف کو دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوش حضرت علی سے اترے
اور خود بیٹھے اور حضرت علی کو دوش مبارک پر چڑھایا اور کھڑے ہوئے اور
فرمایا کہ بت اوپر سے پھینکدو وہ بت تانبے کا تھا اور لوہے کی میخوں سے زمین تک
گڑا ہوا تھا حضرت رسول اللہ فرماتے تھے آیۃ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الخ

اور حضرت شیر خدا علی کرم اللہ وجہہ اوسکو اوکھیڑتے تھے آخر اوکھاڑ
پھینکا پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر خانہ کعبہ کے داخل ہوئے
اوس میں دیکھا تصویریں کھچی ہوئی تھیں اور صورتیں حضرت ابراہیم اور حضرت
اسمعیل علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی بھی تھیں اور بت تھے بتوں کو
اپنے ہاتھ سے توڑا اور تصویروں کو مٹوا دیا اور نماز پڑہی تکبیر کہی
اور تمام حرم میں قریش بھرے ہوئے اور صفیں باندھے کھڑے تھے
اور منتظر تھے کہ کیا حکم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اندر خانہ کعبہ سے برآمد ہوئے اور دروازہ میں دونوں بازو دروازہ
کے پکڑ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ پھر فرمایا
یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ نَخْوَۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ
وَتَعَظُّمَھَا بِالْاٰبَاءِ اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ پھر پڑھی آیت
یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ اسکے بعد فرمایا حضور نے کہ ای گروہ

لے سرزنش نہین تمپر آجکے دن

قریش تم کیا سمجھتے ہو مین تمہارے حق مین کیا کرونگا سب نے عرض کیا کہ آپ بھلائی کرینگے بھائی کریم ہو اور اولاد کریم بھائی کی ہو فرمایا کہ مین تم سے وہ کہتا ہون جو حضرت یوسف ع نے اپنے بھائیون سے کہا تھا لَا تَثْرِيبَ[1] عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ تم سب جاؤ مختار و آزاد ہو پھر بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام مین اور عثمان بن طلحہ کو جو پہلے سے چابی بردار تھے کنجی کعبہ کی عطا فرمائی اور فرمایا لے اسکو ہمیشہ کیواسطے نسلاً بعد نسلٍ کوئی تجھ سے نہ چھینے گا مگر ظالم جب عثمان بن طلحہ کنجی لیکر تھوڑی دور چلے کہ حضور نے پھر پکارا اور فرمایا کہ مین نے[1] تم سے قبل ہجرت کے

[1] ایام جاہلیت مین خانہ کعبہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو کھولا جاتا تھا خلاف ان ایام کے ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے تشریف لائے اور عثمان بن طلحہ سے خانہ کعبہ کے کھولنے کو فرمایا عثمان بن طلحہ نے سختی سے جواب دیا تھا تو حضرت نے حلم کیا اور فرمایا تھا کہ ایک روز کنجی میرے ہاتھ مین ہوگی جسکو چاہونگا دونگا عثمان بن طلحہ نے کہا تھا کیا اوس روز قریش ذلیل وخوار ہوجاوینگے کیا مرجاوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا نہین بلکہ معزز و موقر ہونگے اوس روز وہ بات یاد دلائی ۱۲

کہا تہا کہ ایک روز یہ کنجی میرے ہاتھ مین ہوگی جس کو چاہونگا دونگا عثمان بن طلحہ نے عرض کیا صحیح فرمایا حضور نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰه اور حکم فرمایا حضرت بلال نے خانہ کعبہ کے اوپر اذان کہی میدان مین قریب خانہ کعبہ کے ابوسفیان بن صخر بن حرب و عتاب بن اسید اور حارث بن ہشام اور چند اشراف قریش کے بیٹھے تھے عتاب نے کہا کہ اللہ نے اکرام کیا سردار پر ہماری باتین اوسکے کان تک نہین پہونچی ہین اگر کوئی خلاف شان بات کہی جاوے تو سن لین گے حارث نے کہا کہ اگر محمد کو رسول برحق ہونا ثابت ہوجاوے تو مین اطاعت کرون ابوسفیان نے کہا کہ ان باتون کی کنکریان حضرت کو خبر دیدین گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب باتین ان لوگون سے بیان فرمادین کہ یہ یہ تم نے کہا تھا حارث و عتاب نے اوسیوقت کلمہ شہادت پڑہا اور بصدق دل ایمان لائے اور عرض کیا واللہ کوئی شخص ہم مین اوٹھا بھی نہین جو ہم سمجھین کہ کسی نے کہدیا ہوگا یہ صرف حضور کا معجزہ ہے اسکے بعد حضرت اپنی پھوپی ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی جب فتح کامل ہوچکی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو امان دی سوا نو اشخاص کے جنمین تین عورتین اور چھ مرد تھے اونمین سے عَبْدُ الْعُزّٰی

بن خطل اور حارث بن نفیل مقتول و مقیس بن صبابہ اور ایک لونڈی قتل ہوئی باقی
سب مسلمان ہوے اور خون معاف ہوا دوسرے روز فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا پہلے حمد و ثنائے خداوند عالم ادا
فرمائی پھر فرمایا کہ اللہ نے مکہ کی حرمت فرمائی ہے جس روز کہ اللہ تعالی نے
زمین وآسمان پیدا کیے جو شخص کہ خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لایا ہے اوسکو
حرام ہے خون بہانا اور درخت کاٹنا اگر کوئی دلیل پکڑے رسول اللہ کے قتال
کی تو اوسکو جواب دو کہ ایک وقت خاص کے لئے اپنے رسول کو اجازت دی
تھی خدا نے پھر حرمت مکہ کی بدستور ہے بعد فتح کے انصار رضی اللہ عنہم
باہم تذکرہ کرنے لگے کہ اب اپنا وطن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ
میں آگیا اپنی قوم کی محبت دل میں آگئی اب واپس مدینہ کو تشریف نہ لیجاوینگے
پس وحی نازل ہوئی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے پوچھا کہ کیا ذکر
کرتے تھے انصار نے عرض کیا کچھ نہیں حضرت نے باصرار پوچھا جب حال
عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ اللہ زندگی تمہارے پاس
اور موت تمہارے پاس انصار نے عرض کیا کہ واللہ ہمنے بوجہ بخیلی[1] کے کہا یعنی اچھا

[1] بخیلی محبت میں ضرور ہوتی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے شعر غیرتم با تو چنان نشستہ کہ گر دست دهد
نہ گذارم کہ در آئی بخیال دگران ۔

نہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ سوائے ہمارے اور کسی کے پاس رہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ اور رسول اللہ تصدیق تمہارے قول کی کرتے ہیں اور تمہارا عذر
قبول کرتے ہیں یہ مطلب حدیث صحیح مسلم روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طواف کعبہ کر رہے تھے کہ فُضالہ بن عمیر رضی اللہ عنہ نے قصد قتل جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حضور نے فرمایا کیا فضالہ ہے عرض کیا ہاں فضالہ ہوں
فرمایا کہ تو اپنے دل میں کیا باتیں کرتا تھا عرض کیا خدا کو یاد کرتا تھا پس ہنسے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا استغفر اللہ اور فضالہ کے سینہ پر ہاتھ رکھا
کہ فضالہ کے قلب کو تسکین ہوئی فضالہ کہتے ہیں کہ کبھی کوئی چیز مفرح خوشگوار
جب سے میں پیدا ہوا دست مبارک سے زیادہ مجھکو نصیب نہیں ہوئی تھی
پھر فضالہ اپنے گھر کو لوٹے راستہ میں ایک عورت جس سے انکا تعلق تھا
بُلانے لگی حضرت فضالہ نے کہا کہ اللہ اور اسلام اب تیرے پاس آنے سے
منع کرتے ہیں اور چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے سُبحَانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام شہر مکہ معظمہ میں منادی کرادی کہ جو
شخص خدا تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لایا ہے وہ اپنے گھر میں بت نہ رکھے جو بت
ہوں وہ توڑ ڈالے اسکے بعد سریہ خالد بن ولید ۲۵ رمضان ۸ھ کو طرف

کاتب ...

بت کے جس کا نام عُزّیٰ تہا مع تیس[۳۰] سواروں کے اصحاب سے بہیجا خالد بن ولید نے
اوسکو توڑ ڈالا اور حضور میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ کچھہ اور بہی دیکھا خالد بن ولید نے عرض کیا کہ اور تو
کچھہ نہیں دیکھا ارشاد ہوا کہ بت نہیں ٹوٹا پھر خالد بن ولید لوٹے اور نہایت
غیظ میں تلوار برہنہ کر لی سامنے سے دیکھا کہ ایک زن برہنہ سیاہ فام بال بکہیرے
اور پجاری بت کا چلاتا ہوا چلی آتی ہے حضرت خالد بن ولید نے اللہ اکبر
کہکر تلوار ماری اور دو ٹکڑے اوس زن ناپاک کے کر دیئے اور پھر حاضر ہوکر
واقعہ عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب عُزّیٰ توڑا گیا
اور اب اللہ تعالی سے امید ہے کہ اس ملک میں بت پرستی نہو گی سریہ[۲] حضرت
عمرو بن عاص طرف بت کے جسکا نام سُوَاع تہا بہیجا اوسکے پجاری نے کہا کیا
ارادہ ہے عمرو نے کہا اسکو توڑینگے پجاری نے کہا کہ تمہارا مقدور نہیں حضرت
عمرو بن عاص نے کہا کہ اتنک تم لغو اعتقاد پر قائم ہو کیا یہ بت سنتا ہے یا دیکھتا ہے
اور اوسکو توڑ ڈالا خزانہ اوسکا خالی تہا پجاری سے کہا دیکھا تو نے کیسے ٹوٹا
وہ ایمان لے آیا سریہ[۳] سعید بن زید اشہلی کو طرف بت مناۃ کے بہیجا وہ بت
اوس و خزرج قوموں کا تہا یہ صاحب بیس سواروں سے گئے اوسکے پجاری نے

یہی پوچھا کیا ارادہ ہے وہی جواب پایا کہ اسکو توڑنیکا ارادہ ہے پوجاری نے
کہا تمہارا اور یہ حوصلہ سعید ابن زید اوسکی طرف کو بڑھے کہ ایک زن ناپاک
برہنہ مو پریشان چلاتی سینہ کوپیٹتی سامنے سے نمودار ہوئی پوجاریونے کہا کہ اے
مناۃ اپنے دشمنوں کو لے سعید نے ایک ہی تلوار سے اوسکا کام تمام کیا اور پھر
بت سنگی کو توڑا خزانہ خالی پایا سریہ خالد بن ولید رضہ کا مگر بعد انہدام عزیٰ طرف
بنی جذیمہ کے مع ساڑھے تین سو مہاجرین و انصار کے اور مع قبیلہ بنی سلیم کے
واسطے دعوت اسلام کے بھیجا جب قبیلہ بنی جذیمہ پر پہنچے اون سے پوچھا تم کون ہو
کہا مسلمان نماز پڑھتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق سمجھتے ہیں مسجدیں بنائی ہیں
اذان ہوتی ہے حضرت خالد بن ولید نے کہا پھر سلاح بندی کیوں ہے اشخاص
قبیلہ بنی جذیمہ نے کہا کہ ایک قوم عرب ہے ہم سے عداوت ہے ہم سمجھے تم لوگ
وہی ہو خالد بن ولید نے ہتھیار رکھنے کا حکم دیا بنی جذیمہ نے ہتھیار ڈال دئے
حضرت خالد نے اونکو قید کر کر اصحاب کے سپرد کر دیا صبح کو خالد بن ولید نے حکم دیا کہ
جسکے پاس جو قیدی ہو قتل کر ڈالو بنی سلیم نے تو قتل کئے باقی اصحاب نے چھوڑ دئے
حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہما سے اس باب
میں مناقشہ بھی ہوا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خبر پہونچی تو حضرت

سریہ خالد

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اللہ مین بری ہون فعل خالد بن ولید سے اور
خالد بن ولید سے ارشاد ہوا کہ میرے اصحاب سے مناقشہ چھوڑ دو واللہ اگر تمہارے
پاس احد کے پہاڑ کی برابر سونا ہو اور خدا کی راہ مین خرچ کرو تو بھی میرے
اصحاب کے مرتبہ کو نہین پہونچ سکتے اوسوقت مراد حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اون اصحاب سے تھی جو قبل فتح مکہ مسلمان ہوکر ہجرت کر گئے تھے
جان و مال کو فدائے رسول اللہ کر دیا تھا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَا یَسْتَوِی
مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا جب فتح مکہ کی خبر عام ہوئی اور گرد و نواح
مکہ مین پہیلی تو تمام قبائل مشرکین جو گرد مکہ معظمہ و طائف وغیرہ کے رہتے
تھے سب جمع ہوئے اور درمیان مکہ و طائف کے دو موضع مین ایک
حنین دوسرا اوطاس وہان جمع ہوئے اور اپنے جورو اور بچے اور
اسباب سب ساتھ لائے کہ اسکے خیال سے خوب جمکر لڑینگے جب یہ خبر
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی حضور نے عبداللہ بن ابی حدرد
اسلمی کو خبر لینے کو بھیجا ابن ابو حدرد نے واپس آکر بیان کیا کہ سب مستعد
جنگ ہین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے جو اوسوقت تک

مشرک تھا ہتھیار عاریت مانگے اوس نے سو زرہ اور سو آدمیون کے لائق ہتھیار
دیئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مع دس ہزار مہاجرین و انصار
اور دو ہزار اہل مکہ اور اسی آدمیون کے جو اوسوقت تک مشرک تھے اونہین مین صفوان
بن اُمیّہ و شیبہ بھی تھے کوچ فرمایا مشرکین قبائل نے خبر کوچ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مع مہاجرین و انصار و نو مسلمان قریش جمعیت کثیر وسلفدی
لشکر جرار کی سنی مستعد ہوگئے اور گھاٹیون کا بند و بست کرلیا اور جابجا چھپ رہے
تھے جسوقت لشکر اسلام پہونچا چارون طرف سے یکبارگی دھاوہ کیا چونکہ مسلمانون
کے دلون مین اپنی کثرت جماعت و دلاوری کا غرور تھا اللہ تعالےٰ جل شانہ
نے اپنی حکمت کاملہ سے کہ غرور ٹوٹے اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہووے
مسلمانون کے دلون پر سوائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ایک ہیبت پیدا کی اور عین گرما گرمی حرب مین مسلمانون مین بھاگڑ پڑ گئی
صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ مین حضرت ابوبکر و حضرت
عمرؓ اور خاندانی حضرات مین علی و عباس اور اونکے بیٹے فضل اور ابوسفیان بن
ابن عم رسول اللہ — عم رسول اللہ — ابن عم رسول اللہ
حارث مع اپنے بیٹے کے اور ربیعہ بن حارث و اسامہ بن زید پسر ایمن
ابن عم رسول اللہ — پسر پرورش کردہ جناب رسول اللہ
ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہم قائم رہے ایمن وہان شہید ہوئے ایک آدمی مشرکین
فاحقہ جلیلہ لونڈی آزاد جناب رسول اللہ کی

مین کا جس کے ہاتھ مین علم سیاہ نیزہ پر تھا اور سرخ رنگ اونٹ پر سوار تھا
سامنے سے آیا حضرت علی رضنے اوسکو گرا لیا اور قتل کیا اوسوقت مین جن لوگون
کے دل مین کچھ تھا اپنی اپنی باتین بنانے لگے ابوسفیان بن صخر بن حرب نے کہا کہ اب
سمندر پر ہی بھاگے ہوئے دم لین گے ابن ہشام نے کہا کہ جادو باطل ہو گیا
ایک شخص شیبہ بن عثمان حجبی کہتا تہا کہ مین تمام قریش کا بدلہ اکیلا لونگا اور تمام
عرب و عجم مسلمان ہو جاوین مین کبھی مسلمان نہونگا جب مین گرما گرمی لڑائی کی تھی
شیبہ نے تلوار نکالی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑا اور
تلوار اوٹھائی کہ ایک شعلہ آگ نمود ہوا کہ آنکھین شیبہ کی بند ہو گئین پس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے شیبہ کو آواز دی اور پاس بلا کر اوسکے سینہ پر ہاتھ رکہا اور
فرمایا یا اللہ اسکو شیطان سے محفوظ رکھ شیبہ نے کہا کہ کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ مجکو
اپنی جان اور کان و آنکھ سے بھی ایسی خوشگوار نہ تھی جیسا کہ دست مبارک پھر ارشاد
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ لڑو شیبہ کہتے ہین کہ مین
ایسے جوش سے لڑا کہ اگر میرا باپ بھی زندہ ہو کر مقابل ہوتا اور مشرک رہتا اوسکو بھی
قتل کرتا اور بڑے فضلاے صحابہ مین ہو گئے اور جناب رسول اللہ نے شیبہ سے فرمایا
کہ اللہ کا ارادہ تیرے ارادہ پر غالب آیا شیبہ نے عرض کی کہ میرے واسطے استغفار

فرمائیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفر اللہ لک اللہ نے تجکو بخشدیا حضرت عباس سے روایت ہے کہ مین لگام رہوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکڑے ہوئے تہا جب حضرت نے دیکھا لوگون کا بھاگنا تو آواز دی کہ ای گروہ انصار ای اصحاب بیعت رضوان اور حضرت عباس بلند آواز تھے اون سے ارشاد فرمایا کہ تم پکارو حضرت عباس نے باآواز بلند انصار و اصحاب بیعت رضوان کہکر پکارا یہ آواز پہونچنا تھی کہ سب اصحاب لوٹے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ پہنچے اور قلب کو اونکے تسکین ہوئی اور نہایت استقلال سے لڑے اور خدا تعالی نے ملائکہ مدد کیواسطے بھیجے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالی فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہوار سے اوترکر کنکریان لیکر کفار کیطرف پھینکین اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوهُ اِنْهَزِمُوْا کوئی شخص باقی نرہا کہ جسکی آنکھہ مین کنکریان نہ پہونچی ہون پس بھاگے کفار بے سروپا اور چھوڑ دیا سب مال و اسباب و عیال اپنے کو اور مظفر و منصور کیا اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم کو اور غالب کیا اسلام کو اور کردیا کفار کو ذلیل و خوار اور آئندہ کے واسطے ہمیشہ کو پاک کردیا عرب کو شرک و کفر سے حکم فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ

پس اوتاری اللہ نے تسکین اپنی طرف سے رسول اپنے پر اور مسلمانون پر اور بھیجے لشکر جسکو نہ دیکھا تم نے یعنی ملائکہ ۱۲ منہ
رو سیاہ ہوے بھاگ جاو ۱۲

علیہ وسلم نے جمع کرنے غنائم اور قیدیوں کا پس چھ ہزار عورت و بچہ اور چوبیس ہزار
اونٹ اور چالیس ہزار سے زیادہ بھیڑ بکری اور چار ہزار ٹنبیلی چاندی کی فراہم
و یکجا جمع ہوئے وہ سب مسلمانوں پر تقسیم کئے اور نو مسلموں کو زیادہ دیئے پھر طائف
پر شوال ۸ھ ہجری میں قصد فرمایا جہاں قوم ثقیف کے کفار قلعہ بند ہو گئے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا اور دو خیمے ازواج مطہرات کیواسطے کہ حضرت ام سلمہ
و حضرت زینب ساتھ تھیں کھڑے کروا دئے تھے اٹھارہ روز محاصرہ رکھا اور قلعہ
پر پتھر برسائے قلعہ میں سے بھی پتھر آئے اون سے بارہ اصحاب شہید ہوئے بعدہ
بحکم خدا واپس ہوئے اور احرام باندھکر عمرہ ادا فرمایا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ قوم
ثقیف کو ہدایت کر اور لا اونکو ہمارے پاس پھر مدینہ منورہ کو واپس تشریف
لائے ہنوز مدینہ منورہ میں داخل نہوئے تھے کہ عروہ سردار قوم ثقیف کا حاضر
ہوا اور ایمان لایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اپنی
قوم میں ہدایت کرنے کو جاتا ہوں ارشاد ہوا کہ تجکو تیری قوم مار ڈالے گی عروہ نے
عرض کیا کہ قوم مجکو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتی ہے آخر عروہ کے اصرار
سے اجازت ہوئی عروہ نے جب اپنی قوم کو ہدایت کی تمام قوم نے ملکر شہید
کیا اونکی قوم نے پوچھا تھا کہ قتل ہونے سے تجکو کیا فائدہ ہے کیوں اپنا دین چھوڑتا ہے

غزوۂ طائف ۸ھ

عروہ نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر فضل کیا ہی اور مرتبہ حاصل ہوگا جہان اور شہدا
اسلام دفن ہین وہان مجھکو دفن کرنا[1] ایک مہینا بعد شہید کرنے عروہ کے قوم ثقیف خاموش
رہی پھر سوچے کہ ہم مین طاقت مقابلہ عرب کی نہین ہی صلاح یہ ہے کہ قاصد بجانب نبی صلی
صلی اللہ علیہ وسلم بھیجین عبد یا لیل سے جو ہم عمر عروہ کا تھا سب نے کہا عبد یا لیل نے انکار
جانے سے کیا اور ڈرا کہ میرے ساتھ بھی وہی معاملہ ہو جو عروہ کے ساتھ ہوا پھر
چھہ آدمی مشورہ تمام قوم ثقیف سے منتخب ہو کر واسطے حاضری حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے چلے اور آدمی سے پہلے بعد شہادت عروہ کے اونکا بیٹا اور بھتیجا اپنی قوم سے علحدہ ہو کر
مسلمان ہو گئے تھے جب یہ گروہ پونہچا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے
خیمہ کھڑا کرا دیا اور خالد بن سعید ایلچی تھے اہل ثقیف یہ چاہتے تھے کہ تین برس تک
اونکا بت لات نہ توڑا جاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہ کیا پھر سال بھر کی مہلت
چاہی وہ بھی قبول نہوئی پھر ایک مہینے کی وہ بھی قبول نہوئی اور ابو سفیان بن صخر
بن حرب و مغیرہ بن شعبہ کو واسطے توڑنے بت کے بھیجا دوسرا سوال اونکا یہ تھا کہ نماز ہمکو
معاف ہو اور اپنا بت اپنے ہاتھ سے نہ توڑین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

[1] مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ کو عروہ کے شہید ہونے کی خبر پونہچی فرمایا کہ عروہ کی مثال صاحب یسین کی سی ہے وہ بھی فساد سے قوم منتخب ایمان لانے پر قوم نے اونکو شہید کر دیا۔

کہ خیریت تمہارا تمہارے ہاتھ سے نہ توڑوا دین گے مگر نماز نہین معاف ہو سکتی
جس دین مین نماز نہین اوس دین مین خیر نہین بعد اتمام حجت کے جو لوگ آئے تھے
مسلمان ہوا اور ابو سفیان و مغیرہ بن شعبہ کو ساتھ لیکر روانہ ہوا اور پہونچکر
بت توڑے اور بتون کا زیور و مال جمع کیا اوسمین سے قرضہ ذمگی عروہ شہید
اور اوسکے بھائی کا ادا ہوا اور اسلام طائف مین پھیل گیا سنہ ۹ ہجری مین محرم
مین صدقہ و زکوۃ لینے کے واسطے اصحاب مقرر کئے اور جابجا مسلمان قبیلون
اعراب پر بھیجے اوسی محرم مین سریہ عیینہ بن حصن کو مع پچاس سوارون کے بنی تمیم
کی طرف بھیجا انمین کوئی مہاجرین وانصار مین سے نہین بھیجے تھے وہ لوگ
مویشی چرا رہے تھے لشکر کو دیکھکر بھاگے اونمین سے گیارہ مرد اور اکیس[21]
عورتین اور تیس لڑکے گرفتار کر لائے اور حضور مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حاضر کئے پھر روساء بنی تمیم آئے حضرت اندر مکان کے تشریف رکھتے تھے یا محمد
باہر آؤ کہکر پکارا حضرت باہر تشریف لائے اور تھوڑی باتین کہین کہ ظہر کی اذان
ہوئی بعد فراغ نماز ظہر صحن مسجد مین بیٹھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ
فرمایا اور نصیحت کی اوسکے ساتھ کے ایک شاعر نے فخریہ اشعار پڑھے جواب مین طرف سے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسان[1] بن ثابت نے فی البدیہہ اشعار پڑھے

سنہ ۹ھ

محرم سنہ ۹ھ

[1] جو شاعر رسول اللہ مشہور تھے اور جنکو شیرین حضرت ماریہ قبطیہ رض کی بہن عطا ہوئی تھین ۱۲

وہ لوگ قائل ہوئے کہ ہم سے زیادہ فصیح تمہارا شاعر ہے اور بلند آواز وذی عرب ہے

پس سب ایمان لے آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سب قیدی

واپس کئے اور اسی پکارنے پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ

مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا

حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سریہ قطبہ بن عامر کو صفر سنہ ۹

مین طرف بنی خثعم کے بہیجا بیس آدمی دس اونٹ پر تہے وہان خوب لڑائی ہوئی

فریقین زخمی ہوئے اور بہت آدمی قبیلہ بنی خثعم کے قتل کئے گئے اور بہت سا مال و

اسباب غنیمت اور عورتین لیکر چلے قبیلہ بنی خثعم نے تعاقب کیا خدا تعالی نے

ایک بڑا اہلہ سیل عظیم بہیجا جو درمیان مسلمانون او رقبیلہ کے حائل ہوگیا وہ لوگ

دیکہتے رہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی نظر سے غائب ہوگئے اور

مدینہ منورہ پہونچ گئے سریہ علقمہ بن مجزز کو مع تین سو آدمیون کے طرف حبشہ

کے بہیجا وہ لوگ بہاگ گئے بعض اصحاب نے لوٹنے کی جلدی کی لوٹ آئے یہ سریہ

ربیع الاول سنہ ۹ مین بہیجا تہا سریہ ضحاک بن سفیان ربیع الاول سنہ ۹ مین طرف

بنی کلاب کے بہیجا اور لشکر ساتھ کیا اوس لشکر مین اسید بن سلمہ بہی تہے زج

مین بنی کلاب سے مقابلہ ہوا پہلے بنی کلاب کو دعوت اسلام کی جب اونہون نے انکار کیا

تو لڑائی شروع ہوئی اصید بن سلمہ کا مقابلہ اونکے باپ سے ہوا سلمہ کے گھوڑے
کے پانون کاٹ ڈالے سلمہ اوندھے موہنہ پانی مین گرا اصید منتظر کھڑے رہے
ایک اور مسلمان نے اوسکو قتل کیا ۹ھ شہر یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو طرف قبیلہ طے
کے واسطے انہدام بت کے بہیجا مع ڈیڑہ سو سوارون کے سو شتر سوار اور پچاس
گھوڑے کے سوار تھے علم سفید و نیزہ سیاہ ہمراہ تھا وہان پہونچکر بت منہدم کیا
بہت سا مال و اسباب و قیدی جن مین حاتم کی بیٹی بھی تھی ہاتھ آئے عدی بن
حاتم ملک شام کو بھاگ گیا جب قیدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش ہوئے
حاتم کی بیٹی نے عرض کیا کہ مین بوڑھی ہون لائق خدمت نہین ہون مجہپر احسان
کرو خدا تمپر احسان کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو آزاد کیا پھر عدی بن حاتم
بھی حاضر ہوا بغیر پہلی تحریر یا امان کے حضرت مسجد مین تھے لوگون نے عرض
کیا کہ یہ عدی بن حاتم ہے حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور اندر مکان مین تشریف
لے گئے خود بیٹھے اور عدی سامنے بیٹھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حمد و ثنا خدا تعالی کی فرمائی اور فرمایا کہ کیون بھاگا تھا آیا کلمہ لا الہ الا اللہ
سے بھاگا تھا کیا کوئی سوائے اللہ کے لایق عبادت ہے عدی نے کہا نہین پھر فرمایا
کلمہ اللہ اکبر سے بھاگا کیا کوئی اللہ سے بڑا ہے عدی نے کہا نہین پھر فرمایا یہود

مغضوبٌ علیہم ہین اور نصاری ضالین ہین عدی نے عرض کیا کہ مین خالص
مسلمان ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نہایت بشاش ہوا عدی ایک
انصار کے گھر ٹھہرے اور صبح وشام حضور مین حاضر ہوتے تھے اسی سنہ ۹ مین کعب
بن زہیر شاعر جو پہلے ہجو کہا کرتا تہا حاضر ہوا اور تائب ومسلمان ہوا اور مشہور قصیدہ لامیہ
بانت سعاد پیش کیا رجب سنہ ۹ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ

غزوۂ تبوک

غزوۂ تبوک کا فرمایا موسم گرمی کا تہا اور فصل خرما کی قریب تیاری کے تھی اوسوقت
(موضع ہے ملک شام مین)
بعض منافقین نے بعض سے کہا لا تنفروا فی الحر الخ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اہل دولت کو سامان مہیا کرنیکا حکم فرمایا چنانچہ حضرت عثمان نے چھ سو اونٹ
مع جملہ سامان اور ہزار دینار راہ خدا مین جہاد کیواسطے دئے [1] سات صحابہ روتے ہوئے
آئے کہ ہمکو سامان ملے تو ہم چلین حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہین جو
تمکو دون وہ روتے ہوئے واپس ہوئے شب کو حضرت علبہ بن زید نے جو انہین
رونے والون مین سے تھے نماز پڑھی اور خوب روئے اور کہا کہ یا اللہ تو نے حکم جہاد کا
فرمایا اور میرے پاس کچھ نہین کہ تیری راہ مین تیرے رسول کے ساتھ جاؤن اور
تیرے رسول کے پاس بھی کچھ نہین جو ہمکو لے چلین اور مین اپنے آپ کو تصدق کرتا ہون

[illegible]

[1] مشکوۃ شریف باب مناقب عثمان فصل دوسری مین احادیث ترمذی اور امام احمد کی منقول ہین ۱۲

پھر مسلمان پر صبح کو جب سب جمع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے
تصدق ہونیوالا کوئی نہ اوٹھا پھر حضرت نے فرمایا تو حضرت عُلیہؓ اوٹھے اور رات کی
زاری و مناجات کا حال عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہو جا
قسم اوسکی جسکے اختیار مین جان محمد کی ہے تیرا تصدق ہونا قبول ہوا۔ جب حضرت
روانہ ہوئے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اوسکے ساتھی رہ گئے اور مسلمانون مین دا
مین سے بغیر کسی وجہ کے کعب بن مالک و ہلال بن امیہ و مرارہ بن ربیع نہین گئے اور
ابولبابہ بھی نہین گئے تھے اور بعض بوجہ عذر معقول کے نہین گئے تھے اور ابوخیثمہ اور
ابوذر بھی رہ گئے مگر پیچھے سے روانہ ہوکر ساتھ ہو گئے تیس ہزار مجاہدین اور
دس ہزار گھوڑے ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غزوہ مین تھے
مدینہ منورہ پر محمد بن مسلمہ کو چھوڑا تھا اور اپنے عیال پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو
منافقین نے طعن کیا حضرت علی کو طعن سے غیرت معلوم ہوئی اور بارادہ شرکت غزوہ
کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ مین پہونچے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوٹا دیا اور فرمایا کہ اَفَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ
ہَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ ابوخیثمہ کا یہ حال ہوا کہ اونکے دو بیبیان تھین
اونھون نے مکان کو ٹھنڈا کیا تھا اور ٹھنڈا پانی اور عمدہ کھانا ابوخیثمہ کیواسطے

ر کہا تھا جب ابو خثیمہ مکان مین گئے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور دیکھکر کہا کہ افسوس
ابو خثیمہ ٹھنڈا ہوا اور عورتون حسین کے پاس ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ
اور گرمی مین ہون اوسیوقت روانہ ہوئے راہ مین عمیر بن وہب حمی مل گئے
وہ بھی جہاد مین شریک ہونے کوجاتے تھے جب قریب پونہچے دور سے لوگون نے
دیکھکر عرض کیا کہ کوئی سوار آتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو خثیمہ ہوجیو
جب اور قریب آئے ابو خثیمہ ہی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے
خیر کی اونکے واسطے جب حجر دیار ثمود مین پونہچے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم فرمایا کہ کوئی شخص یہانکا پانی نہ پیے اور نہ وضو کرے اور اکیلا کوئی شخص
نہ جاوے سب نے تعمیل حکم کی دو شخص ایک رفع حاجت کو اکیلا گیا اوسکو خناق
ہوگیا دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آرام ہوگیا دوسرا اونٹ ڈھونڈنے
گیا اوسکو ہوا نے اوٹھا کر طے کے پہاڑون مین پھینک دیا جب مدینہ مین جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو طے سے بھیجا گیا ایک منزل مین پانی نرہا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے شکایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا فرمائی پانی برسا سب سیراب ہوئے اور پانی بھر لیا ایک منزل مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ گم ہوگیا منافقون نے کہا کہ انکو اونٹ کی خبر نہین آسمان کی

خبرین بتلاتے ہین حضرت نے فرمایا مین اسیقدر جانتا ہون جسقدر اللہ تعالی بتا دیتا ہی جاؤ فلان گہاٹی مین درخت سے اونٹ کو ہلگا لیا ہے حضرت حارث بن خزمہ اونٹ کو جاکر لائے اور جیسا حضرت نے فرمایا تہا ویسا ہی پایا حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کا اونٹ نہین چلتا تھا انہون نے اسباب اپنی پیٹھہ پر لادا اور پیچھے پیچھے چلے آتے تھے ایک منزل مین لوگون نے عرض کیا کہ کوئی شخص اکیلا چلتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر ہو جیو دیکھا تو ابو ذر تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر اکیلا چلتا ہے اکیلا مریگا اکیلا ہی مبعوث ہوگا[1] جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل پر تبوک کی پونہچے تہوڑے سے پانی پر خیمہ زن ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چُلّو بھر پانی لیکر پانی مین کُلّی ڈالی چشمہ بھر گیا اور اب تک ویسا ہی ہے جب تبوک مین داخل ہوئے تو ایلہ اور جربا اور اذرح کے باشندون نے صلح کر لی اور جزیہ قبول کیا اور حضرت نے امان کی انکو تحریر فرمائی اور حضرت خالد بن ولید کو طرف

---

[1] چنانچہ ایسا ہی ہوا ربذہ ایک مقام پر جب پونہچے ایک غلام اور بیوی انکے ساتھ تھین حضرت ابو ذر نے کہا کہ مجکو غسل کفن دیکر راہ مین رکھدینا جو کوئی پہلا آوے اوس سے کہنا کہ ابو ذر صحابی رسول اللہ کے مرگئے ہین انکے دفن مین مدد دو یہ کہکر وفات پائی سنہ ۳۲ ہجری مین اور جنازہ کفنا کر راستہ پر رکھدیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مع ایک قافلہ عراق ادہر سے گذرے جنازہ سر راہ رکہا دیکھا غلام نے کہا کہ یہ ابو ذر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے عبد اللہ اوترے اور روئے اور کہا صدق رسول اللہ اور دفن کیا ۱۲

اکیدر بن عبد الملک کے جو نصرانی بادشاہ تھا کندہ اور دومۃ کا بھیجا اور فرمادیا تھا جناب
رسول اللہ نے کہ وہ نیل گاے کا شکار کرتا ہوا ملیگا خالد بن ولید روانہ ہوے اور حضرت
اکیدر کے دروازہ محل پر ایک گاے اپنے سینگ مارتی تھی اکیدر کی جورو نے
کہا کہ کبھی ایسا نہین دیکھا اکیدر سوار ہوا اور ہتھیار لگاے اوسکا بھائی
اور اور لوگ ساتھ ہوے اور گاے کے پیچھے چلے چاندنی رات تھی کہ لشکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا اکیدر کا بھائی مارا گیا اکیدر کو گرفتار کر کر
حضور مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کیا اور جزیہ مقرر کر کر
چھوڑ دیا گیا تبوک مین حضرت نے خطبہ فرمایا وہ خطبہ بعض جگہہ جمعہ مین پڑہا جاتا ہی

خطبہ جو تبوک مین فرمایا بعد حمد و ثنا کے

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰی کَلِمَۃُ التَّقْوٰی +

بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ تحقیق بڑی سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور بڑا مضبوط وسیلہ پرہیزکاری کا کلمہ ہے

وَخَیْرُ الْمِلَلِ مِلَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ + وَخَیْرُ السُّنَنِ سُنَّۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ +

اور بہترین ملتوں کی ملت ابراہیم ہے اور بہترین طریقوں کا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

وَاَشْرَفُ الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اللّٰہِ + وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ + وَخَیْرُ الْاُمُوْرِ

اور سب باتون مین بزرگتر اللہ کا ذکر ہے اور سب قصوں مین بہتر یہ قرآن ہے اور بہترین کاموں کی

عَوَازِمُهَا + وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا + وَاَحْسَنُ الْهُدٰى هُدَى الْاَنْبِيَآءِ +

آہنین اسکی ہین اور بدترین کامون کی محدثات اوسکے ہین اور بڑی اچھی ہدایت ہدایت نبیون کی ہے

وَاَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَآءِ + وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى +

بڑی اچھی موت قتل ہونا شہیدونکا ہے اور نابینائیون مین بڑی نابینائی گمراہی ہے جو بعد ہدایت کے ہو

وَخَيْرُ الْاَعْمَالِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ + وَشَرُّ الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ +

اور بہترین عملونمین وہ چیز ہے جو نفع کرے اور بہتر ہدایت وہ ہے جسکا اتباع کیا جاوے اور بدتر نابینائی نابینا ہونا قلب کا ہے

وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى + وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ

اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور جو چیز تھوڑی کہ کافی ہو وہ بہتر ہے اوس سے کہ زیادہ ہو

وَاَلْهٰى + وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ + وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ +

اور لہو مین ڈالے اور بری وہ معذرت ہے کہ وقت حاضری موت کے ہو اور بری شرمندگی قیامت کے دن کی ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي الْجُمُعَةَ اِلَّا دُبُرًا + وَّمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ

اور بعض آدمیون سے وہ شخص ہے کہ نہین آتا ہے جمعہ مین مگر پیچھے اور بعض وہ ہین کہ نہین کرتے یاد اللہ کا

اِلَّا هُجْرًا + وَمِنْ اَعْظَمِ الْخَطَآءِ اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ + وَخَيْرُ الْغِنَا

مگر مجبور ہوکر اور بڑی خطاؤن زبان سے جھوٹ بولنا ہے اور بہتر دولتمندی

غِنَى النَّفْسِ + وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى + وَرَاْسُ الْحِكْمِ مَخَافَةُ اللّٰهِ +

غنی ہونا نفس کا ہے اور بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور سر حکمتون کا اللہ بزرگ سے خوف کرنا ہے

عَزَّ وَجَلَّ + وَخَيْرُ مَا وُقِرَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِيْنُ + وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ +

اور بہتر اوس چیز کا جو دل مین ڈالی جاوے یقین ہی اور شک کرنا کفر سے ہے

وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُولُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ +

اور نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے غنیمت مین خیانت کرنا حرارت جہنم سے ہے

وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِنَ النَّارِ + وَالشِّعْرُ مِنْ اِبْلِيْسَ + وَالْخَمْرُ جِمَاعُ

اور خزانہ داغ ہے آگ سے اور شعر ابلیس سے ہے اور شراب جمع کرنیوالی

الْاِثْمِ + وَشَرُّ الْمَاكِلِ مَاكِلُ مَالِ الْيَتِيْمِ + وَالسَّعِيْدُ مَنْ

گناہونکی ہی اور برا کھانا کھانا مال یتیم کا اور نیک بخت وہ آدمی ہی

وُعِظَ بِغَيْرِهٖ + وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ + وَاِنَّمَا يَصِيْرُ

جس نے نصیحت پکڑی اپنے غیر سے اور بدبخت وہ ہے جو بدبخت ہوا اپنی مان کے پیٹ مین سے سوا اسکے نہیں ہے کہ جاتا ہے

اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ + وَالْاَمْرُ اِلَى الْاٰخِرَةِ +

ہر ایک تمہارا طرف جگہہ چار ہاتھ کے یعنے قبر کے اور کام طرف آخرت کے ہے

وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ + وَشَرُّ الرِّوَايَا رِوَايَا الْكِذْبِ + وَكُلُّ

اور مدار عمل کا خاتمہ پر ہے اور روایتون مین بری جھوٹی روایتین ہین اور جو چیز

مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ + وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ + وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ + وَاَكْلُ لَحْمِهٖ

آنے والی ہے وہ قریب ہے اور مسلمان کو گالی دینا بدکاری ہے اور اوسکا قتل کرنا کفر ہے اور اوسکا گوشت

مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ + وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ + وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ

یعنی غیبت کرنا اللہ کا گناہ کرنا ہی اور حرمت اوسکے مال کی مثل حرمت اوسکے خون کے ہی اور جو شخص تاویل کرتا ہی اللہ پر

يُكَذِّبْهُ + وَمَنْ يَغْفِرْ يُغْفَرْ لَهُ + وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ + وَمَنْ يَكْظِمِ الْغَيْظَ

جھٹلاتا ہی اوسکو اور جو شخص بخشتا ہی تقصیر اوسکے لیے بخشی جاتی ہی اور جو شخص معاف کرتا ہی اللہ اوسکو معاف کرتا ہی اور جو غصہ کو پی جاتا ہے

يَأْجُرْهُ اللّٰهُ + وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ + وَمَنْ يَتَّبِعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ

اللہ اوسکو اجر دیتا ہے اور جو صبر کرتا ہے مصیبت پر عوض دیتا ہی اوسکو اللہ اور جو شخص اتباع کرتا ہی سماعت کا

اللّٰهُ بِهِ + وَمَنْ يَصْبِرْ يُضَعِّفِ اللّٰهُ لَهُ + وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ +

اللہ اوسکی سنتا ہی اور جو صبر کرتا ہی دونا کرتا ہی اللہ اوسکو اور جو نافرمانی کرتا ہی اللہ کی عذاب دیتا ہی اوسکو اللہ

پھر تین بار استغفار فرمائی قریب بیٹھنے کے قیام فرما کر قصد سعادت و مدینہ منورہ کا فرمایا راستہ میں جو اوسی

مشقق میں ایک چشمہ تھا جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہم سے پہلے جو کوئی اوس

پانی پر پہنچے اوسمیں سے نہ پیے چند منافقین پہنچے اور اونہوں نے پانی لینا چاہا

اوسمیں کچھ بھی نہ تھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے پوچھا ہمسے پہلے

کون آیا اور پانی پینا چاہا عرض کیا گیا فلان و فلان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت

کی اور بد دعا دی اور ہاتھ اپنا اوس چشمہ میں رکھا اور چشمہ جوش زن ہوا اور آواز

جوش مارنے پانی کی نکلی اور سب نے پیا اور سیراب ہوئے فرمایا جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سے جو باقی رہا وہ اس بطن وادی کو سیلاب ہمیشہ سینے گا تبوک
سے لوٹتے وقت ایک تو عام راستہ تہا اور ایک گہاٹی تنگ ہوکر راستہ تہا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب فراخ راستہ کو جاؤ اور خود اوس گہاٹی
کو تشریف لے چلے چند منافقین نے ارادہ قتل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کیا اور اوسی گہاٹی میں کو منہ چہپا کر بیٹہے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ صرف حضرات حذیفہ و عمار بن یاسر تہے عمار مہار ناقہ پکڑے ہوئے تہے اور
حذیفہ پیچہے سے ہانکتے تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز معلوم ہوئی
غصہ میں آئے اور حذیفہ کو حکم فرمایا کہ لوٹا دے حضرت حذیفہ نے اونپر تیر پہینکے اور رعب
منافقین پر غالب ہوا اور سمجہے کہ راز کہل گیا اور بہاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حذیفہ سے پوچہا کہ کون کون تہے دو ایک نام بتا دئے اور کہا کہ وہ منہ چہپائے ہوئے
تہے اکثر کو میں نے نہیں پہچانا پہر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے ارادہ کی خبر
دی حذیفہ نے عرض کیا کہ انکی گردنیں ماردوں حضرت نے منع فرمایا کہ مشہور ہوگا کہ اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہیں اور سب کے نام حضرت نے حذیفہ کو بتا دئے تہے حضرت عمر
اور اور صحابہ جب کسی کی نسبت شک منافق ہونے کا ہوتا تہا تو منتظر رہتے تہے اگر حضرت

۱ اسی سبب سے حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ مشہور تہے ۱۲

حذیفہ نماز جنازہ اوسکی نہ پڑھتے تو منافق سمجھ لیتے اگر نماز پڑھتے شک رفع ہوتا جب آپ مدینہ
منورہ مین داخل ہوئے مسجد مین پہونچکر دو رکعت نماز پڑھی اور بیاسی آدمی جو
مسلمانون مین سے غزوہ تبوک مین جانے سے رہ گئے اونمین سے بعض ایسے
تھے جنکے عذر معقول تھے بعض ایسے تھے جنھون نے جھوٹے عذر کئے اور کعب بن مالک
و مرارہ بن ربیع و ہلال بن امیہ نے اقرار اپنی خطا کا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مسلمانون کو انسے بولنے اور بات کرنے کو منع فرما دیا اور چالیس روز
کے بعد انکی زوجات کو علیحدہ رہنے کا حکم دیا تھا اور حضرت ابولبابہ نے ستون
مسجد سے اپنے آپکو بندھوا دیا تھا کہ جبتک توبہ قبول نہوگی نہ کھاونگا نہ پیونگا
اسی طرح بندھا رہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو اس حال مین دیکھتے
تھے اور فرماتے تھے مین انکو نہ کھولونگا جبتک خدا تعالی انکو نہ چھوڑے جنکے عذر
معقول تھے اونکی توبہ اوسی روز قبول ہوئی جس روز مدینہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور جو مسجد سے بندھے تھے ساتوین روز اونکی توبہ
قبول ہوئی اور یہ آیۃ نازل ہوئی وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا
صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ الخ اور ستون سے کھولے گئے

(۱) مسجد نبوی مین ستون ابولبابہ اب تک مشہور ہے جس ستون سے یہ بندھے تھے ۱۲

اور پھر مال اپنا تصدق میں حاضر کیا پہلے جناب رسول اللہ نے انکار کیا جب یہ آیۃ نازل
ہوئی خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ
صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ پھر انسے لیا گیا جب پچاس روز گذر گئے اور کعب و ہلال و مرارہ
رضی اللہ عنہم نہایت مجبور ہوئے تو کعب و مرارہ و ہلال کی توبہ بھی قبول ہوئی اور
آیۃ نازل ہوئی لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ
مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ حضرت کعب کو جب خبر پہنچی
سجدہ شکر کیا اور کپڑے بشارت دینے والے کو اوتار دیئے اور جو بالکل جھوٹ
بولے تھے اونکے حق میں نازل ہوئی فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ
اسی سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق کو امام کر کر مسلمانوں کو حج کیواسطے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور پیچھے سے حضرت علی کو یہ حکم سنانے کو بھیجا کہ اب
کوئی مشرک کعبہ کا حج نہ کرنے پاوے اور کوئی ننگا طواف نہ کرے جب حضرت
علی پہنچے حضرت ابوبکر نے پوچھا تم امام ہوکر آئے ہو حضرت علی نے کہا نہیں بلکہ
مقتدی ہیں واسطے سنانے احکام کے آیا ہوں - سنہ ۱۰ میں گروہا گروہ قبائل عرب کے
آئے اور مسلمان ہوئے اسی سنہ میں حج وداع حضرت نے فرمایا سنہ ۱۱ میں ایک روز

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور خطبہ فرمایا جسکا یہ مضمون تھا
کہ ایک بندہ ہے جسکو اللہ تعالی نے اختیار دیا ہے کہ یا تو قبول کرے کہ اللہ تعالی
ناز و نعمت دنیا کی جسقدر چاہے اسکو عطا فرماوے یا قبول کرے جو کچھ اللہ
پاس ہے یعنی ثواب آخرت تو اوسنے آخرت کی ہی اختیار کیا بندہ نے اوس چیز کو
جو اللہ تعالی کے پاس ہے پس سنکر حضرت ابوبکر صدیق رو دئے اور عرض کیا کہ آپ پر
اپنے ماں اور باپ آپ پر فدا کریں دیگر اصحاب تعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھو
ان بوڑھے کو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندہ کا ذکر فرماتے
ہیں جسکو خدا نے خیر دی اختیار کیا ہے اور یہ کہتے ہیں فدیناک بآبائنا
وامہاتنا ابی سعید خدری رض کہتے ہیں کہ وہ بندہ مختار جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تھے اور ابوبکر رض مراد کو سب سے زیادہ سمجھتے تھے یہ حدیث صحیح بخاری
صحیح مسلم دونوں میں ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی قبروں پر
تشریف لے گئے جیسے رخصت ہوتے ہیں آٹھ برس بعد احد کو پہنچکے تھے
وہاں لوٹ کر منبر پر گئے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے فرطلبی پہلے سے جاتا
درست کر رکھنے والا ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں یعنی ایمان وطاعت کا
اور تحقیق وعدہ گاہ تمہارا حوض کوثر ہے اور تحقیق میں اوس حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں

اور یہان موجود ہون اور تحقیق مجھکو دی گئی ہین کنجیان خزانون زمین کی اور
مین اسسے تو نہین ڈرتا کہ بعد میرے تم شرک کروگے لیکن ڈرتا ہون تم پر دنیا کی محبت
سے کہ میل کرو طرف اوسکے اور بعض روایت مین اسقدر زیادہ ہے پس قتل کرواور
ہلاک ہو جاؤ جیسے ہلاک ہوئے تمسے اگلے یہ حدیث بہی متفق علیہ ہے دو روز
صفر سلاسہ کے باقی تہے تو مرض آپکو شروع ہوا آپ حضرت ام المومنین میمونہ کے گہر
تہے پہر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے گہر تشریف لے آئے اور شدت مرض
کی ہوتی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ
مین پاتا ہون اثر اوس زہر کا جو خیبر مین بکری مین یہود یہ نے دیا تہا اور رگ
جان کی کٹتی ہے اوس زہر کے اثر سے صحیح بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ کی
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی میرے گہر مین
میری باری کے روز اور درمیان ہنسلی اور سینہ میرے کے اور اللہ تعالی نے جمع
کیا میرا اور جناب رسول اللہ کا تہوک بوقت وفات حضرت کے یہ ہوا کہ عبدالرحمن
بن ابوبکر میرے پاس آئے اور اونکے ہاتہ مین مسواک تہی اور مین تکیہ تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مین نے دیکہا کہ حضرت دیکہتے ہین طرف عبدالرحمن کے مین سمجہی
کہ حضرت مسواک چاہتے ہین جبکہ پوچہا کہ مسواک آپکے واسطے لے لون سر سے اشارہ

فرمایا کہ ہان بیٹے مسواک لیکر دی وہ سخت معلوم ہوئی بیٹے کہا کہ نرم کر دون
حضرت نے سر سے اشارہ کیا کہ ہان بیٹے اپنے منہ مین لیکر نرم کر دی اور پھیری
حضرت نے مسواک دانتون پر حضرت کے سامنے ایک برتن مین پانی رکھا
ہوا تھا اوس مین بار بار ہاتھ ڈبوتے تھے اور منہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بیشک موت مین سکرات ہین پھر ہاتھ اوٹھائے اور فرماتے تھے
کہ شامل کر مجھکو رفیق اعلیٰ مین یہانتک کہ قبض روح ہوا آپکا اور نیچے کو آ گئے
ہاتھ آپ کے حضرت بی بی فاطمہ آپکا کرب دیکھکر کہتی تھین وا ہے کرب باپ
میرے پر حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے کرب تیرے باپ پر بعد آجکے دن کے
پھر جب وفات ہوگئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فاطمہ نے فرمایا اے
باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے بلایا اپنے حضور مین اے
میرے باپ جنت الفردوس مین جگہ آپ کی طرف جبرئیل کے پہونچاتے ہین ہم
خبر آپکی موت کی جب دفن کر چکے حضرت کو تو بی بی فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ کیا
گوارا ہوا تم لوگون کے نفسون کو کہ ڈالو تم پیغمبر خدا پر مٹی بارہوین ربیع الاول
روز دوشنبہ کو وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی
اشعار جو بی بی فاطمہ نے مرثیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کہے مشہور ہین اشعار

مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدٍ ... أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

جو شخص کہ سونگھے تربت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ... یہ کہ نہ سونگھے گا ایک زمانہ تک اور خوشبوئیں

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا ... صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

ڈالی گئیں مجھ پر مصیبتیں ایسی کہ اگر وہ مصیبتیں ... ڈالی جاویں دنوں پر تو ہو جاویں راتیں

چند اشعار اس مرثیہ کے جو بی بی صفیہ پھوپھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہے لکھے جاتے ہیں

أَلَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَاءَنَا ... وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَكُ جَافِيَا

اے رسول اللہ کے تم تھے ہماری امیدگاہ ... اور تم ہم پر نیکی کرنے والے اور نہ تھے تم ستمگار

فِدًى لِرَسُولِ اللّٰهِ أُمِّي وَخَالَتِي ... وَعَمِّي وَآبَائِي وَنَفْسِي وَمَالِيَا

قربان رسول خدا پر میری ماں اور خالہ ... اور میرا چچا اور باپ دادے اور میری جان اور مال

صَدَقْتَ وَبَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ صَادِقًا ... وَمِتَّ صَلِيبَ الْعُودِ أَبْلَجَ صَافِيَا

سچے ہو تم اور پہنچا دیے حکم خدا کے سچے ... اور رہتی عود سے بھی زیادہ روشن اور صاف

وَلَوْ أَنَّ رَبَّ النَّاسِ أَبْقَى نَبِيَّنَا ... سَعِدْنَا وَلٰكِنْ أَمْرُهُ كَانَ مَاضِيَا

اور اگر پروردگار آدمیوں کا زندہ رکھتا ہمارے نبی کو ... نیک بختی ہوتی ہماری ولیکن حکم خدا کا یوں ہی جاری ہوا

عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ السَّلَامُ تَحِيَّةً ... وَأُدْخِلْتَ جَنَّاتٍ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِيَا

تم پر اللہ کی طرف سے سلام اور تحیت ... اور تم داخل کیے گئے جنات عدن میں خدا تم سے راضی اور تم خدا سے

بوقت وفات عمر شریف تریسٹھ ۶۳ برس کی تھی موافق اکثر صحیح روایات کے نماز جنازہ
پہلے پڑھی حضرت علی و عباس و بنی ہاشم نے پھر مہاجرین نے اوسکے پیچھے انصار نے پھر عورتون
نے پھر لڑکون نے دفن مین آپکے شریک تھے حضرت عباس و علی اور حضرت عباس کے بیٹے
قثم اور فضل اور اوس بن خولی اور اسامہ بن زید دفن کئے گئے حضرت سہ شنبہ کو بوقت سہ پہر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی قدر حالات اس مختصر مین لکھنا کافی سمجھا گیا ورنہ حالات معجزات
و اخلاق و عادات و صفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احوال ازواج مطہرات
و اولاد کے لکھے جاوین تو نہایت بڑی کتاب ہو و غزوات مختصر لکھنے کی یہ ضرورت سمجھی
گئی کہ اکثر اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم دیگر غزوات مین بھی شریک تھے اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جسقدر تبلیغ و اعلاء کلمۃ اللہ مین کوشش فرمائی
اوسمین سے کسیقدر مختصر ذکر ہو جاوے سیدنا عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام حضرت ابو بکر صدیق کا ایام جاہلیت مین عبد الکعبہ تھا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ نام رکھا حضرت ابو بکر کے والد کا نام
عثمان اور کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابو بکر کی تین پشت اصحاب رسول اللہ تھے یعنی
ابو قحافہ باپ اور خود اور حضرت ابو بکر کی اولاد یہ خصوصیت حضرت ابو بکر کو تھی مردون
بالغ مین سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق ایمان لائے تھے سب سے پہلے نماز جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی بوقت ہجرت رفیق صرف حضرت ابوبکر صدیق
اور اونکا غلام عامر بن فہیرہ تھے اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر کو صاحب رسول اللہ
قرآن میں فرمایا اور اللہ تعالے نے اپنا اونکے ساتھ ہونا ارشاد فرمایا اِذْ يَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو
خوش معلوم ہو عتیق من النار کو دیکہنا وہ دیکھے ابوبکر کو عتیق من النار کے معنی
آزاد دوزخ سے اسوجہ سے عتیق ہی مشہور ہوئے یہ حدیث ترمذی میں ہے معراج کے
سب سے پہلے تصدیق کی ہمیشہ سچ بولتے تھے صدیق خطاب پایا تمام مال اپنا
راہ خدا میں حاضر کیا اور کملی کا خرقہ پہنا اوس میں تکمہ نہ تھے کانٹوں سے تکموں کا
کام لیا ذوالخلال لقب پایا حضرت بلال کو خرید کر آزاد کیا اللہ تعالی نے اونکے حق
میں فرمایا وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ
مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰىٓ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى صحیح ترمذی
میں ہے روایت ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کسی
کی عطا میرے پاس مگر کہ بدلا اوتارا ہے ہمنے اوسکا سوا ابوبکر کے تحقیق ابوبکر
کے واسطے ہمارے پاس نعمت ہے کہ پورا بدلہ دیگا اوسکو خدا تعالی دن قیامت
کے اور نہ نفع دیا مجھکو کسی کے مال نے جو نفع دیا مجھکو مال ابوبکر نے صحیحین میں ہے

بروایت عمرو بن عاص کے ہے عمرو بن عاص نے پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ کون شخص آپکو پیارا ہے فرمایا عایشہ پھر عمرو بن عاص نے
پوچھا مردون مین فرمایا اوسکے باپ پھر عرض کیا اونکے بعد فرمایا عمر صحیح ترمذی
مین یہ حدیث بروایت ابن عمر رضؔ کے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت ابوبکر سے کہ تم یار و مصاحب میرے تھے غار مین اور یار و مصاحب ہوگے حوض
کوثر پر حضرت ابوبکر صدیق جمیع غزوات مین شریک تھے غزوۂ احد و حنین مین ثابت
قدم اور پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے تھے حالت مرض مین پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے واسطے حضرت ابوبکر کو فرمایا حضرت عایشہ کی حدیث
ترمذی مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین لائق جس قوم مین
ابوبکر ہون امامت سوائے انکے اور کوئی کرے صحیحین مین جبیر بن مطعم سے روایت
ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت سے
بات کی کسی معاملہ کی پس حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر آنا اوس
عورت نے عرض کیا کہ مین آؤن اور حضرت کو نہ پاؤن اوسکے ذہن مین پڑی
کہ آپ کی وفات ہوجاوے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے آنا
ابوبکر کے پاس = باجماع صحابہ ابوبکر صدیق بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

خلیفہ ہوئے سب صحابہ نے بیعت کی حضرت ابوبکرؓ نے جہاد کیا مرتدون پر جنہوں
نے زکوۃ دینے سے انکار کیا تھا اور جہاد کیا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب پر دو برس تین
مہینے خلافت کی بروز جمعہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری میں وفات پائی اور پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہوئے پورے فضائل اور احادیث جو انکی
شان میں ہیں نہ لکھ سکا = سَیِّدُنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیُّ الْقُرَشِیُّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت عمر اشراف قریش میں عدی بن کعب کی اولاد میں
تھے ایام جاہلیت میں سفارت کا کام کرتے تھے جب لڑائی کسی قوم سے چھڑتی
تھی اور مفاخرت کی ضرورت ہوتی تھی یہ بھیجے جاتے تھے مسند امام احمد اور ترمذی
میں حدیث ابن عباس کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی
تھی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابوجہل[1] بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے فقط
یہ دعا قبول ہوئی دوسرے ہی روز عمرؓ بہدایت اپنی بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید
بن زید کے مسلمان ہوئے قصہ انکے اسلام کا یہ ہے جیسا کہ دلائل النبوۃ میں ابن
عباس سے مروی ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمدؐ کو پس اسکی میرے ذمہ
سو اونٹنیاں اور ہزار اوقیہ چاندی کے ہونگے عمرؓ نے کہا کہ یہ وعدہ سچ ہے

---

[1] ابوجہل کا نام عمرو تھا کنیت تھا ابو الحکم تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابوجہل مقرر فرمائی تھی

ابوجہل نے کہا کہ فورًا دونگا بلا تاخیر پس بارادۂ فاسد عمر چلے عمر کو ایک شخص راہ مین ملا
اور پوچھا کہان جاتے ہو جواب دیا کہ محمدؐ کے پاس قتل کرنے کو اوس شخص نے کہا کہ کیا
بنی ہاشم سے نڈر ہو عمر نے کہا کہ تو اپنے دین سے شاید نکل گیا ہے اوس شخص نے کہا
کہ اس سے بہی عجیب بات سناؤن تمہاری بہن اور بہنوئی بہی اپنے دین سے نکل گئے اور
ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پس چلے عمر اپنی بہن کے مکان کی طرف وہ سورۂ
طٰہٰ پڑہ رہی تہین عمر سنتے رہے پہر دروازہ کہٹکہٹایا اور بہن کے پاس گئے پوچھا کہ
کیسی تہی یہ آواز بجواب اونکے ظاہر کیا بہن نے پڑہنا قرآن کا اور ایمان پس رات بہر
عمر غمگین و متفکر رہے صبح کو بہن و بہنوئی عمر کے اوٹھے اور سورہ طٰہٰ پڑہنا شروع
کیا جب سنا عمر نے کہا کہ مجھکو دو کتاب اور خود پڑہنے لگے جب اس آیۃ تک پہنچے اللہ لا الٰہ
الا ہو لہ الاسماء الحسنیٰ کہا یا اللہ تو ہی لائق ہے اسکے کہ عبادت کیجاوے
سوا تیرے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور رات بہر جاگ کر
گذاری تہی عمر نے بار بار کہتے تہے واشوقاہ الی محمد یہانتک کہ صبح ہوئی پہر آئے
حضرت خباب بن ارت اور کہا کہ اے عمر رات گذاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مناجات مین اللہ تعالیٰ سے کہ غالب کرے دین کو بسبب تیرے یا ابوجہل کے
مین امید کرتا ہون کہ تیرے حق مین دعا قبول ہوگی پہر چلے حضرت عمر گلے مین تلوار

ڈال کر جب پہنچے دار ارقم پر جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نکلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے اور فرمایا کہ اے عمر اسلام لا ورنہ تیرے
اوپر عذاب نازل ہو گا پس کانپنے لگے ہونٹ حضرت عمر کے اور گر پڑے تلوار
اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ جناب رسول اللہ
نے تین مرتبہ اونکے سینہ پر ہاتھہ مارا اور تین مرتبہ دعا کی کہ یا اللہ اسکے دل سے برائی دور کر
اور بدل دے ایمان سے پھر عرض کیا حضرت عمر نے کہ لات وعزی کی پرستش تو پہاڑ دن پر چڑھ کر
کرتے تھے اور اللہ تعالی کی عبادت کرین ہم پوشیدہ واللہ ہم آج سے پوشیدہ
عبادت نہین کرین گے چالیس مرد اور گیارہ عورتون کے بعد نبوت سے پانچوین
برس ایمان لائے تھے انکی کنیت ابو حفص تھی ۔ ایک منافق اور یہودی مین
کچھہ جھگڑا ہوا یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کرنے کو مانتا تھا اس
سبب سے کہ حضرت حق کرتے اور منافق کہتا تھا کہ کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ
کراؤ کیونکہ وہ مرتشی تھا بالآخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونون نے
حکم کیا آنحضرت نے یہودی کے حق مین فیصلہ کیا یہودی حق پر تھا منافق راضی نہوا
اور حضرت عمر رض کی طرف رجوع کی یہودی نے قضیہ فیصلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا بیان کیا حضرت عمر نے منافق سے پوچھا اوس نے کہا کہ سچ ہے حضرت

عمر نے کہا کہ ٹھہرو مین آتا ہون یہ کہکر گھر مین سے تلوار لائے اور منافق کی گردن
مار دی اور کہا کہ اسی طرح فیصلہ کرونگا اوس شخص کا جو راضی نہو گا حکم اللہ اور
اوسکے رسول پر پس نازل ہوئی یہ آیۃ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا
اِلَى الطَّاغُوْتِ الخ اور کہا جبرئیل نے کہ عمر فرق کرنیوالے ہین حق و باطل مین اور
لقب فاروق مقرر ہوا[1] صحیحین مین حدیث جابر رض کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ مین جنت مین گیا اور رملا رمیصا عورت[2] ابوطلحہ رض سے اور سنی مین نے
آہٹ پانون کی پوچھا مینے کون ہے پس کہا فرشتہ نے یہ بلال ہے اور دیکھا
مینے ایک محل کہ اوسکے قریب ایک چھوکری کھڑی ہے پوچھا مینے کس کا محل ہے پس کہا
لوگون نے کہ عمر بن خطاب کا مینے ارادہ اوسمین جانے کا کیا کہ دیکھون اندر پس
مجھکو یاد آئی تمہاری غیرت اے عمر پس عرض کیا حضرت عمر نے کہ آپ پر قربان
میرے مان باپ کیا آپ سے غیرت کرونگا مین حضور کی بدولت اللہ نے مرتبہ دیا
حضور کے ہی وسیلہ سے اللہ نے ہدایت کی مجھکو اور صحیحین مین حدیث ابو ہریرہ رض
کی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سوتا تہا مینے دیکھا اپنے آپ کو

حاشیہ: رملا زمین ابوطلحہ کی بی بی ہین ... جنت مین ... آواز ... ارادہ ... اور ... غیرت ... حضرت عمر ...

[1] ایسا ہی تفسیر ابن عباس شان نزول آیتین لکھا ہے سورہ نسا پارہ ۵ [2] ان بی بی کا ذکر حال ابوطلحہ رض مین لکھا ہے ۱۲

ایک کنوئین پر مین پر کہ اوسپر ایک ڈول ہے پس کہینچا مینے پانی اوسمین سے جسقدر

چاہا اللہ نے پہر لیا ڈول بیٹے ابی قحافہ نے[1] پس کہینچا ایک یا دو ڈول اور کہینچنے مین

ضعف ہے خدا بخشے اونکے ضعف کو (ابوبکر) پہر ہوگیا ڈول جیسے بڑا اور لیا اوسکو بیٹے خطا

(الفاظ ہندی کی جس بیٹے ابیت سیراب کئے جاتے ہین) ب نے پس نہین دیکہا مینے کسی قوی آدمی کو کہ کہینچتا ہووے مثل کہینچنے عمر کے یہانتک کہ

سیراب کئے لوگون نے اونٹ اپنے اور بٹہائے اونٹ اور جگہہ نشست اونٹون

کی مقرر کر لی سنن ابی داؤد مین بروایت ابوذر رضہ یہ حدیث ہے کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکہا حق اللہ نے زبان عمر پر کہ کہتا ہے

حق کو صحیحین مین حدیث ابوسعید کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ دیکہا مینے خواب مین کہ بہت آدمی پیش کئے جاتے ہین اونکے کرتے ہین کہ کسی

کے سینہ تک پہنچے ہین بعض اس سے بہی کم اور عمر بن خطاب پیش کئے گئے کرا اونکا

کرتہ ہے بڑا کہ کہینچتے ہین اوسکو یعنی زمین مین صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تعبیر ہے اسکی

فرمایا کہ علم ۔ ترمذی مین عقبہ بن عامر سے حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا عمر ہوتا فضائل حضرت کے بہت زیادہ ہین مین اسی قدر

---

[1] مراد اس سے ہدایت اور سیرابی دین کی ہے اور حضرت ابوبکر کا دو ڈول کہینچنا دو سال خلافت ہے اور حضرت

عمر کی کوشش و محنت اور اونکے زمانہ خلافت مین دور دور اسلام کا پہیلنا تعبیر تہی ۱۲

اس مختصر میں لکھتا ہوں۔ بروز وفات حضرت ابوبکر صدیق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو باجماع صحابہ خلیفہ
ہوئے سب صحابہ نے بیعت کی انکے زمانہ خلافت میں اللہ تعالی نے فتح کیے مسلمانوں پر ملک مصر و شام
و عراق و ایران اور پہیلا دین اسلام۔ ابولولو نصرانی غلام مغیرہ بن شعبہ نے ۲۷ ذی حجہ ۲۳ ہجری
کو بوقت نماز صبح مسجد نبوی مدینہ منورہ میں زخمی کیا حضرت عمر کو اور شہید ہوئے

سَیِّدُنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت عثمان بن عفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی بیضا نام ام حکیم کنیت
بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے ابتداے اسلام میں قبل تشریف لیجانے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں رقیہ و ام کلثوم یکے بعد دیگرے انکے نکاح میں آئیں اور
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جو میرا داماد
ہے یا جسکا میں داماد ہوں حضرت عثمان نے ہجرتیں کیں اول طرف شام دوبارہ طرف
مدینہ منورہ کے غزوہ بدر میں اس سبب سے نہیں گئے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بوجہ بیماری بی بی رقیہ کے اونکی خبرگیری کو حضرت عثمان کو مدینہ میں چھوڑ گئے
تھے مگر غنیمت میں حصہ اونکا لگایا تھا اس سبب سے اہل بدر میں شمار ہوئے۔ رومہ
نام ایک کنواں بڑا مدینہ میں وادی عقیق میں ہے پانی اوسکا نہایت شیریں اور لطیف

و پاکیزہ ہے ملکیت ایک یہودی کی تہا وہ مسلمانون کے ہاتھہ پانی بیچتا تہا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رومہ کو خرید کر سب مسلمانون کا ڈول اوسمین
ڈلوائے یعنی وقف کر دے پس اوسکو ملیگا مشرب جنت مین حضرت عثمان یہودی کے
پاس گئے اور خریداری چاہی کل بیچنے سے انکار کیا نصف بیچا حضرت عثمان نے خرید
کر وقف کیا اور یہ ٹھہرا کہ ایک روز مسلمان پانی بھرین دوسرے روز یہودی۔اور
وہ یہودی سمجھا تہا کہ ایک دن مسلمان پانی بہرینگے دوسرے روز مین پانی مسلمانون کے
ہاتھہ بیچونگا مسلمان اپنی باری کے روز دو روز کا پانی بھر لیتے تھے آخر وہ نصف باقی
بھی یہودی نے بیچا اور حضرت عثمان نے خرید کر وقف کیا ملا علی قاری رحمہ اللہ نے
لکہا ہے کہ پینتیس ۳۵ ہزار درہم کو خریدا اور مسجد نبوی مین گنجائش کم تھی فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی شخص جو خریدے زمین اور بڑھاوے مسجد مین
اوسکو ملے خیر جنت مین حضرت عثمان نے زمین خرید کر مسجد مین شامل کر دی غزوہ
تبوک کیواسطے نوسو پچاس اونٹ مع جہول اور سامان کے اور پچاس گہوڑے مع
ساز و یراق اور ہزار دینار دیئے تھے ترمذی مین حدیث عبدالرحمن بن خباب
کی ہے کہ جب اونٹ دیئے گئے تھے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اوترتے
ہوئے دو مرتبہ فرمایا کہ نہین نقصان کریگی عثمان جو چیز کرین بعد اسکے امام احمد نے

عبدالرحمن بن سمرہ کی حدیث لکھی ہے کہ حضرت عثمان ہزار دینار واسطے تیاری
لشکر تبوک کے لائے اور گود مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈال دئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیناروں کو لوٹ پوٹ کرتے تھے اور فرماتے تھے نہ ضرر
کریگا عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے دن کے دو بار فرمایا ایک روز جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع ابوبکر و عمر و عثمان کے بیٹھ پہاڑ مکہ پر تھے کہ پہاڑ کو زلزلہ ہوا اور
ایک پتھر اوپر سے گرا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر پانون مارا
اور کہا ٹھہر تجھ پر ہے نبی اور صدیق اور دو شہید خلافت حضرت عثمان پر بیعت ہوئے
یکم محرم سنہ ۲۴ھ کو بعد دفن حضرت عمر کے حضرت عثمان نے محمد بن ابی بکر کو مصر کو بھیجا
تھا اس سبب سے کہ عامل مصر کی شکایت ہوئی تھی مروان[1] نے پیچھے سے ایک
حکم واسطے قتل محمد بن ابی بکر کے لکھکر ایک غلام کے ہاتھ مصر کو روانہ کیا راہ مین محمد
بن ابی بکر نے غلام کو پکڑا اور وہ حکم دیکھکر لوٹے اور عائد صحابہ کو حضرت عثمان کے
پاس بھیجا حضرت عثمان نے اس حکم کے لکھے جانے کی خبر ہونے سے انکار کیا اور

---

[1] مروان بیٹا حکم کا تھا حکم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاوطن کر دیا تھا مروان
اوسکے ساتھ تھا حضرت عثمان نے اپنے عہد خلافت مین بلا لیا اور اپنا منشی مروان کو مقرر کیا
اوسی نے ابتدائے یہ فساد محمد بن ابی بکر کے ساتھ شروع کیا اور بعد یزید بن معاویہ کے خود بادشاہ ہو گیا
تھا اوسکی جورو نے مار ڈالا جو تے مار تے مار تے ۱۲

مُہر کو کہا کہ مروان کے پاس رہتی ہے مروان کو محمد بن ابی بکر نے طلب کیا اوسکے
دینے سے حضرت عثمان نے انکار کیا اسوجہ سے کہ خود خلیفہ تھے سزا خود دینگے اس پر بلوہ
ہوا اور ۴۹ روز حضرت عثمان کا محاصرہ ہوا ترمذی و ابن ماجہ مین حدیث حضرت عائشہ
کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا تھا کہ کرتا پہنا ویگا
خدا تجھکو پھر نہ اوتارنا اوس کرتے کو اگر چاہین لوگ اور جبر کرین = چنانچہ بموجب
ارشاد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر چند لوگ بجد ہوئے آپنے خلافت
نہ چھوڑی اور نہ حکم لڑنیکا دیا بالآخر ۲۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو شہید کیئے گئے =

سَیِّدُنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبِ الْھَاشِمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت علی بن ابیطالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے نوعمر لوگون مین سے
اول ایمان لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی چندروز اپنے باپ سے
ایمان پوشیدہ رکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے کہا تھا کہ مین
تمہارے خرچ مین تخفیف کردون ایک کو اپنی اولاد مین سے مجھکو دیدو ابوطالب نے
کہا کہ سوائے عقیل کے جسکو چاہو لے لو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی کو لے لیا اور ساتھ رکھا بوقت ہجرت اپنی جگہہ پر چھوڑا تھا حضرت علی سب غزوات مین

۱؎ کرتے سے مراد خلافت ہے ۱۲

شریک تھے غزوۂ بدر مین عمر حضرت علی کی بیس برس کی تھی ۲ھ ہجری مین حضرت
علی کا نکاح حضرت جناب سیدۂ نساء اہل الجنۃ فی الدنیا والآخرۃ فاطمۃ الزہرا سے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کردیا فضائل ومناقب حضرت علی کے اس
مختصر مین گنجائش نہین غزوۂ تبوک مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو
نہین لے گئے تھے عیال پر محافظت کو چھوڑا تھا منافقین نے طعن کی حضرت علی
کو جوش آیا اور راہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے حضرت نے فرمایا کہ لوٹ
جاؤ منافق جھوٹ کہتے ہین مین تمکو قائم مقام اپنے حفاظت عیال کو چھوڑ آیا ہون
اور فرمایا کہ تم میرے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے لیکن بعد میرے کوئی نبی نہین ہے
صحیحین مین حدیث بروایت سعد ابن ابی وقاص کے ہے اور صحیحین مین حدیث سہیل
بن سعد کی ہے کہ غزوۂ خیبر مین فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح
کو علم اس شخص کے ہاتھ مین دونگا جسکے ہاتھ پر فتح ہوگی اور وہ اللہ و رسول
کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسکو دوست رکھتے ہین صبح کو ہر شخص منتظر
تھا کہ کسکو علم نصیب ہوتا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہان ہین
علی لوگون نے عرض کیا کہ انکی آنکھین دکھتی ہین پھر بلوایا انکو اور تھوکا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی آنکھون مین فوراً آنکھین اچھی ہوگئین گویا کبھی

دردہواہی نہین تہاپس عنایت فرمایا اونکو علم عرض کیا علی نے کہ مین اون سے جاکر
لڑون یہانتک کہ ہوجاوین مثل ہمارے فرمایا حضرت نے کہ جاؤ اوپر نرمی اور آہستگی
کے یہانتک کہ اترو اونکی زمین مین پہر بُلاؤ اونکو طرف اسلام کے اور خبر کرو ان
چیزسے کہ واجب ہے اونپر حق خداسے واللہ اگر ہدایت کرے اللہ بسبب تیرے ایک مرد کو
بہتر ہے اس سے کہ ہون تمہارے واسطے سرخ رنگ کے چوپائے اور اونٹ
حدیث ترمذی و مسند امام احمد بن زید بن ارقم سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین جس کا مولیٰ ہون علی اوسکا مولیٰ ہے مولیٰ کے معنی
دوست مددگار کے ہین حدیث ترمذی و امام احمد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھتا علی کو منافق اور نہین
دشمنی رکھتا علی سے مومن صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ قسم اوس خدا کی
جس نے پہاڑا دانہ کو اور اوگایا درخت کو اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق
حکم کیا اور وصیت کی نبی اُمّی نے مجھ سے کہ دوست نہین رکھیگا مجھکو مگر مومن اور
دشمن نہین رکھیگا مجھکو مگر منافق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت
جوانی حضرت علی کے اونکو طرف یمن کے واسطے فیصلہ نزاعات معاملات اہل یمن
و نافذ کرنے احکام کے بہیجا تہا حضرت علی نے عرض کیا کہ مین نہین جانتا کس طرح

فیصلہ کرتے ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سینہ پر ہاتھ مارا
اور دعا کی کہ یا اللہ ہدایت کر اسکے دل کو اور شابستہ کر اسکی زبان کو حضرت علی کہتے
تھے کہ کبھی دو شخصون مین فیصلہ کرنے مین اوسی روز سے مجھکو تردد و شک نہین ہوا
چنانچہ روایت ہے کہ دو شخص مسعد کے رہنے والے سفر مین تھے ایک کے پاس تین روٹیان
اور ایک کے پاس پانچ روٹیان تھین ساتھ کھانے کو بیٹھے کہ اس مین ایک اور شخص
آگیا تو اضع کی گئی وہ بھی کھانے کو بیٹھ گیا جب کھانے سے فارغ ہوئے تیسرے
مسافر نے آٹھ درہم دونون روٹی والون کو دئے اور چلا گیا پانچ روٹی والا خود پانچ
درہم لیتا تھا اور تین روٹی والے کو تین درہم دیتا تھا تین روٹی والے نے کہا
کہ انصاف سے لونگا نوبت محاکمہ حضرت علی تک پہنچی حضرت علی نے فیصلہ کیا کہ
تین روٹی والے کو ایک درہم ملنا چاہیئے اوس نے وجہ پوچھی وجہ یہ بیان کی
کہ آٹھ روٹیون کے تین شخصون مین ۲۴ ثلث ہوئے ہر ایک نے کھانے والون مین سے
آٹھ ثلث کھائے تین روٹی والے کے ۹ ثلث تھے آٹھ خود کھائے ایک درہم دینے
والے نے کھایا پانچ روٹی والے کے ۱۵ پندرہ ثلث تھے آٹھ خود کھائے سات درہم
دینے والے نے کھائے تو سات جس شخص کے کھائے اوسکے سات درہم ہوئے
جسکا ایک کھایا اوسکا ایک درہم ہوا راضی ہو کر چلے گئے ایک روز حضرت

علی کرم اللہ وجہہ حضرت بی بی فاطمہ کے پاس سے مسجد میں آئے اور صحن میں لیٹ گئے چادر علیحدہ ہو گئی تھی پیٹھ میں مٹی لگ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بی بی فاطمہ رضہ سے پوچھا کہ کہاں ہے ابن عم تیرا بی بی فاطمہ نے عرض کیا کہ مسجد میں ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے اور مٹی پیٹھ حضرت علی سے جھاڑتے تھے اور فرماتے تھے اوٹھو ابو تراب اوس روز سے لقب ابو تراب ہوا اور یہ لقب حضرت علی کو بہت پیارا تھا بیعت خلافت حضرت علی پر ہوئی ۲۰ ذی الحجہ ۳۵ھ کو ۳۶ھ میں جنگ جمل اور ۳۷ھ میں جنگ صفین حضرت علی اور معاویہ سے ہوئیں بعدہ مسجد کوفہ میں ایک خارجی عبدالرحمن ابن ملجم کے ہاتھ سے ۱۸ رمضان ۴۰ھ کو حضرت علی رضہ شہید ہوئے۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْاَلِفِ

سَیِّدُنَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ عقبہ ثانی میں ایمان لائے انکی شان میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْرَأُ اُمَّتِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یعنی سب سے زیادہ قاری قرآن شریف کے ابی بن کعب ہیں میری امت میں جب سورہ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ نازل ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ابی کو یہ سورہ پڑھاؤ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُبی رضہ سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ کہا ہے اُبی رضہ نے عرض کیا کہ کیا میرا ذکر
وہان ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَعَم یعنی ہان پس روئے ابی بن کعب
رضی اللہ تعالی عنہ اور کاتب وحی بھی تھے وفات پائی ۱۹ھ ہجری خلافت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ مین انکی کنیت ابوطفیل اور ابومنذر تھی اُبی بن کعب نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اپنی دعا کے اوقات مین سے کسقدر درود پڑہنے
مین مقرر کرون ارشاد ہوا جسقدر چاہو کعب نے کہا کہ ایک ربع (جمع وقت) فرمایا حضرت نے
کہ جسقدر چاہو مگر زیادہ کرو تو بہتر ہے پھر عرض کیا کہ نصف فرمایا کہ جسقدر چاہو مگر زیادہ
کرو تو بہتر ہے ابی رضہ نے عرض کیا کہ کل وقت آپکے درود کے واسطے مقرر کیا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب تیرے سب غم دور ہونگے اور سب گناہ معاف ہوئے
ترمذی و حاکم و امام احمد نے روایت کی ہے —

سَیِّدُنَا اُبَیُّ بْنُ مُعَاذِ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت ابی بن معاذ انصاری اور اونکے بھائی انس غزوہ بدر مین شریک تھے
دونون بھائی واقعہ بیر معونہ مین شہید ہوئے صفر ۴ھ مین واقعہ بیر معونہ کا مفصل
حال حضرت کعب حرف کاف مین بیان ہوگا وہان دیکھا جاوے =

سَیِّدُنَا اِیَاسُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوۂ بدر مین شریک تھے اور دارارقم مین جہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخفی دعوت اسلام فرماتے تھے ایمان لائے تھے انکے بھائی خالد و عاقل و عامر سب اصحاب بدر تھے وفات انکی ۳۴ھ مین ہوئی ۔

سَیِّدُنَا اَنَیْسُ بْنُ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و اُحد مین شریک تھے غزوہ احد مین اخنس بن شریق کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا اَنَسُ بْنُ مُعَاذِ النَّجَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت سب غزوات بدر و احد مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے واقعہ بیر معونہ مین مع اپنے بھائی اُبیّ کے شہید ہوئے صفر ۴ھ مین واقعہ بیر معونہ ذکر کعب حرف کاف مین مذکور ہے ۔

سَیِّدُنَا اَوْسُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت اوس بن ثابت غزوہ بدر مین شریک تھے انکے بیٹے شداد بھی صحابہ مین تھے اور اوس بن ثابت رض قبل ہجرت مکہ معظمہ مین جاکر ایمان لائے تھے اور غزوہ اُحد مین شہید ہوئے انکے بھائی حسان بڑے شاعر تھے او شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور تھے ۔

سَیِّدُنَا اَوْسُ بْنُ خَوْلِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و تمام غزوات میں شریک ہوئے اور غسل و دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم میں سب انصار کی طرف سے شریک تھے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی

سَیِّدُنَا اَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و اُحد اور سب غزوات میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک
تھے عُبادہ بن صامت انکے بھائی بھی غزوۂ بدر میں شریک تھے حضرت عثمان کی
خلافت میں وفات پائی شاعر بھی تھے۔

سَیِّدُنَا اَسْعَدُ بْنُ یَزِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اصحاب بدر میں ہیں۔

سَیِّدُنَا الْاَرْقَمُ بْنُ اَبِی الْاَرْقَمِ الْقُرَیْشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت قدیم الاسلام تھے چھ مسلمان ہو چکے تھے ساتویں یہ حضرت ایمان لائے
انکا مکان جبل صفا پر مکہ معظمہ میں تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے چھپکر
ارقم رض کے گھر میں دعوت اسلام فرماتے تھے یہانتک کہ حضرت عمر کے ایمان لانے
سے چالیس مسلمان ہو گئے اور دعوت اسلام علی الاعلان شروع ہوئی ارقم رض
نے بروز وفات حضرت ابوبکر صدیق رض کے وفات پائی۔

سَیِّدُنَا الْاَسْوَدُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھی اصحاب بدرمین ہین بنی عبید بن عدی مین سے تھے =

سَیِّدُنَا اِیَاسُ بْنُ وَدَقَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت انصاری خزرجی بنی سالم اصحاب بدرمین ہین ، روز جنگ یمامہ شہید ہوئے حضرت ابوبکرصدیق رض نے بمقابلہ مسیلمہ کذاب ساکن یمامہ پر ۱۲ھ مین جہاد کیا تہا =

سَیِّدُنَا اَنَسَةُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے جو کوئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اونکی اطلاع و اجازت لینے کے واسطے مامور تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے خلافت حضرت ابوبکر صدیق مین وفات پائی =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْبَاءِ

سَیِّدُنَا بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

حضرت بلال رض سب سے اول حبشیان مسلمان ہوئے اونہین مین تھے اور عذاب کئے جاتے تھے مشرکون کے ہاتھ سے لوہا پہناتے تھے انکو اور دہوپ مین بٹہاتے تھے اور رسی انکے گلے مین ڈالکر مکہ معظمہ کی گلیون مین پہراتے تھے اور لونڈے (اطفال) اونکو کہینچے پہرتے تھے اور حضرت بلال کی زبان پر جاری تہا اللہ اللہ احد احد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بلال کو خریدتا

یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق نے عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چچا سے جو اوسوقت تک ایمان نہیں لائے تھے کہا کہ میرے واسطے بلال کو خرید لاؤ
عباس مالک کے پاس گئے اور خواہش خریداری کی اوسنے کہا تم کیا کروگے خبیث
ہے عباس نے خرید کیا اور حضرت ابوبکر رض کے حوالہ کیا حضرت ابوبکر رض نے آزاد کیا
اور اپنا خزانچی بنایا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن اپنا بنایا۔ اور حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای بلال کوئی عمل جہاد سے افضل نہیں پس جہاد
کئے بلال نے اور جملہ غزوات میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اُمیہ بن خلف
نے بہت ایذا و عذاب بلال رض کو دئے تھے بروز غزوہ بدر اُمیہ بن خلف بلال رض اور زبیر رض
کے ہاتھ سے مقتول ہوا بعد وفات جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات
کے بلال رضی اللہ عنہ نے قصد سفر شام کا کیا حضرت ابوبکر رض مانع ہوے حضرت بلال نے کہا
کہ اگر آپنے مجھکو اپنے واسطے آزاد کیا ہے تو رہنے دیجئے اور اگر خدا تعالی کیواسطے
آزاد کیا ہے تو مجھکو چھوڑ دیجئے حضرت ابوبکر صدیق رض نے اجازت دی شام کو چلے گئے
اور ۲۰ ہجری میں دمشق میں وفات پائی اور باب صغیر میں دفن ہوے قصہ مشہور بابت مدینہ
میں وفات کا غلط ہے فضائل انکے بہت ہیں صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ فرمایا

---

۱ یہ حدیث قیس بن ابی حازم سے صحیح بخاری شریف میں ہے اور مشکوۃ شریف باب مناقب فصل تیسری میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سابقون چار ہین سابق عرب ہین عون اور سابق حبشہ

کا بلال اور سابق روم کا صہیب اور سابق فارس کا سلمان = أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ =

سَيِّدُنَا مُجَذَّرُ بْنُ أَبِي الْبُجَيْرِ الْجُهَنِيُّ النَّجَّارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ صاحب حلیف بنی دینار بن نجار کے تھے اس سبب سے نجاری مشہور ہوئے

ہم قسم

بدر و احد مین شریک تھے =

سَيِّدُنَا بَحَّاثُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ حضرت اور انکے بھائی عبداللہ بن ثعلبہ شریک بدر و احد کے تھے =

سَيِّدُنَا بَسْبَسَةُ بْنُ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ان حضرت کو بسبس بھی کہتے ہین اور ابن بشر بھی کہتے ہین ان صاحب کو جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مع عدی رض واسطے لینے خبر قافلہ ابوسفیان کے بھیجا تھا جسکی

تلاش کیوجہ سے یہ غزوہ واقع ہوا جیسا کہ غزوات مین مذکور ہوا =

سَيِّدُنَا بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ حضرت بنی سلمہ مین سے تھے تمام غزوات مین شریک تھے یعنی بدر و خندق و احد مین

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلمہ کے لوگون سے پوچھا کہ کون تمہارا

نے

تمہارا ہے انھون نے عرض کیا جد بن قیس جو بخیل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا بخل سے زیادہ کون مرض ہے سردار تمہارا بشر بن براء ہے ۔ یہ بدر میں وفات
پائی بوجہ زہر کے جو بکری مسموم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھائی تھی جو
ایک یہودیہ نے خیبر میں دی تھی ۔

سَیِّدُنَا بَشِیْرُ بْنُ سَعْدِ الْخَزْرَجِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بھائی سماک بن سعد شریک بدر تھے حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت پر سب سے
اول انھیں حضرت نے بیعت کی تھی خلافت حضرت ابوبکر میں شہید ہوئے خالد بن ولید
کے ساتھ تھے عین التمر میں ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ التَّاءِ الْمُثَنَّاۃ

سَیِّدُنَا تَمِیْمُ بْنُ یَعَارِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

غزوہ بدر و احد میں شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا تَمِیْمٌ مَوْلٰی بَنِیْ غَنْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک ہوا اور غلام سعد بن خیثمہ کے تھے جو قبیلہ
بنی غنم اوس میں سے تھے ۔

سَیِّدُنَا تَمِیْمٌ مَوْلٰی خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے آقا خراش بن الصمہ رض کے غزوہ بدر میں شریک ہوا اور حضرت

تنبیم غزوہ احد مین بھی شریک تھے ۔

اَصحابِ البدر بحرفِ الثاءِ المُثلثة

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ الجذعِ الّذِی هُوَ ثعلبةُ الانصاری رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ

یہ حضرت مکہ معظمہ مین دوسری بار جسکو عقبہ ثانیہ کہتے تھے جاکر ایمان لائے تھے اور سب غزوات مین شریک تھے اور بروز غزوہ طائف شہید ہوے ۸ شوال ۸ ہجری مین اور اوس روز بارہ صحابہ شہید ہوے تھے ۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ هزّالِ بْنِ عَمْرٍو الانصاری رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ

یہ حضرت جملہ غزوات مین شریک تھے اور بروز جنگ یمامہ شہید ہوے بمقابلہ مسیلمہ کذاب بخلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین جو واقعہ ہوا سنہ ۱۲ ہجری مین ۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَیْدِ الانصاری رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ

یہ حضرت غزوہ بدر واحد مین شریک تھے اور غزوہ احد مین شہید ہوے اور ابن عامر بھی اون کو کہا جاتا ہے ۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ الانصاری رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ

یہ حضرت انصاری نجاری ہین غزوہ بدر واحد مین شریک تھے بروز جنگ یمامہ بمقابلہ مسیلمہ کذاب خلافت حضرت ابوبکر مین شہید ہوے ۱۲ ہجری مین ۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ خَنْسَاءَ النَّجَّارِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھی نجاری ہیں اور انکے والد کا نام حسان بھی کہا گیا ہے۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ اَقْرَمَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت سب غزوات میں شریک تھے اور بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طلیحہ بن خویلد مرتد ہو کر مدعی نبوت ہوا حضرت ابو بکر صدیق نے خالد بن ولید کو مع صحابہ ۱۱ہجری میں واسطے جہاد کے بھیجا حضرات ثابت اور عکاشہ رضی اللہ تعالی عنہما شہید ہوئے طلیحہ بن خویلد اور اوسکے بھائی کے ہاتھ سے اوس جہاد میں خالد بن ولید فتحیاب ہوے اور طلیحہ مع اپنے ہمراہیوں کے شام کو بھاگ گیا پھر مسلمان ہو کر مدینہ آیا۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور جنگ صفین ۳۷ھ میں حضرت علی رضؓ کے ساتھ تھے اور اوسی جنگ میں شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا ثَعْلَبَۃُ بْنُ عَنَمَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے قبل ہجرت مکہ معظمہ میں آکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی سب غزوات میں شریک تھے غزوہ خندق میں ۵ھ میں شہید ہوئے۔

سیدنا ثعلبۃ بن عمرو النجاری الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت سب غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ۱۳ھ ہجری کے رمضان میں بروز قصۂ جسر[1] پل ابی عبید بن مسعود شہید ہوئے ۔

سیدنا ثعلبۃ بن حاطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر و احد تھے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا چاہی تھی کہ میرے پاس مال زیادہ ہووے تو میں اسکی راہ میں بہت سا دوں حضرت نے دعا کی بکریوں کا اور زیادہ ہو گیا گاؤں میں جا رہے جب ان سے صدقہ کو وہ طلب کی گئی تو کہا کہ یہ تو جزیہ ہے اور نہ دیا پھر لیکر حضور میں جنا

[1] واقعہ یہ تھا کہ خالد بن ولید کو حضرت ابوبکر صدیق نے ایران و عراق پر بھیجا تھا جب حضرت ابوبکر صدیق کا انتقال ہو گیا اور حضرت عمر خلیفہ ہوئے حضرت عمر نے خالد بن ولید کو معزول کیا اور ابو عبیدہ بن مسعود کو سردار مسلمانوں کا بہادر مقرر کیا رمضان ۱۳ھ ہجری میں ابو عبیدہ نے حملہ کیا خاقان مقابل ہوا اسکو شکست دی اور بہت کافر قید کئے خاقان بھاگ گیا یہ واقعہ قریب بابل کے ہوا تھا خاقان بھاگ کر یزدگرد کے پاس پہونچا اور یزدگرد نے لشکر عظیم جمع کیا اور مقابلہ کو بھیجا مسلمان بھی آگے بڑھے بیچ میں دریا تھا اور اسپر ایک تنگ پل باندھکر اتر کے جب مقابلہ ہوا نہایت شجاعت مسلمانوں نے دی یہانتک کہ ابو عبیدہ نے ہاتھی کو گرا دیا تھا اور ابو محجن نے ایک ہاتھی کی سونڈ کاٹ ڈالی تھی آخر ابو عبیدہ شہید ہوئے اور اٹھارہ سو مسلمان شہید ہوئے اور بارہ سو الا غرق کر دیا ہوا اسکے بعد ۱۶ھ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر فرما کر حضرت عمر نے بھیجا اور اسوقت ایران فتح ہوا اور علم اسلام کا گاڑا گیا مختار جو بعد بدلہ لینے شہادت امام حسین کو فیوں پر حملہ آور ہوا تھا اسی ابو عبیدہ کا بیٹا تھا

طنبور و طنبوره = نام سازیست معروف معرب تونبره که بزبان هندی کدو ...
را گویند و ازان طنبور سازند و بعض محققین برآنند که معرب دنبه
است چون مشابهت با دم بره دارد بنابران بدین نام موسوم شد
صفحه ۱۳۱

طنبک = نام سازیست معرب تنبک صفحه ۱۳

طراز = بالکسر نقش و نگار دشته که در حدود چین مشهور و خوبان خیز در منتخب
علم جامه معرب تر ریز و صاحب مدار الافاضل می‌نگارد که تر ریز ...
بتشدید فوقانی و یای معروف و کشیده را و تخفیف ان بمعنی قطع جامه ا...
صفحه ۱۳

صغانه = بالفتح و غین المعجمه نام سازیست معرب چغانه - و صغان نام
شهریست از ماوراء النهر معرب چغان بالفتح و سادات چغان
باو منسوب اند - صفحه ۱۴

اوج = بلندی معرب اوچه که بهندی بلند را گویند لذلی منتخب صفحه

منج = بالضم بوزن لنج نغله است معرب منگ که بهندی آن را تونبک و بپارسی شنگ
بالفتح و غین المعجمه بوزن تون و ضم کاف تازی و فالیا سبز هم گویند - صفحه ۱۸

انبج = بالفتح میوه ایست معروف که بفارسی آن را انبه گویند معرب انبه

دیباج = جامه ایست ابریشمی معرب دیبا — صفحه ۲۰

سکباج = معرب سکبا بالکسر و آن آشی است که از گوشت گندم و سرکه و
نباتات و گوشت و امثال آن پزند — صفحه ۲۰

ذرّه = بالضم اول و تشدید ثانی نام غله ایست که به هندی آن را جوار گویند
معرب ذرت و زرت — و صاحب مدار الافاضل ذره را معنی ارزن آورده
نیز آن را ضبط نموده — صفحه ۱۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے حضرت نے نہیں لیا اور آیۃ وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ

اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ

فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ۝

نازل ہوئی خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا ثَقْفُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت اور انکے بھائی مدلاج غزوہ بدر میں شریک تھے اور حضرت ثقف غزوہ

احد میں شہید ہوئے =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْجِیْمِ

سَیِّدُنَا جَابِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

غزوہ بدر واحد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت انصاری سلمی ہیں جملہ غزوات میں شریک تھے اور انصار میں سے

سب سے پہلے ایمان لائے تھے ترمذی میں حدیث ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ بخشش

چاہی میرے واسطے رسول اللہ نے پچیس بار رستہ میں مدینہ منورہ میں چورانوے

برس کی عمر میں وفات پائی مدینہ میں جو صحابہ مرے سب میں اخیر یہ حضرت مدینہ میں مرے =

اور بعض نے کہا کہ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے عہد کیا اللہ سے کہ اگر دیگا ہمکو اللہ اپنے فضل سے تو البتہ صدقہ دینگے ہم اور البتہ ہونگے ہم صالحوں میں سے پس جب دیا انکو فضل اپنے سے بخیلی کی ساتھ اسکے اور پھر گئے اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں ۱۲

سَیِّدُنَا جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے مکہ معظمہ میں جا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی غزوہ بدر میں شریک تھے اسوقت انکی عمر ۳۲ برس کی تھی سنہ ۳۰ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی

سَیِّدُنَا جُبَیْرُ بْنُ اِیَاسٍ الْاَنْصَارِیُّ الزُّرَقِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا جَبْرُ بْنُ عَتِیْکٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے نام میں جابر و جبیر بھی کہا گیا ہے بدر و جمیع غزوات میں شریک رہے سنہ ۶۱ ہجری میں ۷۱ برس کی عمر میں وفات پائی۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْحَاءِ

سَیِّدُنَا سَیِّدُ الشُّہَدَآءِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْہَاشِمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت حمزہ چچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور انکی والدہ ہالہ بنت وہیب اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ بنت وہب چچازاد بہن تھیں اور ثویبہ ابولہب کی لونڈی کا دودھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا تھا رضاعی بھائی بھی تھے

سال نبوت سے اسلام قبول کیا اول سب سے جہاد کیواسطے حضرت حمزہ کو سرار
البحر
سفر کر کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں مہینے ہجرت سے سیف
کو قافلہ قریش کی طرف بہیجا تہا اور حضرت حمزہ رضہ غزوۂ بدر میں شریک تہے عتبہ
بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ اور سباع خزاعی کو قتل کیا بعد اوسکے غزوہ احد میں
شریک ہوئے اور دو تلوار وں سے لڑتے تہے شہید کیا اونکو وحشی حبشی نے بتیس
مہینے بعد ہجرت کے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اعضا کان ناک ہندہ نے
کاٹے اور شکم چاک کر کر جگر نکال کر چابا اور تہوکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روئے
اپنے چچا پر اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الشہدا یا خیر الشہدا اور خطاب دیا تہا
اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد اللہ و اسد رسول اللہ سے

سَیِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش کے تہے اور غزوہ بدر و حدیبیہ میں
شریک تہے ان حضرت رضی اللہ عنہ کے ایمان کی قرآن شریف میں شہادت ہے
قصہ یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ معظمہ پر غزا کا قصد کیا
تو اس ارادہ کو مخفی کیا تہا حضرت حاطب نے یہ سمجکر کہ میں قریش کے ساتہ احسان
کرونگا اونکو اطلاع دونگا تو وہ میرے رشتہ داروں کے ساتہ سلوک کرینگے

خط مشعر اطلاع ارادہ لکھکر ایک عورت کے ہاتھ روانہ کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال کی خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ و مقداد رضؓ کو تلاش مین روانہ کیا روضہ خاخ مین جو درمیان مدینہ منورہ و مکہ معظمہ کے ہے اوس عورت کو پایا اور اوس سے خط واپس لائے جب حاطب سے کہا گیا تو اونھون نے عذر کیا کہ مینے دین سے مرتد ہوکر یہ کام نہین کیا حضرت عمرؓ قتل حاطب پر آمادہ ہوئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے مطلع ہوا اہل بدر کے حال پر پس فرمایا اللہ تعالی نے کرو جو کچھ چاہو واجب ہوئی تمھارے لیئے جنت اور یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ الخ بلفظ مومن خطاب فرمایا یہ حدیث صحیحین مین ہے اور غلام حاطب کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ حاطب جنت مین نہین جاویگا وہ ظالم ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوگا دوزخ مین جو بدر و حدیبیہ مین شریک ہوا[1] ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ہجری مین حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجا تھا طرف مقوقس بادشاہ مصر و اسکندریہ کے وہان سے ہدایا لائے اور

[1] یہ حدیث صحیح مسلم شریف مین بروایت جابر رضؓ کے ہے از مشکوٰۃ شریف باب جامع المناقب فصل ثانی مین ہے ۱۲

وہ اس ارادہ کہ جو ایمان لائے ہو مت بناؤ میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست ۱۲

حضرت ماریہ قبطیہ اور شیرین کو بھی ہدیہ میں لائے تھے حضرت ماریہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جو لڑکپن میں مر گئے اور شیرین حسان شاعر کو عنایت فرمائی تھی اور ان سے عبدالرحمن بن حسان ہوئے۔

سَیِّدُنَا حَبِیْبُ بْنُ الْاَسْوَدِ مَوْلَی الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کو بن اسلم بھی کہا گیا ہے۔

سَیِّدُنَا حُرَیْثُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی عبداللہ کے شریک بدر تھے اور یہ حضرت احد میں بھی شریک تھے۔

سَیِّدُنَا حَارِثَۃُ بْنُ رُبَیِّعِ الْاَنْصَارِیُّ وَھُوَ ابْنُ سُرَاقَۃَ شَہِیْدُ بَدْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

رُبَیِّع انکی والدہ کا نام تھا جو حضرت انس بن مالک کی پھوپی تھیں اور سراقہ انکے باپ کا نام تھا یہ حضرت کم عمر تھے صرف دیکھنے کو گئے تھے حبان بن عرقہ نے تیر مارا سب سے اول انصار میں سے یہی شہید ہوئے انکی والدہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

سَیِّدُنَا حَارِثَۃُ بْنُ حُمَیْرِ الْاَشْجَعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام حمزہ اور خارجہ بھی کہا جاتا ہے۔

سیدنا حارثہ بن النعمان النجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان حضرت نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے ساتھ باتین کرتے دیکھا
اوسوقت اس خیال سے سلام نہ کیا کہ باتون مین ہرج ہوگا جب لوٹے تو
سلام کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ جاتے وقت تمنے
سلام کیون نہ کیا عرض کیا کہ آپ ایک شخص کے ساتھ کلام فرماتے تھے
مین سمجھا کہ آپ کی باتون مین ہرج ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اوس شخص کو تمنے
دیکھا عرض کیا کہ ہان دیکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے اگر تم سلام کرتے وہ تمکو جواب سلام کا
دیتے اور یہ حضرت اپنی مان کے ساتھ بہت خدمت وسلوک کرتے تھے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین جنت کو دیکھا
ور آواز قرآن پڑھنے والے کی سنی مینے پوچھا کہ کون قاری ہے تو مجھ سے
کہا گیا کہ حارثہ بن نعمان ہے پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نیک ایسے ہی ہوتے ہین حارثہ بن نعمان آخر عمر مین نابینا ہو گئے تھے تو
اپنے پاس چھوارے رکھتے تھے اور اپنے مصلے سے دروازہ تک ایک
دہاگا ڈالی تھی جب کوئی سائل آتا چھوارے لیکر دیوار کو پکڑے ہوئے

دروازہ تک خود جاکر دیتے تھے اونکے اہل خاندان نے کہا کہ کیا ہم یہ نہیں کرسکتے ہم دے آیا کرینگے تو جواب دیا کہ مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خود دست بدست دینا مسکین کو دفع بُرائی موت کے واسطے کافی ہوتا ہے ان حضرت نے امارت معاویہ کے وقت مین وفات پائی ہے =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ اَوْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھتیجے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے اٹھائیس ۲۸ برس کی عمر مین =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ اَنَسِ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور غزوہ احد مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ الصِّمَّۃِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَتِیْكِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حارث بن الصِّمَّۃ یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد مین ثابت قدم رہے تھے واقعہ بیر معونہ مین صفر ۴ھ ہجری مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ الْقَیْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

یہ حضرت چچا حضرت خوّات بن جُبَیر کے تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے =

سیدنا حارث بن خزمۃ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت جمیع غزوات میں شریک تھے انکی کنیت ابوبشیر تھی غزوہ تبوک میں ناقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گم ہوگیا تھا تو منافقون نے کہا کہ جنکو اپنے اونٹ کی خبر نہیں کہ کہاں ہے وہ آسمان کی خبر کیا جانیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ مجھکو بتا دیتا ہے اور اونٹ کو جنگل کی ایک گھاٹی میں درخت نے اٹکا لیا ہے حضرت حارث بن خزمہ جا کر لائے اور جیسا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی پایا وفات پائی حضرت حارث نے ۴۰ ہجری میں ۶۷ برس کی عمر میں۔

سیدنا حارث بن حاطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان حضرت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ نے کسی کام کیواسطے مدینہ منورہ کو بھیجا تھا لڑائی میں شریک نہیں تھے مگر حصہ انکا غنیمت سے دیا گیا اور مثل شہدائے بدر شمار ہوئے جمیع غزوات میں شریک تھے غزوہ خیبر میں ۷ میں شہید ہوئے قلعہ پر سے پتھر ان پر پھینکا گیا۔

سیدنا حارث بن عرفجۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت قبیلہ اوس میں سے شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَتِیْكِ الْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے =

سَیِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ الْعَامِرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت قبل تشریف لیجانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں ایمان لائے تھے اور حبشہ کی طرف دو مرتبہ مکہ سے ہجرت کی تھی شرکاے بدر میں ہیں =

سَیِّدُنَا الْحَکَمُ بْنُ عَمْرِو الثُّمَالِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکا وطن ثمالہ ازد میں تھا =

سَیِّدُنَا الْحُصَیْنُ بْنُ حَارِثِ الْمُطَّلِبِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے اور انکے دو بھائی حقیقی طفیل اور عبیدہ سب شرکاے غزوہ بدر تھے عبیدہ بدر میں شہید ہو حصین اور طفیل نے ۳۲ ہجری میں وفات پائی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین =

سَیِّدُنَا حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان حضرت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راے دی تھی کہ بدر میں فلان پانی پر نزول اجلال فرمایئے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ راے حباب کی ٹھیک ہے یہ حضرت سب غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عمر رض میں وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا حَرَامُ بْنُ مِلْحَانِ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی سُلیم بن ملحان کے شریک بدر تھے حضرت انس بن مالکؓ کے ماموں تھے واقعہ بیر معونہ میں صفر ۴ھ ہجری میں شہید ہوئے سر میں تیر لگا تھا =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا خُبَیْبُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریک غزوہ بدر تھے بعد اسکے واقعہ رجیع میں صفر ۴ھ ہجری میں سات آدمی گئے تھے اکثر شہید ہوئے اور حضرت خبیب اور زید بن دثنہ قید ہو گئے حضرت خبیب کو عقبہ بن حارث نے خرید کیا جسکا باپ خبیبؓ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا غزوہ بدر میں۔ جب انکو کفار مکہ سے قتل کیواسطے لیکر چلے تو کہا خبیبؓ نے مقتل میں مہلت دو مجھکو دو رکعت نماز پڑھنے کی پس دو رکعت نماز پڑھی آپ نے سب سے پہلے بوقت قتل نماز دو رکعت پڑھنے کا طریق خبیبؓ نے جاری کیا پھر کچھ اشعار پڑھے جسکا مطلب یہ تھا کہ کچھ پروا نہیں جب میں مسلمان شہید کیا جاتا ہوں۔

اشعار حضرت خبیب رضی اللہ عنہ

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا	قَبَائِلُہُمْ وَاسْتَجْمَعُوْا کُلَّ مَجْمَعٖ
اور نہیں پروا کرتا میں جبکہ قتل کیا جاتا ہوں مسلمان	کفار کے قبیلے بن گئے اور جمع کئے تمام مجمع

وَقَدْ قَرَّبُوا اَبْنَاۤءَهُمْ وَنِسَاۤءَهُمْ ۔ وَقُرِّبْتُ مِنْ جِذْعٍ طَوِيْلٍ مُّمَنَّعٖ

اور تحقیق پاس بلالیا اپنی اولاد اور عورتوں کو کفار نے ۔ اور میں پاس کیا گیا درخت خرما طویل بارور کے

اِلَی اللّٰهِ اَشْكُوْ غُرْبَتِيْ بَعْدَ كُرْبَتِيْ ۔ وَمَا جَمَعَ الْاَحْزَابُ لِيْ عِنْدَ مَصْرَعِيْ

اللہ کی طرف میں ظاہر کرتا اپنی بے وطنی بعد مصیبت کے ۔ اور جمع ہونا قبیلوں کا میری قتل گاہ پر

فَلَسْتُ بِمُبْدٍ لِّلْعَدُوِّ تَخَشُّعًا ۔ وَلَا جَزَعًا اِنِّيْ اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعِيْ

پس نہیں موت میں ظاہر کرنے والا دشمن سے عاجزی ۔ اور نہ فریاد تحقیق میرا تو اللہ کی طرف مرجع ہے

وَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ۔ عَلٰی اَيِّ حَالٍ كَانَ وَاللّٰهُ مَضْجَعِيْ

اور نہیں پروا کرتا میں جب قتل کیا جاتا ہوں مسلمان ۔ جس حال پر بھی ہوا اور اللہ ہی ہے مجھکو سلانے والا

پھر شہید کئے گئے سولی پر چڑھا کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ خبیب بن عدی نے کہا کہ کوئی نہیں جو میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا وے خدایا تو سلام پہنچا حضرت جبرئیل نے سلام خبیب کا پہنچایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ رجیع یہ تھا کہ عضل اور قارہ دیہات کے آدمی آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تعلیم کے واسطے کچھ لوگ ہمارے ساتھ کر دیجئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثد کو سردار کر کر سات آدمی بھیجے آب رجیع پر جو کنارہ پر حجاز کے واقع ہے دغا کی گئی او

کفار نے اکثر شہید کئے دو گرفتار ہوئے ۔

سَیِّدُنَا خُبَیْبُ بْنُ اِسَافِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کو روانہ ہو چکے تھے راہ مین مسلمان ہوا اور غزوہ بدر مین شریک ہوا اور امیہ بن خلف انکے اور حضرت بلال کے ہاتھ سے اوس روز مارا گیا ۔

سَیِّدُنَا خَبَّابُ بْنُ اَرَتِّ الْخُزَاعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

خباب بن ارت ایام جاہلیت مین تلوارین بنایا کرتے تھے پھر قید ہو گئے اور بیچے گئے قدیم الاسلام تھے اور اللہ تعالی کی راہ مین جو لوگ عذاب کئے جاتے تھے اور اپنے دین پر قائم رہتے تھے اون مین یہ حضرت بھی تھے آگ مین گرم کرکر لوہے سے انکی پیٹھ داغی جاتی تھی یہ صاحب افاضل مہاجرین شمار ہوتے تھے جمیع غزوات مین شریک ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین و نہروان مین تھے ۳۷ھ ہجری مین وفات کوفہ مین پائی حضرت علی نے نماز پڑھی اونکی انکی عمر وقت وفات ۷۳ برس کی تھی ۔

سَیِّدُنَا خَبَّابُ مَوْلٰی عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے آقا عتبہ کے شریک غزوہ بدر تھے وفات پائی مدینہ مین ۱۹ھ مین

نماز جنازہ پڑہائی انکی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ۔

سَیِّدُنَا خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں شریک ہوسے اور غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوسے اور اپنے چچازاد بہائی سعد بن ربیع کے ساتھ ایک قبر میں دفن ہوسے بہت اصحابہ کہا رمین سے تھے انکے بیٹے زید بن خارجہ بعد موت کے بولے تھے اور تعریف بیان کی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کی اور پہر اوسی وقت چپ ہوگئے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا خَالِدُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بہائی ایاس و عاقل و عامر شریک بدر تھے صفر سنہ ہجری میں واقعہ رجیع میں شہید ہوسے کچھ لوگ عضل و قارہ کے آئے اور اسلام ظاہر کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استدعا کی کہ تعلیم اور دین کے واسطے کچھ آدمی ہمارے ساتھ کیجئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثد کو سردار کر کر سات آدمی بہیجے جب پانی پر جو حجاز کے کنارہ واقع ہے پہنچے جسکا نام رجیع ہے انکے ساتھ کفار نے دغا کی اور انپر کفار عضل و قارہ کے ٹوٹ پڑے صرف دو صاحب خبیب بن عدی و زید بن دثنہ قید ہوسے باقی اوسی وقت شہید

ہوئے یہ دو صاحب مکہ مین کفار کے ہاتھ بیچے گئے اور پھر شہید کئے گئے رضی اللہ تعالی عنہم ؁

سَیِّدُنَا خَالِدُ بْنُ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے ؁

سَیِّدُنَا خِرَاشُ بْنُ الصِّمَّۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

جنگ بدر و احد مین شریک تھے تیر اندازون مین تھے بروز غزوہ احد انکے دس زخم آئے تھے ؁

سَیِّدُنَا خُذَیْمَۃُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت تمام غزوات مین شریک تھے اور جنگ صفین مین حضرت علی رض کے ساتھ تھے جب عمارؓ بن یاسر شہید ہوئے تو خذیمہ نے کہا کہ مینے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا تھا عمارؓ سے کہ تجھکو گروہ باغی قتل کریگا پھر لی تلوار اور لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے ۳۷؁ ہجری مین ؁

سَیِّدُنَا خَلَّادُ بْنُ رَافِعِ الْعَجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

لہ صحیح مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ جب خندق غزوہ خندق مین کھودتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے اور سر پر ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے واسطے شدت و محنت بیٹے سمیہ کے تجھکو قتل کریگا گروہ باغی فقط حضرت عمار کی ماں کا نام سمیہ باپ کا نام یاسر تھا ۱۲

ان حضرت کو صاحب استیعاب فی احوال الاصحاب نے بدریوں میں نہیں لکھا سیف النصر میں بدری لکھا ہے =

سَیِّدُنَا خَلَّادُ بْنُ سُوَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں شامل تھے اور غزوہ بدر و احد و خندق میں شریک تھے بنی قریظہ کے غزوہ میں شریک ہوئے اور ایک پتھر انکے سر پر لگا اور شہید ہوئے ذیقعدہ ۵ھ میں بنی قریظہ یہود مدینہ منورہ کے تھے اور مشرکین کو جمع کر کر لائے تھے جنسے غزوہ خندق واقع ہوا ہنوز غزوہ خندق سے واپس ہوکر ہتھیار نہ کھولے تھے کہ حکم خدا واسطے جہاد بنی قریظہ کے صادر ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز عصر بنی قریظہ میں جاکر مسلمان پڑہیں اور انکو جا گھیرا خلاد بن سوید کے ایک عورت نے پتھر مارا وہ شہید ہوئے بعد محاصرہ یہودی راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ کریں اوسپر ہم راضی ہیں سعد بن معاذ نے یہ فیصلہ کیا کہ مرد لڑنے والے قتل کئے جاویں عورتیں لونڈیاں بنائی جاویں چنانچہ مرد قتل کیے گئے اور ایک عورت جس نے حضرت خلاد کو شہید کیا تھا قتل کی گئی =

سَیِّدُنَا خَلَّادُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بھائی معوذ و معاذ و ابوایمن شرکاے بدر تھے اور غزوہ احد میں

حضرت خلاد اور انکے باپ عمرو بن جموح اور ابو ایمن شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا خُلَیْدَۃُ بْنُ قَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا خَلِیْفَۃُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

غزوۂ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مہاجرین اول میں سے تھے حضرت حفصہ بنت عمر رض انکے نکاح میں تھیں یہ حضرت غزوۂ بدر و احد میں شریک تھے احد میں زخمی ہوئے اور مدینہ منورہ میں اسی زخم کی وجہ سے وفات پائی بعد وفات انکے حضرت حفصہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔

سَیِّدُنَا خَوَّاتُ بْنُ جُبَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت منجملہ سواران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے مع اپنے بھائی عبداللہ بن جبیر کے شریک بدر تھے سنہ ۴۰ ہجری میں ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔

سَیِّدُنَا خَوْلِیُّ بْنُ اَبِیْ خَوْلِیِّ الْجُعْفِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب اپنے بیٹے کے شریک بدر تھے اور کل غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عمر میں وفات پائی۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الذَّالِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا ذَکْوَانُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ مین شریک ہوے اور پھر مدینہ منورہ سے نکلکر مکہ معظمہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین جا رہے تھے اور ہجرت کی پس مہاجر وانصار دونون مین شمار ہین بدر واحد مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے ابوالحکم بن اخنس نے انکو شہید کیا تہا حضرت علی نے ابوالحکم کو قتل کیا ۔

سَیِّدُنَا ذُوالشِّمَالَیْنِ الْخُزَاعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین دونون ہاتھون سے لڑتے تھے غزوہ احد مین شہید ہوے نام انکا عمیر انکے باپ کا نام عبد عمرو تہا ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الرَّاءِ الْمُھْمَلَۃِ

سَیِّدُنَا رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائیون خلاد و مالک و باپ کے شریک بدر تھے اور حضرت علی رض کے ساتھ جنگ صفین وجمل مین تھے بعد شہادت حضرت علی کے اول امارت معاویہ مین مرے ابو معاذ انکی کنیت تھی غزوہ بدر مین انکی آنکھہ مین چوٹ آئی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھہ مین تھوک دیا فورًا اچھی ہوگئی ۔

سیدنا رفاعۃ بن عمرو الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے انکو ابوالولید بھی کہتے تھے۔

سیدنا رفاعۃ بن حارث الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت بقول ابن اسحاق بدر میں شریک تھے انکی والدہ کا نام عفرا تھا ان کے دو بھائی معاذ اور معوذ شریک بدر اور قاتل ابوجہل کے تھے۔

سیدنا ربیعۃ بن اکثم الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و حدیبیہ میں شریک تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے عمر انکی ۳۵ برس کی تھی۔

سیدنا ربیع بن ایاس الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مع اپنے بھائی کے شریک بدر تھے۔

سیدنا ربعی بن ابی رافع العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں شریک تھے اور مع اپنے بیٹوں خلاد و رفاعہ کے شریک غزوہ بدر تھے

یہ حضرت غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ الْمُعَلّٰے الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں عکرمہ بن ابی جہل کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ عُنْجُدَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہُ

ان حضرت کی والدہ کا نام عنجدہ تھا انکے باپ کا نام عبدالحارث تھا یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و جملہ غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ یَزِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہُ

یہ صاحب غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا رُخَیْلَۃُ بْنُ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے نام میں جبیلہ اور رحیلہ بھی کہا گیا ہے شریک بدر تھے۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الزَّاءِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہُ

حضرت زبیر بن عوام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی صفیہ کے بیٹے تھے اور
بی بی خدیجہ کے حقیقی بہتیجے تھے پندرہ برس کی عمر مین ایمان لائے تھے مع اپنی ماں کے
اور یہ حضرت عشرہ مبشرہ مین ہین جنکے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بشارت جنت کی فرمائی شیطان نے ایک مرتبہ یہ خبر مشہور کی کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کفار نے گرفتار کر لیا ہے اوسوقت حضرت زبیر نے اپنی تلوار کھینچ لی او
آدمیون کو اپنی تلوار دکھاتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر
مکہ کی تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پوچھا کیا ہے اے زبیر حضرت زبیر نے
بیان کیا کہ مینے یہ سنا تھا اوسوقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے
دعا فرمائی اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زبیر ابن عم میرا ہے
اور میرا حواری ہے میری امت مین سے جمیع غزوات مین شریک تھے بروز غزوہ بدر
عمامہ زرد انکے سر پر تھا اور جو ملائکہ غزوہ بدر مین شریک ہوئے اونکے سر پر بھی زرد
عمامے تھے اور ایک خصوصیت ان حضرت کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو مرتبہ ایک غزوہ احد اور ایک غزوہ بنی قریظہ مین ان سے فرمایا ارم فداک
ابی و امی حضرت زبیر کے ہزار مملوک تھے جو خراج دیتے تھے اوس مین سے اونکے گہر مین
ایک درہم بھی نہین جاتا تھا سب تصدق کر دیتے تھے حضرت زبیر جنگ جمل مین معاویہ کے

پہینک فدا کیجیو باپ و ماں میرے

ساتھ تھے جب حضرت علی نے یاد دلایا کہ ایک روز مین اور تم ہنس رہے تھے تو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کیا تم ہو گے تم مخالف علی کے اور اوسوقت ہو گے
تم ظالم علی کے پس نادم ہو کر لوٹے لڑائی مین سے طرف مدینہ منورہ کے پس دیکھا
عمرو بن جرموز نے اور پیچھے ہوا او قتل کیا حضرت زبیر کو جبکہ وہ نماز پڑھتے تھے اور لایا
سر اونکا حضرت علی کے پاس حضرت علی نے اپنے پاس نہین آنے دیا اور فرمایا اوذن
چاہنے والے سے[1] کہ خبر دو قاتل ابن صفیہ کو دوزخ کی حضرت زبیر قتل ہوئے روز
پنجشنبہ دسوین جمادی الثانی ۳۶ھ ہجری مین جس روز جنگ جمل ہوئی عمر حضرت زبیر
کی ۶۶ برس کی تھی ۔

سیدنا زید بن خطاب العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زید بن خطاب حضرت عمر کے بھائی تھے حضرت عمر سے پہلے ایمان لائے تھے اور
مہاجرین اولین مین تھے اور جملہ غزوات مین شریک تھے اور یمامہ مین جو مسیلمہ
کذاب پر حضرت ابوبکر رض کے عہد مین ۱۲ھ مین ہوا علم انکے ہاتھ مین تھا کچھ لوگ بھاگے
پر لڑتے رہے یہانتک کہ شہید ہوئے حضرت عمر کو بہت رنج ہوا اور فرمایا مجھ سے پہلے ایمان لائے
مجھ سے پہلے شہید ہوئے ۔

[1] یعنی اوس شخص سے کہا جس نے عمرو بن جرموز کے آنے کی اطلاع کی تھی اور یہ چاہتا تھا کہ وہ حاضر ہووے ۱۲

سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْکَلْبِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ صاحب کسی وجہ سے قید ہو گئے تھے اور پھر بیچے گئے حکیم برادرزادہ حضرت بی بی خدیجہ کے
نے حضرت خدیجہ کے واسطے چار سو درہم کو خرید کیا جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح
بی بی خدیجہ کا ہوا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا جب زید کے باپ
اور چچا کو خبر ہوئی آئے اور جناب سے عرض کیا کہ تم اشراف ہو سردار قوم ہو ہم پر احسان
کرو ہمارا لڑکا دیدو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے ساتھ
کیسا برتاؤ ہمارا ہے اونہوں نے تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا جی
چاہے تو انکے ساتھ جاؤ زید نے انکار کیا اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ یہ میرا متبنیٰ ہے
جب سے حضرت کے بیٹے مشہور تھے جب تک قرآن شریف میں حکم آیا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ پورا قصہ

۱؎ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح دایہ خاصہ اپنی ام ایمن سے کر دیا تھا جنکے بطن سے
اسامہ پیدا ہوئے اور پھر زید کا نکاح زینب بنت جحش سے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی امیمہ
بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں ہوا تھا جب زید و زینب میں ناموافقت ہوئی زید نے طلاق دی بعد
گذرنے عدت کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خدائے تعالیٰ نے زینب سے کر دیا جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی
اور گوشت ولیمہ میں لوگوں کو کھلایا۔ منافقوں نے طعن کیا کہ باوجود حرام ہونے نکاح کے نساء ابن کے ساتھ

نکاح کیا اسپر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

الخ اور نازل فرمایا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ ادس روز سے زید بن حارثہ پکارے گئے بعض عیسائی نے

یہ اعتراض کیا ہے کہ جناب رسول اللہ حسن وجمال پر زینب کے عاشق ہوگئے اس سبب سے طلاق دلواکر نکاح کیا

یہ محض افترا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی کی بیٹی نہیں عرصہ ہی قبل نزول آیہ حجاب کے پردہ نہین تھا

پہلے ہی زید کے ساتھ کیون نکاح ہوتا ۱۲

سورہ احزاب مین سے ہے شہید ہوے غزوہ موتہ مین شہ ہجری مین حضرت اسامہ انکے

بیٹے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسامہ سے بہت محبت فرماتے تھے مثل حضرات

حسنین گود مین رکھتے اور پرورش فرماتے تھے

سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ الْعِجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر واحد مین شریک تھے ثابت بن اقرم کے چچازاد بھائی تھے

سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ الدَّثِنَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین نام زید بن دثنہ نہین ہے بلکہ زید بن عاصم

النجاری الانصاری ہے لہذا حاشیہ پران حضرت کا نام لکھدیا پڑھنا چاہیئے

سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ عَاصِمِ النَّجَّارِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔

یہ حضرت غزوہ احد مین مع اپنے دو لڑکون حبیب اور عبداللہ اور اپنی زوجہ ام عمارہ کے شریک تھے ۱۲

سیدنا زید بن ودیعۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور بعض نے کہا ہے کہ غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔

سیدنا زید بن المزین الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سیدنا زیاد بن لبید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت مدینہ منورہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کے پاس رہے اور ہجرت کی انصاری و مہاجر ہیں جملہ غزوات میں شریک تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرموت کا عامل کیا تھا ان کو اول امارت معاویہ رضا میں وفات پائی۔

سیدنا زیاد بن عمرو الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت اور انکے بھائی ضمرہ بن عمرو شریک بدر تھے۔

سیدنا زیاد بن کعب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت بدر و احد میں شریک تھے۔

سیدنا زاہر بن حرام الاشجعی رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت حجازی تھے مگر جنگل میں رہا کرتے تھے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے
انکی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھے اور فرمایا کون اس غلام کو مول لیتا ہے جو مسکو
کرے حضرت زاہر پہچان گئے اور عرض کیا کہ اگر غلام یا رسول اللہ کھوٹا ہو تو فروخت
کیجیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ تو خدا کے نزدیک ربیح ہے یعنی کھرا
فائدہ مند یہ حضرت کوفہ میں جا رہے ۔

اصحاب البدریہ حرف السین المہملہ

سیدنا سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت ملک فارس شہر اصطخر کے رہنے والے تھے بعد خریداری آزاد کیا سالم بن معقل
کو ابو حذیفہ رض نے اول متبنی کیا تھا جب تک آیت ادعوھم لآبائھم نازل ہوئی
تھی ابو حذیفہ کے بیٹے کہلاتے تھے ابو حذیفہ نے اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید کے ساتھ انکا
نکاح کیا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھو قرآن شریف ابی
بن کعب و معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ اور ابن مسعود
سے پس یہ صاحب رضی اللہ عنہم عمدہ قرآن شریف جاننے والے تھے شریک بدر ۔د

فضلا ئے صحابہ سے تھے حضرت سالم اور شہید ہوئے مع اپنے آقا ابو حذیفہ کے
یمامہ کی لڑائی مین جو حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت مین مسیلمہ کذاب سے ۱۲ سنہ ہجری
مین ہوئی ایسے پاس پاس شہید ہوئے کہ ایک کا سر ایک کے پانوٗن کے پاس تہا

سَیِّدُنَا سَالِمُ بْنُ عُمَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جملہ غزوات مین شریک تھے امارت معاویہ رضہ مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا السَّائِبُ بْنُ عُثْمَانِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب مع اپنے باپ اور عبد اللہ وقدامہ اپنے چچاؤن کے مہاجرین اور سب
شرکائے بدر مین جنگ یمامہ مسیلمہ کذاب مین ۱۲ھ مین شہید ہوئے کچہہ زیادہ
تیس برس کی عمر مین ۔

سَیِّدُنَا سُبَیْعُ بْنُ قَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی عبادہ بن قیس کے شریک بدر تھے اور غزوہ احد مین بہی شریک تھے

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت سعد بن معاذ مصعب بن عمیر کے ہاتہہ پر ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب مدینہ منورہ کے لوگ مسلمان ہوگئے تھے تعلیم دین کے واسطے حضرت مصعب کو
مدینۂ منورہ بہیجا تہا سعد بن معاذ سردار مدینہ منورہ کے تھے جب سُنا انہون نے

کہ ایک شخص آئے اور سب لوگ اونکے معتقد ہوسے ہین یہ بہی حاضر ہوسے اور دین
کی باتین سنکر ایمان لائے یہ سب غزوات مین بدر واحد مین شریک ہوے غزوہ
خندق مین انکے تیر لگا اور بیمار ہوسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز
عیادت کو تشریف لیجاتے تھے یہ حضرت بیمار تھے کہ بنی قریظہ پر غزوہ ہوا اور بنی قریظہ
نے سعد بن معاذ کو حکم قرار دیا انہون نے حکم دیا کہ لڑنے والے قتل کیے جاوین عورتین
قید کیجاوین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم کیا تمنے موافق حکم اللہ
کے پھر تانکے ٹوٹ گئے زخم کے اور وفات پائی ایک مہینے بعد غزوہ خندق کے
۵ ہجری مین فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوسے جنازہ
سعد بن معاذ پر ستر ہزار فرشتہ جو کبہی زمین پر نہین آئے تھے ترمذی مین حضرت
انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب ہمنے جنازہ اوٹھایا تو کہا منافقین نے
بر اطعن کیا ہلکا جنازہ ہے حالانکہ وہ بڑے موٹے آدمی تھے پس فرمایا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتہ اوٹہائے ہین جنازہ کو اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہل گیا عرش خدا کا موت سعد بن معاذ سے یعنی خوشی مین اونکے
استقبال کی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر کوئی شخص ضغطہ قبر سے

۱؎ یہ حدیث مشکوۃ شریف فصل ثانی باب جامع المناقب مین ترمذی شریف سے منقول ہے ۱۲

پچتا تو سعد بن معاذ ہوتا۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے تیاری اور قصد کیا تھا غزوہ بدر کا کہ مر گئے پھر انکی دار ذات کے پاس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ لگایا غنیمت بدریین اور بدریون مین شمار ہین۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدری ہین حجۃ الوداع بعد وفات پائی سنہ ہین کہ سنہ ہین بیمار ہوے تھے

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ خَیْثَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سعد بن خیثمہ بدر مین شہید ہوے اور انکے باپ غزوہ احد مین شہید ہوے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کا حکم دیا واسطے حملہ کے قافلہ قریش چہ سبب وجہ سے یہ غزوہ بدر واقع ہوا تو خیثمہ نے اپنے بیٹے سعد سے کہا کہ تم عورتون کی حفاظت کو رہو مین جاتا ہون تو حضرت سعد نے کہا کہ سواے جنت کے اور جو حکم ہو نا بجالاتا مین امید شہادت کی رکھتا ہون چنانچہ شہید ہوے اور انکو سعد الخیر بھی کہتے ہین یہانتک کتاب استیعاب مین تھا حضرت خیثمہ نے اوس شب کو جسکی صبح کو غزوہ احد واقع ہوا خواب مین اپنے بیٹے سعد کو دیکھا اچھی صورت مین اور جنت کے میوہ

کہاتے ہوئے سعد نے کہا کہ تم نے مجھ سے وعدہ پورا کیا تم ہی میرے پاس
آؤ حضرت خیثمہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں بوڑھا ہوں دعا
فرمایئے کہ میں شہید ہو کر اپنے بیٹے سے ملوں چنانچہ حضرت نے دعا فرمائی اور خیثمہ
شہید ہوئے یہ کتاب زاد المعاد مولفہ ابن قیم جوزی میں ہے ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سعد بن الربیع یہ حضرت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے اور بدر میں
شریک تھے احد میں زخمی ہوئے اور شہید ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کوئی ہے جو خبر لاوے سعد بن الربیع کی گئے ابی بن کعب تلاش کرتے پایا ان کو
کہ جان باقی تھی کہا ابی رض نے کہ بھیجا ہے مجھکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمہاری خبر کو کہا سعد بن ربیع نے کہ عرض کرو میرا سلام بارہ زخم آئے ہیں سب کے
اور کہنا میری قوم سے کہ عہد کیا ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا
نہو کہ حضرت پر کوئی ضرب ہو اور تم سے ایک بھی زندہ ہو اور شہادت پائے یہ کہکر
خبر کی ابی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے کہنے اور شہادت کی دفن
کیے گئے خارجہ بن زید کے ساتھ ایک قبر میں ۔ یہ ترجمہ تنبیہا فی احوال الاصحاب
کا ہے اور کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں ابن قیم جوزی نے بجائے ابی

ابن کعب کے زید بن ثابت کو بھیجنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے تلاش

سعد بن ربیع کے لکھا ہے باقی حال مطابق ہے ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے اور قادسیہ میں ۱۵ھ ہجری میں شہید ہوئے

۶۴ برس کی عمر میں ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں بھاگ گئے تھے اور پھر لوٹے تھے

انکی شان میں نازل ہوئی آیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی

الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ

عَفَی اللّٰہُ عَنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اللہ تعالی نے معاف فرمایا ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر وجملہ غزوات میں شریک تھے انہوں نے منات بت اوس وخزرج

کا توڑا یا تھا ۱۲ استیعاب

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ سَھْلِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

۱؎ عہد خلافت حضرت عمر رضہ میں ایران پر جہاد ہوا تھا قادسیہ پر لڑائی ہوئی تھی ۱۲

یہ حضرت بنی نجار میں سے تھے شریک بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سعد بن ابی وقاص ساتوین تھے اسلام مین جہان سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور اول تیر جو مسلمانون کی طرف سے کفار پر چلایا گیا سعد بن ابی وقاص کا تیر تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے دعا فرمائی کہ یا اللہ قبول کر دعا انکی اور سیدھا کر تیر انکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے حضرت سعد رضی مستجاب الدعوات ہوئے قریش کے سواران شجاع مین سے تھے غزوات مین حفاظت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے تھے حضرت عمر کے وقت مین فارس ان کے ہاتھ پر فتح ہوا عقیق مین جو دس میل مدینہ منورہ سے ہے جا رہے تھے حضرت علی و معاویہ کی لڑائیون مین خانہ نشین رہے امارت معاویہ مین ۵۵ھ ہجری مین وفات پائی اور وصیت کی کہ جبہ صوف مین جو بروز بدر مین پہنے تھا کفنانا جنازہ انکا آدمیون پر مدینہ منورہ مین لا کر جنت البقیع مین دفن کیا حضرت عشرہ مبشرہ مین ہین جنکے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت جنتی ہونے کی فرمائی ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ خَوْلِیٍّ مَوْلٰی حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

یہ حضرت سعد اپنے آقا حاطب بن ابی بلتعہ کے شریک بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا سَعِیدُ بنُ زَیدِ بنِ عَمرِو القُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالےٰ عَنہُ

سعید بن زید عشرہ بشرہ مین ہین جن کیواسطے بشارت قطعی جنتی ہونے کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یہ چچیری حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے تھے حضرت عمر کی بہن فاطمہ انکے نکاح مین تہین حضرت سعید اور اونکی زوجہ حضرت عمر سے پہلے ایمان لا لئے تھے حضرت عمر کے ایمان لانے مین سعید اور اونکی زوجہ کا قصہ مشہور ہے سعید کے باپ زید و بن ابراہیم کی تلاش مین تھے موحد تھے بتون کا چڑہا وہ اور مُردہ اونہون نہین کہاتے تھے حضرت سعید پر عہد حکومت مروان مین جبکہ مدینہ کا نائب معاویہ حاکم تہا ایک عورت نے جس کا نام اروی بنت اوس تہا ایک زمین کا دعوی کیا حضرت سعید نے کہا کہ مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کوئی ناحق کسی کی زمین بالشت بھر لے لیگا سات زمین کا اوسکی گردن مین طوق ڈالا جاویگا مروان نے کہا قسم کہاؤ انہون نے قسم کہانے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ یہ عورت اگر میری زمین لیتی ہے تو اندہی ہوجاویگی اور اسی کے کنوئین مین اسکی قبر ہوگی چندروز کے بعد وہ عورت اندہی ہوگئی اور کنوئین مین گر کر مرگئی اور جب سے مدینہ مین یہ بددعا مشہور ہے کہ اندہا ہوجا جیسے اروی ان حضرت نے عقیق مین ۵۱ھ مین وفات پائی امارت معاویہ مین ۔

سَیِّدُنَا سُلَیمُ بنُ عَمرٍو الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شامل تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سُلَیمُ بنُ الحَارِثِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت بنی النجار میں سے شریک غزوہ بدر تھے =

سَیِّدُنَا سُلَیمُ بنُ قَیسِ بنِ فَہدِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

حضرت سلیم بن قیس جمیع غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی انکی بہن خولہ زوجہ حضرت حمزہ عم رسول اللہ ﷺ کی تھیں =

سَیِّدُنَا سُلَیمُ بنُ مِلحَانِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی حرام بن ملحان کے شریک بدر تھے حضرت انس کے ماموں تھے غزوہ احد میں بھی شریک تھے واقعہ بیر معونہ میں صفر ۴ھ ہجری میں مع اپنے بھائی کے شہید ہوئے = واقعہ بیر معونہ حال کعب حرف ک میں مذکور ہے =

سَیِّدُنَا سَلَمَۃُ بنُ سَلَامَۃَ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و جمیع غزوات میں شریک تھے ۴۵ھ میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا سَلَمَۃُ بنُ اَسلَمَ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت کل غزوات میں شریک تھے غزوہ بدر میں انہوں نے گرفتار کیا تھا ثابت بن علیہ

اور نعمان بن عمرو کو واقعہ جسر ابو عبیدہ میں شوال ۱۳ھ میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سَلَمَۃُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں یہ اور انکے بھائی عمرو بن ثابت اور ثابت انکے باپ اور رفاعہ بھائی ثابت کے سب شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سَلَمَۃُ بْنُ حَاطِبِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا سَلِیطُ بْنُ قَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے رمضان ۱۳ھ واقعہ جسر ابو عبیدہ بن مسعود میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سُرَاقَۃُ بْنُ کَعْبِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد و جمیع غزوات میں شریک تھے امارت معاویہ میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا سُرَاقَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و حدیبیہ و خیبر میں شریک تھے غزوہ موتہ ۸ھ میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سِمَاکُ بْنُ سَعْدِ الْخَزْرَجِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی بشیر بن سعد کے شریک بدر تھے اور غزوہ احد مین بھی شریک تھے۔

سَیِّدُنَا سِنَانُ بْنُ اَبِی سِنَانِ الاَسَدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے چچا حضرت عکاشہ کے شریک بدر تھے بیعت رضوان سب سے اول انہین نے کی تہی اور تمام غزوات مین شریک تھے۔

سَیِّدُنَا سَوَّادُ بْنُ غَزِیَّۃَ الاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

سوّاد بن غزیہ غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے غزوہ بدر مین یہ صاحب صف سے آگے بڑہے ہوے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پیٹ مین لکڑی لگائی کہ صف مین برابر ہو جاوین انہون نے عرض کیا کہ میرے درد ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیٹ کہولو انہون نے پیٹ کہولا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا انکے پیٹ[1] پر انکو عامل ہنفر کیا تہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر

سَیِّدُنَا سَوَّادُ بْنُ زَیْدِ الاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تھے۔

سَیِّدُنَا سُوَیْبِطُ بْنُ سَعْدِ الْقَرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

حضرت سویبط بن سعد قریشی شریک بدر تھے انکے مزاج مین ٹہٹہا بہت تہا حضرت

[1] درد کا بہانہ صرف حصول اس نعمت عظمیٰ حضور کا منہ پیٹ پر لگانے کے واسطے کیا تہا ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضرت ابوبکر تجارت کے واسطے گئے تھے
نعمان اور سویبط ساتھ تھے ناشتہ نعمان کے پاس تھا حضرت سویبط نے کھانے کو
مانگا نعمان نے انکار کیا کہ جبتک حضرت ابوبکر نہ آوین مین نہ دونگا سویبط نے کہا
کہ مین تمکو غصہ دلاؤنگا پھر شہر مین جاکر لوگون سے کہا کہ ایک غلام بیچتا ہون اور
نعمان کو کہا کہ یہ غلام ہے نعمان نے کہا کہ مین حُر ہون جب حضرت ابوبکر نے
ان لوگون سے کہا کہ یہ ہنسی کرتے ہین اور یہ قصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیان کیا اور حضرت سال بھر تک اس قصہ کو یاد کر کر ہنسا کرتے تھے =

سَیِّدُنَا سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت بدر و احد و جمیع غزوات مین شریک تھے احد مین ثابت قدم رہے تھے
حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین مین تھے ۳۸ھ مین وفات پائی حضرت علی نے ان کی
نماز جنازہ پڑھائی =

سَیِّدُنَا سَهْلُ بْنُ عَتِيكٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا سَهْلُ بْنُ قَيْسٍ الْاَنْصَارِیُّ السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوۂ بدر تھے غزوۂ احد مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سُهَیلُ بنُ رَافِعِ الانصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکا اور انکے بھائی سہل کا ایک مربد تہا یعنی ایک میدان جس مین چھوارہ خشک کیے جاتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے واسطے بیع چاہا انہون نے خدا کیواسطے دیا جس مین مسجد نبوی بنی۔ خلافت حضرت عمر مین وفات پائی۔

سَیِّدُنَا سُهَیلُ بنُ بَیضَاءَ القُرَشِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین بہی یاد عمر کے تھے مدینہ منورہ مین وفات پائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز جنازہ مسجد مین پڑہائی۔

اَصحَابُ البَدرِ بِحَرفِ الشِّینِ المُعجَمَۃِ

سَیِّدُنَا شَمَّاسُ بنُ عُثمَانَ المَخزُومِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تھے احد مین شہید ہوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داہنی طرف اور بائین طرف جسطرف نگاہ جاتی تہی شماس کی تلوار چلتے دیکھتا تہا انکو مدینہ منورہ مین لائے اور رمق جان باقی تہی جب دم نکل گیا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکہ کی جگہ بہیجکر انہین کپڑون ہین دفن کرایا۔

سَیِّدُنَا شُجَاعُ بْنُ اَبِی وَھْبِ الْاَسَدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی عقبہ بن ابی وہب کے ساتھ شریک بدر تھے اور کل غزوات مین شریک رہے جنگ یمامہ مین بمقابلہ مسیلمہ کذاب ۱۲ھ مین شہید ہوے بوقت شہادت عمر انکی کچھ اگلی چالیس برس کی تھی۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الصَّادِ الْمُھْمَلَۃِ

سَیِّدُنَا صُھَیْبُ بْنُ سِنَانِ الرُّوْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت صہیب بن سنان اجلہ صحابہ مین سے تھے دار ارقم کے دروازہ پر عمار بن یاسر اور صہیب ملے ایک نے دوسرے سے بیان کیا کہ ہم اسلام قبول کرنے آئے ہین پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور ایمان لائے اور بعد ہجرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صہیب نے بھی ہجرت کی حضرت صہیب کے پاس مال بہت تھا جب ہجرت کر کے چلے کفار قریش انکے پیچھے ہوے صہیب نے کہا کہ اگر مجھکو روکوگے تو جسقدر تیر میرے پاس ہین وہ سب تمپر لگاؤنگا پھر تلوار سے لڑونگا اور اگر صرف مال سے غرض ہو تو مال لے لو اور مجھکو حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وخدمت کو جانے دو کفار مال لینے پر راضی ہوے اور عہد کیا حضرت صہیب نے کل مال حوالہ کیا اور بغایت بشوق خدمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوے جب حضور مین حاضر ہوے فرمایا جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نفع کی تجارت صہیب نے کی اور اللہ تعالی نے یہ

آیت وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ نازل فرمائی

اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایمان لایا اللہ اور قیامت پر

پس چاہیئے کہ وہ محبت رکھے صہیب سے جس طرح ماں اپنے بیٹے سے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو یحیی رکھی تھی اور یہ صاحب کہانا مساکین کو بہت کہلاتے

تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے کہا کہ تم نے اپنی کنیت ابو یحیی رکھی اور

تمہارے کوئی بیٹا نہین اور تم عرب بھی نہین اور کہانا بہت کہلاتے ہو یہ اسراف ہے

جواب دیا صہیب رض نے کہ کنیت میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور نسب

بارہ یہ ہے کہ مین لڑکپن مین قید ہو گیا تہا مجہکو اپنی اصل معلوم نہین اور کہانا کہلانے مین جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر تم مین کا وہ ہے جو کہانا کہلاوے اور سلام کا

جواب دیوے پس اس سبب سے مین کہانا کہلاتا ہون انکے فضائل بہت ہین حدیث سابق مین

ہوسنے صہیب کے ذکر حضرت بلال مین مذکور ہے ان حضرت نے شوال ۳۸ھ مین مدینہ منورہ

مین ستر برس کی عمر مین وفات پائی بقیع مین دفن ہوئے ۔

سَيِّدُنَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ حضرت اور انکے بہائی مالک بن امیہ شریک بدر تھے دونون بہائی جنگ یمامہ مین بمقابلہ

مسیلمہ کذاب سنہ ۱۲ ہجری میں شہید ہوئے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الضَّادِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا الضَّحَّاکُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوہ بدر و احد میں مع اپنے بھائی نعمان کے شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا الضَّحَّاکُ بْنُ حَارِثَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا ضَمْرَۃُ بْنُ عَمْرٍو حَلِیْفِ لِبَنِیْ طَرِیْفٍ مِّنَ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الطَّاءِ وَالظَّاءِ

سَیِّدُنَا الطُّلَیْبُ بْنُ عُمَیْرِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپی اروی کے بیٹے تھے جب یہ اپنی ماں کے پاس گئے اور بیان کیا کہ میں ایمان لایا وہ خوش ہوئیں اور کہا تو قوت بازو ہوا اپنے بھائی کا اگر عورتیں بھی کر سکتیں جو مرد کر سکتے ہیں تو میں بھی نفع دیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حضرت مہاجرین اولین و شریک بدر میں خیار صحابہ میں سے ہیں ۔

سیدنا الطفیل بن الحارث القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے انکے بھائی عبیدہ و حصین بھی شرکائے بدر تھے ۔ عبیدہ بدر میں شہید ہوئے باقی دو بھائی ۳۳ھ ہجری میں مرے ۔

سیدنا الطفیل بن مالک بن خنساء الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انکے والد کا نام نعمان بن خنساء بھی کہا گیا یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے احد میں تیرہ زخم لگے اور زندہ رہے غزوہ خندق میں ۵ھ میں شہید ہوئے ۔

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت طلحہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے انکی کنیت ابو محمد تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو طلحہ الفیاض فرمایا یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک نہیں تھے بلکہ تجارت شام سے اوسی روز واپس آئے تھے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا حصہ غنیمت میں لگایا اور مثل شرکائے بدر شمار ہوئے مہاجرین اولین میں سے تھے بروز غزوہ احد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کرتے تھے اور روکتے تھے حربات کو یہانتک کہ ہاتھ اونکا شل ہو گیا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز احد اپنے اوپر سوار کر کر صخرہ پر لے گئے تھے اور حضرت طلحہ تمام غزوات میں شریک تھے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دیکھے شہید کو کہ زمین پر چلتا ہے وہ دیکھے طلحہ کو جنگ جمل

مین معاویہ کے ساتھ تھے اور نادم ہو کر علیحدہ ہوے تھے کہ مروان نے تیر مارا

عرق النسا مین لگا خون بند نہین ہوا ۳۶ھ مین ۶۴ برس کی عمر مین انتقال کیا ؎

سَیِّدُنَا ظُهَیْرُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان حضرت کو اور انکے بھائی مظہر کو مصنف استیعاب فی احوال الاصحاب نے بدریون

مین نہین لکھا ہے صاحب سیف النصر نے لکھا ہے ؎

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْعَیْنِ الْمُهْمَلَةِ

سَیِّدُنَا عَاقِلُ بْنُ الْبُكَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت دار ارقم مین اول مسلمان ہوا اور یہ اور انکے بھائی ایاس و عامر و خالد سب

شریک بدر تھے حضرت عاقل کا نام غافل تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عاقل نام رکھا یہ حضرت غزوۂ بدر مین شہید ہوے ؎

سَیِّدُنَا عَائِذُ بْنُ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے شریک بدر تھے بمقابلہ مسیلمہ کذاب

جنگ یمامہ مین ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے ؎

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ الْعَنَزِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مکہ معظمہ مین ایمان لائے تھے بعد ہجرت کی تھی مع اپنی زوجہ کے اور تمامی غزوات

مین شریک تھے ۳۵ سنہ ہجری مین بعد شہادت حضرت عثمان کے وفات پائی۔

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ فُھَیْرَۃَ مَولٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غلام طفیل کے تھے جب ایمان لائے حضرت ابوبکر صدیق نے خرید کر کے آزاد کیا یہ حضرت اور حضرت ابوبکر صدیق رفیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مین تھے واقعہ بیر معونہ مین صفر ۴ سنہ ہجری مین شہید ہوے اور انکی لاش مقتولین مین نہ ملی گمان یہ ہے کہ فرشتون نے انکو دفن کیا واقعہ بیر معونہ کا ذکر حال کعب رض مین حرف کاف مین بیان ہوگا۔

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائیون عاقل و خالد و ایاس کے شریک بدر تھے اور یہ حضرت بمقابلہ مسیلمہ کذاب جنگ یمامہ مین ۱۲ سنہ ہجری مین شہید ہوے۔

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ مُخَلَّدِ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد مین بھی شریک تھے اور شہید ہوے۔

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ اُمَیَّۃَ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوے۔

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ سَلَمَۃَ الْبَلَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے نام مین عمرو بن سلمہ بھی کہا گیا ہے =

سَیِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے واقعہ رجیع مین صفر ۳ھ مین شہید ہوئے جیساکہ حال خبیب و زید بن دثنہ مین بیان ہوا ان حضرت نے بروز غزوہ بدر بہت سے عظما سردار قریش قتل کیئے تھے اور نامی آدمی تھے اس سبب سے کفار نے چاہا کہ انکا سر اوتار کر قریش کے پاس بھیجین اور انہون نے دعا کی تھی کہ یا اللہ مشرک کا ہاتھ مجھپر بعد موت نہ پہونچے سو اللہ تعالے نے بِترین یعنی زنبورین متعین کردین کہ کفار اونکی لاش پر قادر نہوئے اور رات کو مینہ برسا اور پانی سیلاب کا اون کی لاش بہالے گیا پتہ نہ چلا اور کفار کے ہاتھ سے لاش محفوظ رہی =

سَیِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ قَیْسِ الْعَوْفِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر و احد تھے =

سَیِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ عَدِیِّ الْعَجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جمیع غزوات مین شریک تھے اور ۴۵ھ ہجری مین ایک سو بیس برس [illegible] ہو کر رستے بدر سے انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بجانب مدینہ منورہ کے لوٹا یا تھا کسی کام کو مگر حصہ انکو غنیمت مین سے عطا فرمایا بدریون مین شمار ہوئے =

سیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت نقیب تھے اور تین مرتبہ مدینہ منورہ سے مکہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور بیعت کی یہ حضرت جمیع غزوات میں شریک تھے
انکو حضرت عمر رضؓ نے قاضی اور معلم شام میں مقرر کیا تھا معاویہ وہاں حاکم
تھے معاویہ انپر باتوں میں کچھ غصہ ہوئے یہ مدینہ کو چلے آئے حضرت عمر رضؓ نے
پھر انکو بھیجا اور معاویہ کو لکھا کہ ان حضرت پر تمہاری حکومت و امارت نہیں ہے
سنہ ۳۴ھ میں ۷۲ برس کی عمر میں وفات پائی انکا مزار بیت المقدس میں مشہور ہے

سیدنا عباد بن عبید بن التیہان رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت شریک بدر تھے

سیدنا عباد بن قیس بن عامر الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت شریک بدر تھے

سیدنا عباد بن بشر الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے
جمیع غزوات میں شریک تھے کعب بن اشرف یہودی کو جو حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا تھا ان صاحب نے قتل کیا افضل صحابہ سے تھے ایک مرتبہ

اندہیری رات مین یہ صاحب اور اُسید بن حضیر رضہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گہرون کو چلے عباد بن بشر کا عصا روشن ہوگیا اوسکی روشنی مین چلے پہر جب اُسید بن حضیر ان سے علیحدہ ہوے تو اونکا عصا بہی روشن ہوگیا ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کو اوٹھے اور نماز کو کہڑے ہوے تو آواز سنی حضرت نے فرمایا کہ آواز عباد بن بشر کی ہے حضرت بی بی عائشہ نے فرمایا کہ ہان اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یا اللہ بخش اسکو۔ اور عباد بن بشر بہاو مسیلمہ کذاب یمامہ مین ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے =

سَيِّدُنَا عَبَّادُ بْنُ عَبْشَةِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ان حضرت کو عباد بن قیس بن عبشہ بہی کہا گیا یہ حضرت مع اپنے بہائی سبیع کے شریک بدر تہے غزوۂ موتہ مین شہید ہوے ۸ھ مین =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودِ الْهُذَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ابن ام عبد یعنی مان کے نام سے بہی مشہور تہے انکے فضائل بہت ہین اور بہت سی احادیث صحیح انکے فضائل مین وارد ہین سب کے لکہنے کی گنجائش نہین کچہہ احادیث کا ترجمہ لکہتا ہون فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے راضی ہوں میں اپنی امت کیواسطے جس سے راضی ہو ابن ام عبد اور ناراض ہوں جس بات سے ناراض ہو ابن ام عبد اور فرمایا میزان اعمال میں احد پہاڑ سے زیادہ بھاری ہے عبداللہ[۱] اور فرمایا حضرت نے سیکھو قرآن چار شخصوں سے سب سے پہلے نام ابن ام عبد فرمایا پھر معاذ بن جبل اور ابی بن کعب وسالم غلام ابی حذیفہ کو فرمایا[۲] یہ صاحب عبداللہ[۳] پستہ قد تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے خدمت میں رہتے تھے صاحب مسواک وتکیہ و وسادہ مشہور تھے اور شہادت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے جنت کی یہ صاحب[۴] ہدایت وسنن وعادت وطریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ واقف تھے صحابہ کرام انکو سمجھتے تھے اقرب خدا کے نزدیک وسیلہ میں روز قیامت کے مدینہ منورہ میں ۳۲ھ میں وفات پائی کچھ اوپر ساٹھ برس کے ہوئے جنۃ البقیع میں دفن ہوئے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

[۱] یہ احادیث استیعاب میں ہیں ۱۲ ۔ [۲] یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے ۱۲

[۳] دیکھو حدیث صحیح بخاری شریف باب مناقب عبداللہ[۱] مشکوۃ شریف میں بروایت علقمہ ۱۲ ۔ صحیح بخاری شریف میں حدیث بروایت حذیفہ[۴] ہے کہ تحقیق مشابہ تر آدمیوں کا اور طریقہ وسیرت وعادت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن ام عبد ہے ۱۲

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے انکے بھائی بحاث بن ثعلبہ بھی شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جُبَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بیعت عقبہ مین اور غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے یہ سردار تیراندازون پر تھے انکے بھائی خوات بن جبیر بھی شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحُمَیْرِ الْاَشْجَعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی حارثہ کے جنکا نام حمزہ اور خارجہ بھی کہا گیا ہے شریک بدر تھے اور غزوہ احد مین بھی شریک تھے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت عبد اللہ بن رواحہ شاعر تھے فی البدیہہ شعر کہتے تھے یہ صاحب اور حضرت حسان اور کفار کا جو ایذا پہنچاتے تھے شعر و کلام اپنے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب شعر سے دیتے تھے بدر و احد و خندق مین شریک تھے غزوہ موتہ مین سنہ ۸ھ مین شہید ہوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی تھی ان کو کہ اللہ تعالی تمکو ثابت قدم رکھے سو یہ حضرت ثابت قدم رہے یہانتک کہ شہید ہوے اور یہ حضرت کاتب یعنی منشی بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَبِیْعٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوۂ بدر میں شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ طَارِقِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے یہ صاحب واقعہ رجیع میں سات آدمیوں کے ساتھ تھے حضرات مرثد بن ابی مرثد و خالد بن بکیر و عاصم بن ثابت تو جب ان سے دغا کی گئی اوسیوقت لڑکر شہید ہوے خبیب و عبداللہ بن طارق و زید بن دثنہ کو کفار نے گرفتار کیا خبیب و زید رضہ کا حال اونکے نامون کے ساتھ بیان ہوا عبداللہ بن طارق اون لوگون سے آپکو چھڑا کر لڑے مرالظہران مین شہید ہو صفر ۳ھ مین وہین ان حضرت کی قبر ہے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ کَعْبِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے اور محافظ غنائم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا جمیع غزوات مین شریک تھے مدینہ منورہ مین ۳۳ھ ہجری مین وفات پائی حضرت عثمان رض نے نماز جنازہ پڑہائی ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَظْعُوْنِ الْجُمَحِیِّ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے حبشہ کو ہجرت کی اور انکے بھائی عثمان اور قدامہ اور بھتیجے سائب بن عثمان سب شریک بدر تھے یہ حضرت ۳۰ھ مین مدینہ منورہ مین ۶۰ برس کی عمر مین مرے

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جناب ابوقتادہ رضؓ کے بھتیجے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر و جملہ غزوات تھے اور فضلاے صحابہ سے تھے انکا باپ عبد اللہ بن اُبَیّ منافق اشد تھا اسی نے غزوہ تبوک کے وقت کہا تھا کہ اب معزز ذلیل لوگون کو نکالدینگے اوسکے بیٹے نے کہا یا رسول اللہ وہ ہی ذلیل ہے آپ معزز ہین ان صاحب نے عرض کیا کہ اگر آپ فرماوین مین اپنے باپ کو مار ڈالون حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب وہ مرا اوسکے بیٹے نے عرض کیا کہ آپ نماز جنازہ پڑھایئے تو آیۃ لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا نازل ہوئی یہ صاحب عبد اللہ بن عبد اللہ جہاد یمامہ مسیلمہ کذاب مین ١٢ھ ہجری مین شہید ہوے ۔

[illegible] منافقون [illegible] ١٢

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَامِرٍ الْبَلَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ہم قسم بنی ساعدہ کے انصار مین سے تھے شریک بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام عبد الرحمن بن عمرو بن حرام امام ابن قیّم جوزی نے کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد مین لکھا ہے اور کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین عبد اللہ نام لکھا ہے یہ

حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین سب سے پہلے شہید ہوئے
انہون نے مبشر بن عبد المنذر کو خواب مین دیکھا تہا کہ وہ کہتے ہین کہ تم جلد ہمارے پاس آنے
والے ہو عبد اللہ نے پوچھا مبشر سے کہ تم کہان ہو مبشر نے کہا کہ جنت مین عبد اللہ نے
کہا کہ تم تو بدر مین شہید ہوئے تھے مبشر نے کہا کہ ہان مگر خدا نے مجھے پھر زندہ کیا یہ
خواب عبد اللہ بن عمرو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تعبیر دی شہادت کی جو واقع ہوئی بعد شہادت کے جابر رضی بیٹے عبد اللہ
بن عمرو نے عرض کیا حضور مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میرے باپ
شہید ہوئے اور اونکے عیال ہے اور قرض ہے حضرت نے فرمایا کہ مین تجھے خوشخبری
سناتا ہون جیسے تیرا باپ ملا خدا سے عرض کیا فرمائیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالی نے زندہ کیا تیرے باپ کو اور روبرو کلام کیا اور کسی سے خدا تعالی
نے روبرو کلام نہین کیا ہے فرمایا خداے تعالی نے جو تیری تمنا ہو میرے بندے وہ
مین تجھکو دون تیرے باپ نے کہا کہ تمنا ہے کہ پھر دنیا مین مجھکو بھیجدے پھر تیری راہ مین
دوبارہ شہید ہون فرمایا خدا نے یہ پہلے حکم میرا ہو چکا ہے کہ پھر دنیا کو لوٹنا نہین ہوگا
عرض کیا کہ میرے پس ماندون کو خبر کی جاوے پس نازل ہوئی یہ آیت وَلَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ الی آخر الآیۃ =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب شریک غزوہ بدر تھے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعْدِ بْنِ خَیْثَمَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے باپ سعد غزوہ بدر میں شہید ہوئے انکے دادا خیثمہ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام زمانۂ جاہلیت میں حکم تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ نام رکھا انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ مدینہ میں کتابت سکھاویں یہ بڑے خوشنویس تھے غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَمَۃَ الْعَجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْجَدِّ السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور شریک غزوہ احد بھی تھے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَحْشٍ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی امیمہ کے بیٹے تھے غزوہ بدر و احد

مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے اور انکو بھی مثل حضرت حمزہ رضہ مثلہ کیا گیا ۱۲

استیعاب ان حضرت نے دعا مانگی تھی کہ یا اللہ مین شہید ہو جاؤن میرا پیٹ چاک کیا

جاوے ناک کان کاٹے جاوین جب تو مجھہ سے پوچھے تو کہون تیری راہ مین یہ

حال ہوا ۱۲ زاد المعاد ان حضرت کی بہن ام المومنین زینب بنت جحش تھین =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَہْلِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے بروز غزوہ خندق ۵ھ مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَہْلِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے جب واپس آئے مکہ کو تو انکے باپ نے پکڑ رکھا پھر انکے

باپ کفار قریش کے ساتھ بدر کو آئے اور یہ بھی ساتھ تھے یہ صاحب کفار مین سے

بھاگ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر مین اور جمیع غزوات

مین شریک ہوے اور بوقت فتح مکہ انکی سفارش سے انکے باپ کو امان دی گئی

یہ حضرت جنگ مسیلمہ کذاب مین ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد مین شریک تھے ان حضرت نے خواب مین الفاظ

اذان دیکھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم فرمایا او نہین الفاظ سے

اذان کا جو عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھے یہ خواب سلہ ہجری میں بعد بنا ے
مسجد نبوی کے دیکھا تھا بروز فتح مکہ علم نبی حارث کا انہیں حضرت کے ہاتھ میں تھا
(نیز بزبان)
سـ۳۲ـہ ہجری میں وفات پائی ۶۴ برس کی عمر میں حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی تھی

سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبْدِ مَنَافِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ قَیْسِ بْنِ صَخْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی سعد بن قیس کے شریک غزوہ بدر تھے اور غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ قَیْسِ بْنِ خَالِدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَخْرَمَۃَ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے دو مرتبہ ہجرت کی غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے جہاد یمامہ میں
بمقابلہ مسیلمہ کذاب سـ۱۲ـہ میں شہید ہوے یہ صاحب بڑے فاضل و عابد تھے بروز
جہاد یمامہ بھی روزہ دار تھے عبداللہ بن عمر انکے پاس آئے اون سے پوچھا کہ افطار کا
وقت ہو گیا عبداللہ بن عمر نے کہا ہاں تو اون سے پانی مانگا جب عبداللہ بن عمر پانی لیکر آئے تو

دم نکل چکا تھا۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُرْفُطَۃِ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور انہوں نے حضرت جعفر بن ابو طالب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ رَبِّہٖ بْنُ حَقِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے نام کو عبداللہ بھی کہا گیا ہے یہ صاحب شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ الزُّہْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت عبدالرحمن بن عوف کا نام جاہلیت مین عبد عمرو تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن نام رکھا یہ حضرت قصۂ اصحاب فیل سے دس برس بعد پیدا ہوئے تھے اور قبل اس سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین تشریف لیجاوین مسلمان ہوئے تھے دونون ہجرتین انہون نے کین یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین سواے غزوہ تبوک کے شریک تھے غزوہ تبوک مین نہ شریک ہونے کی تلافی یہ کی کہ اول چار ہزار دینار پھر چالیس ہزار دینار راہ خدا مین تصدق کئے اور سوار کیا راہ خدا مین پانسو گھوڑون پر اور پانسو اونٹون پر مجاہدین کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبدالرحمن امین ہے آسمان مین اور امین ہے زمین مین اور فرمایا عبدالرحمن سردار ہے سردار مسلمانون مین سے اور نماز پڑھی سفر

میں ان کے پیچھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ حضرت عشرۂ مبشرہ
میں سے تھے یہ صاحب تجارت کرتے تھے اور خبرگیری ازواج مطہرات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے تھے بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر
مال انکا تجارت سے بڑھا کہ ہزار اونٹ تین ہزار بکری اور سو گھوڑے چھوڑے
اور ایک بیوی کو مرض الموت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف نے طلاق دی تھی
اسسے چوبیسویں حصہ متروکہ پر صلح کی گئی تو تراسی ہزار درہم اوسکو دئے گئے ۳۲ سنہ
ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی ۷۵ برس کی عمر میں ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ کَعْبٍ الْمَازِنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت عبداللہ بن کعب کے بھائی تھے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ تبوک میں
انکو سامان میسر نہ آیا تو روئے ان رونے والوں کی شان میں یہ آیت وَلَا عَلَى الَّذِينَ
إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا
وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ نازل ہوئی

سَیِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَہْلٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

شریک بدر تھے اور صاحب علم و فہم تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ یَالِیْلَ بْنُ نَاشِبٍ اللَّیْثِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے آخر خلافت حضرت عمرؓ میں وفات پائی بہت بوڑہے تھے۔

سَیِّدُنَا عَبْسُ بْنُ عَامِرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔

سَیِّدُنَا عُتْبَۃُ بْنُ مَسْعُوْدِ الْھُذَلِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھائی عبداللہ بن مسعود کے تھے یہ حضرت سب غزوات میں شریک تھے مدینہ منورہ میں خلافت حضرت عمر میں اپنے بھائی عبداللہ سے پہلے مرے حضرت عبداللہ روئے اور کہا میرا بھائی تہا اور میرے ساتھ مصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا

سَیِّدُنَا عُتْبَۃُ بْنُ غَزْوَانِ الْمَازِنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ساتویں شخص تھے اسلام لانے میں پہلے ہجرت کے طرف حبشہ کے پھر ہجرت کی مدینہ منورہ کو بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے حضرت عمر نے انکو بصرہ کو بھیجا تہا بصرہ فتح کیا وہاں مسجد بنائی پھر حج کو گئے اور استعفا دیا حکومت بصرہ سے حضرت عمر نے منظور نہیں کیا مکہ سے پھر بصرہ کو لوٹے تھے گرے سواری سے اور مر گئے ۱۷ ہجری میں۔

سَیِّدُنَا عُتْبَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا عِتْبَانُ بْنُ مَالِكِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے پہلے بینائی کم تھی پھر روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندھے ہو گئے تھے مسجد میں آنے سے معذور ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے گھر میں جاکر نماز پڑھی تاکہ وہ جگہہ نماز کی مقرر کر لیں

سَیِّدُنَا عَتِیْكُ بْنُ التَّیِّهَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی ابو الہیثم کے شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت چودہویں شخص تھے اسلام لانے میں ہجرت کی دو مرتبہ اور مع اپنے بھائی عبداللہ و قدامہ اور بیٹے سائب کے شریک بدر تھے بعد غزوہ بدر کے ۲ سنہ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی جب غسل کفن دیا گیا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور انکی قبر پر پتھر رکھا پہچان کیواسطے جنۃ البقیع میں سب سے پہلے مسلمان یہ ہی حضرت دفن ہوئے انکے بعد حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت نے فرمایا اِلْحَقْ بِسَلَفِنَا الصَّالِحِ عثمان بن مظعون کے ساتھ انھیں پر جب لوگ روئے حضرت نے فرمایا جو رونا آنکھہ سے ہو وہ اللہ کی طرف سے اور رحمت سے ہے اور جو زبان اور ہاتھ سے ہو وہ شیطان کیطرف سے ہے

سَیِّدُنَا عَدِیُّ بْنُ الزَّغْبَاءِ حَلِیْفِ بَنِی النَّجَّارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق اور تمام غزوات مین شریک تھے انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلۂ ابو سفیان کی تلاش مین بھیجا تھا جسکے سبب سے غزوہ بدر واقع ہوا خلافت حضرت عمرؓ مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا عُبَیْدَۃُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت ابن عم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور دس برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے دار ارقم مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے سے پہلے مسلمان ہوے اور ہجرت کی پہلا سریۃ (لشکر جہاد) جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیواسطے روانہ کیا وہ عبیدہ بن الحارث کو سردار کر کے بھیجا تھا جس مین انسی سوار تھے اور سب مہاجرین تھے کوئی انصار نہ تھا انکی بڑی قدر و منزلت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ حضرت مع اپنے بھائیون طفیل و حصین کے شریک بدر تھے غزوہ بدر مین انکا پانون کٹ گیا تھا صفرا مین انتقال کیا پھر ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے مقام صفرا مین پونہچے اصحاب نے عرض کیا کہ یہان خوشبو مشک کی آتی ہے حضرت نے فرمایا یہان قبر ابو معاویہ کی ہے ابو معاویہ کنیت حضرت عبیدہ کی تھی ۔

سَیِّدُنَا عُبَیْدُ بْنُ اَوْسٍ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انہوں نے چار شخص گرفتار کر کر ایک رسی میں باندھے تھے عقیل بن ابوطالب عباس و نوفل اور ایک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری اعانت کی فرشتہ کریم نے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا مقرن =

سَیِّدُنَا عُبَیْدُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا عُبَیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد و خندق کے غزوات میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا عِصْمَۃُ بْنُ الْحُصَیْنِ بْنِ وَبَرَۃَ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا عِصْمَۃُ بْنُ الْاَشْجَعِ النَّجَّارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت تمام غزوات میں شریک تھے امارت معاویہ میں وفات پائی انکے نام کو عُصَیمہ بھی کہا گیا ہے =

سَیِّدُنَا عَطِیَّۃُ بْنُ نُوَیْرَۃَ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ وَھَبِ بْنِ رَبِیْعَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی شجاع بن وہب کے شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ وَھَبِ بْنِ کَلْدَۃِ الْغَطَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت عقبہ اول و ثانیہ مین شریک بیعت تھے انصار مین سب سے پہلے ایمان لائے مکہ معظمہ مین حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر رہے پھر ہجرت مین شریک تھے یہ حضرت انصاری و مہاجری دونون ہین غزوہ احد مین بھی شریک تھے غزوہ احد مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارون مبارک مین سے حلقہ زرہ کے جو گھس گئے تھے اونکے نکالنے مین حضرت ابو عبیدہ بن کڑیان جراح کے ساتھ شریک تھے۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور بدر مین شریک تھے اور جمیع غزوات مین شریک رہے جہاد یمامہ مین بمقابلہ مسیلمہ کذاب شہید ہو ۱۲ھ ہجری مین۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ رَبِیْعَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سیدنا عقبۃ بن عثمان الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت مع اپنے بھائی سعد بن عثمان کے شریک بدر تھے اور احد میں بھی شریک تھے احد سے بھاگ گئے اور پھر لوٹ آئے =

سیدنا عکاشۃ بن محصن الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عکاشہ فضلائے صحابہ میں سے تھے غزوہ بدر میں انکی تلوار ٹوٹ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ سوکھی انکے ہاتھ میں دیدی وہ تلوار ہو گئی تمام غزوہ میں اوس سے لڑے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہونگے پس حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا حضرت دعا فرمائیے کہ میں انمیں سے ہوں حضرت نے فرمایا تم اونہیں میں سے ہو پھر ایک اور شخص کھڑے ہوئے کہ میرے واسطے بھی دعا فرمائیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ پہلے ہو چکا کہا گیا ہے کہ اخیر شخص منافق تھا حضرت عکاشہ اور ثابت بن اقرم سنہ ۱۱ھ میں مرتدوں مدعی نبوت طلیحہ وغیرہ سے جہاد میں شہید ہوئے =

سیدنا عمار بن یاسر المہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمار بن یاسر انکی والدہ کا نام سمیہ تھا حضرت ابو حذیفہ کی لونڈی تھیں حضرت

یاسر سے انکا نکاح کردیا تھا یہ سب عذاب دئے جاتے تھے اللہ تعالیٰ کے دین قبول کرنے کی وجہ سے عمار کو آگ سے کفار جلاتے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونپر گذرتے تو فرماتے اے آگ ٹھنڈی ہو جا اسپر جیسے حضرت ابراہیم پر ٹھنڈی ہوئی تھی حضرت عمار نے ہجرتین کین دونون قبلہ کی طرف نماز پڑہی سب غزوات مین شریک ہو ئے روز جہاد یمامہ بمقابلہ مسیلمہ کذاب انکا کان کٹ گیا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کے ایمان پانون تک بھرا ہوا ہے اور جن اصحاب نے بیعت رضوان کی تہی اونمین سے آٹھ سو جنگ صفین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جنمین سے ۶۳ شہید ہوے اونہین مین عمار بن یاسر تھے غزوہ خندق مین جب عمار خندق کھود رہے تھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے ابن سمیہ تجھکو قتل کریگا گروہ باغی یہ معجزہ تھا او رپیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی سن ۳۷ میں شہید ہوے بلا غسل و کفن دفن کئے گئے ۔

سَیِّدُنَا عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و جمیع غزوات مین شریک تھے بروز جہاد یمامہ بمقابلہ مسیلمہ کذاب سنہ ۱۲ ہجری مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ عَوْف حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِر الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور غزوہ تبوک جانے کیواسطے بوجہ ناداری کے رو ئے اور انکے اور لوگون کی شان مین جو مثل انکے بوجہ ناداری غزوہ تبوک مین نہ جا سکے اور روئے تھے یہ آیت نازل ہوئی تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُہُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ

یہ حضرت مدینۂ منورہ مین لاولد آخر امارت معاویہ مین مرے =

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ اِیَاس الْاَنْصَارِیُّ الْیَمَنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ہم قسم انصار کے تھے اصل انکی یمن سے ہے شریک غزوہ بدر و احد تھے انکے بھائی ورقہ اور ربیع تھے =

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیُّ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ سُرَاقَۃَ الْقُرَشِیُّ الْعَدَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر و جمیع غزوات مین تھے خلافت حضرت عثمانؓ مین وفات پائی انکے بھائی عبداللہ بن سراقہ تھے =

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَرْح الْقُرَشِیُّ الْفِہْرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام معمر بھی کہا گیا ہے شریک بدر تھے ۳۰ ہجری مین وفات پائی انکے

درسے اور صال پہ بہا کر انکھین اونکی جاری نہین آنسوؤن سے ۱۲

بھائی وہب بن ابی سرح بھی شریک بدر تھے ۔

سیدنا عمرو بن معبد الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے نام کو عمیر بن سعید بھی کہا ہے اکثر عمرو بن معبد ہی مشہور ہے

سیدنا عمرو بن الجموح السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت مع بیٹوں معاذ و معوذ و خلاد و ابو ایمن کے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں یہ حضرت اور سوائے معاذ و معوذ کے دو بیٹے شہید ہوئے یہ حضرت اعرج تھے انسے کہا بھی گیا کہ تم غزوہ میں مت شریک ہو مگر یہ حضرت شریک ہوئے اور دعا کی کہ یا اللہ مجھکو شہادت عطا فرما چنانچہ شہید ہوئے ۔

سیدنا عمرو بن عنمۃ الانصاری الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے انکے بھائی ثعلبہ بن عنمہ تھے ۔

سیدنا عمرو بن معاذ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت مع اپنے بھائی سعد بن معاذ کے شریک بدر تھے غزوہ احد میں ۳۲ برس کی عمر میں شہید ہوئے ۔

سیدنا عمیر بن الحارث بن ثعلبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا عُمَیْرُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت سولہ برس کے بوقت غزوہ بدر تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چھوٹے ہو لوٹ جاؤ جب یہ روئے اجازت دی لڑے اور شہید ہوئے انکے بھائی سعد ابن ابی وقاص تھے ۔

سَیِّدُنَا عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قسم اوسکی جسکے اختیار میں ہے جان محمد کی جو شخص آج لڑیگا اور صبر سے شہید ہوگا اور منہ نہ پھیریگا ضرور وہ جنتی ہے عمیر بن حمام چھوارے کھا رہے تھے چھوارے پھینک کر خوب لڑے اور شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا عُبَادَةُ بْنُ حَسْحَاسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان حضرت کا نام عبّاد بھی کہا گیا ہے انکے باپ کے نام میں بجائے حا کے خا کے ساتھ بھی دونوں جگہہ کہا گیا ہے حضرت مجذر ابن زیاد کے چچازاد اور اخیافی بھائی تھے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوکر مجذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قبر میں دفن ہوئے ۔

سَیِّدُنَا عَنْتَرَةُ حَلِیْفُ بَنِیْ سَوَادِ السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَوْفُ بْنُ عَفْرَاءَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکا نام عوذ بھی کہا گیا انکے بھائی معوذ تھے دونوں بھائیوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا عکرمہ بن ابوجہل نے انکو شہید کیا عفرا انکی ماں کا نام تھا باپ کا نام حارث تھا =

سَیِّدُنَا عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور غزوات احد وخندق میں شریک تھے حیات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا عِیَاضُ بْنُ زُھَیْرِ الْقُرَشِیُّ الْفِھْرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مہاجرین حبشہ سے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے فتوح شام میں انہوں نے بہت جرأت سے حملے کیے شام میں ہی وفات پائی =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْغَیْنِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا غَنَّامُ بْنُ اَوْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اصحاب بدریین میں ہیں بالاتفاق =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْفَاءِ

سَیِّدُنَا فَرْوَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا الْفَاکِہُ بْنُ بِشْرٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے والد کے نام مین بشر بضم با و سکون سین معارسی کہا گیا ہے یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْقَافِ

سَیِّدُنَا قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ماموں حضرت ام المؤمنین حفصہ رض کے تھے مع اپنے بھائیوں عثمان و عبد اللہ کے ہجرت کی اور شریک بدر اور جمیع غزوات کے تھے حضرت عمر رض کی خلافت مین بشہادت ابوہریرہ رض اور جارود سردار قبیلہ اور انکی زوجہ ہند بنت الولید کی انپر حد شراب پینے کی لگائی گئی سنہ ۳۶ھ مین ۶۸ برس کی عمر مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت قتادہ بن نعمان شریک غزوہ بدر و جمیع غزوات کے تھے انکی آنکھ غزوہ احد مین زخم سے نکل پڑی تھی رخسارہ پر لوگون نے کہا کہ کاٹ ڈالنا چاہیئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حلقہ آنکھ مین رکھدیا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ خوبصورت کر جمال پس وہ آنکھ اچھی ہوگئی مرتے وقت تک روشنی رہی ایک روز اندھیری رات

تھی اور تر شیح ہی ہو رہا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا کے واسطے

تشریف لئے جاتے تھے حضرت قتادہ کو دیکھا آواز دی قتادہ نے عرض کیا کہ رات

کی نماز کے شاہد کم ہوتے ہین جیسے چاہا کہ ہین شامل ہون حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد سے لوٹو میرے پاس آنا چنانچہ قتادہ حاضر ہوے

انکو ایک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی اور فرمایا کہ

یہ لکڑی اندھیرے مین دس گز آگے اور دس گز پیچھے روشنی دیگی فضیلت انکی

تفاسیر مین شان نزول آیت ۱ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ

مین مذکور ہے حضرت قتادہ نے وفات پائی [illegible] ہجری مین نماز پڑھائی جنازہ کی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبر مین اوتارا ابو سعید خدری اخیافی بھائی قتادہ رضی اللہ عنہ کے =

---

۱ ایک شخص طعمہ بن ابیرق نے آٹے مین رکھی ہوئی زرہ حضرت قتادہ کی چرالی تھی اور پھر اسکو

زید نام یہودی کے پاس رکھ آیا آٹے کا نشان طعمہ کے گھر تک معلوم ہوا تلاشی لی گئی

زرہ نہ نکلی تو پھر زید یہودی کے گھر تک پتہ لگایا زرہ نکلی تو طعمہ کے رشتہ دارون نے

یہ مشورہ کیا کہ طعمہ کی بریت کی گواہی دین گے یہودی کو چور ٹھہرا دین گے

اللہ تعالی نے نو آیتین جو سورۂ نساء پارہ پنجم رکوع ۱۵ مین ہین نازل فرمائین

اور اللہ تعالی نے اپنے رسول کو آگاہ کیا کہ طعمہ چور ہے ۱۲

سیدنا قیس بن مخلد الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے ۔

سیدنا قیس بن محصن الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے انکے والد کا نام حصن بھی کہا گیا ہے ۔

سیدنا قیس بن ابی صعصعۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر اور احد کے تھے ۔

سیدنا قطبۃ بن عامر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت قطبہ غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے غزوہ احد میں ۹ زخم انکے لگے تھے یہ حضرت بماہ صفر ۹ھ قبیلہ خثعم پر مع بیس آدمیوں کے بھیجے گئے تھے خوب لڑے اور مال و اسباب و عورتیں قبیلہ خثعم کی لیکر مدینہ کو چلے قبیلہ کے لوگوں نے تعاقب کیا اللہ تعالیٰ نے ایک سیل بھیجا وہ دیکھتے رہ گئے اور یہ حضرت انکی نگاہ سے غائب ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچ گئے خلافت حضرت عثمانؓ میں وفات پائی ۔

اصحاب البدر بحرف الکاف

سیدنا کعب بن زید النجاری الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت کعب بن زید غزوہ بدر میں شریک تھے واقعہ بیر معونہ میں ستر اصحاب رسول اللہ بھیجے گئے تھے

اون مین سے ۶۹ انہتر شہید ہوے اکیلے یہ حضرت شدید زخمی مقتولین مین پڑے رہے
اور زندہ رہے غزوۂ خندق مین ۵ھ ہجری مین شہید ہوے واقعۂ بیر معونہ یہ ہوا تہا
کہ ابو برا ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اوسکو
دعوت اسلام کی گئی وہ اسلام نہین لایا اور نہ انکار کیا اور عرض کیا کہ اگر حضرت اپنے
اصحاب کو اہل نجد کے پاس بہیجین تو مین یقین کرتا ہون کہ وہ سب مسلمان ہوجاوینگے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل نجد سے خوف ہے ابو برا نے کہا کہ مین اونکا
ضامن ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن عمرو کو سردار مقرر کر کر ستر
اصحاب پر جو فضلاء و قراء و بہتر و سردار تھے روانہ کیا صفر ۴ھ ہجری مین بیر معونہ ایک
کنوین کا نام ہے درمیان زمین بنی عامر و حرہ ابی سلیم کے وہان یہ سب اوترے
اور حضرت حرام بن ملحان کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ لیکر عامر بن طفیل
کے پاس بہیجا اوسنے نامۂ مبارک کو نہ دیکہا اور پیچہے سے حضرت حرام بن ملحان کے حربہ
مارا اور پہر عامر بن طفیل نے بنی عامر کو باقی اصحاب کے قتل کا حکم دیا انہون نے
اس سبب سے قبول نہین کیا کہ ابو برا ضامن ہوا تہا پہر بنی سلیم کو حکم دیا انہون نے آکر
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گہیر لیا پس لڑے اور سب شہید ہوے
رضی اللہ تعالی عنہم ۔

سیدنا کعب بن جماز الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت ہم قسم بنی ساعدہ کے انصار مین سے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے جہاد
یمامہ مین مقابلہ مسیلمہ کذاب سنہ ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے۔

اَصحابُ البدر بحرف المیم

سیدنا مالک بن قدامۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت اور انکے بھائی منذر ابن قدامہ شرکاے بدر تھے۔

سیدنا مالک بن رافع العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت مع اپنے بھائیون خلاد و رفاعہ کے شریک بدر تھے۔

سیدنا مالک بن عمرو السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت مع اپنے بھائی مدلاج بن عمرو کے شریک بدر تھے اور جہاد یمامہ مین ۱۲ھ
ہجری مین شہید ہوے اوسی روز بھائی بھی انکے بعد شہید ہوے۔

سیدنا مالک بن امیۃ بن عمرو السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے جہاد یمامہ مین سنہ ۱۲ھ مین شہید ہوے۔

سیدنا مالک بن مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت چچازاد بھائی ابواسید رضی اللہ عنہ کے تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے۔

سَیِّدُنَا مَالِكُ بْنُ اَبِیْ خَوْلِیِّ الْعِجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی خولی بن ابی خولی کے شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و جمیع غزوات مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا مَالِكُ بْنُ نُمَیْلَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

انکی والدہ کا نام نمیلہ تہا باپ کا نام ثابت تہا غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی ابو لبابہ کے شریک غزوہ بدر تھے اور شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مُجَذَّرُ بْنُ زِیَادٍ حَلِیْفُ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان حضرت کا نام عبد اللہ بھی تہا غزوہ بدر مین شریک تہے غزوہ احد مین شہید ہوے حارث بن سوید نے شہید کیا تہا بعد فتح مکہ کے حارث بن سوید مسلمان ہو کر آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص مجذر بن زیاد مین قتل کیا استیعاب فی احوال الاصحاب مین ایسا ہی لکہا ہے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی قاتل حضرت حمزہ کو جب وہ ایمان لایا قتل نہین فرمایا تہا حضرت مجذر اپنے چچازاد و اخیافی بھائی

عبادہ بن حسحاس کے ساتھ ایک قبر مین دفن کیے گئے ۔

سَیِّدُنَا مُحْرِزُ بْنُ نَضْلَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

محرز بن نضلہ غزوہ بدر و احد و خندق مین شریک تھے غزوہ غابہ مین ۶ھ ہجری مین شہید ہوے غزوہ غابہ یہ تہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مویشی موضع غابہ مین جو قریب مدینہ کے ہے چرتے تھے عیینہ بن حصین نے اوسکو لوٹ لیا چرواہے کو مار ڈالا اوسکی عورت کو لیگیا جب خبر ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کی اوّل مقداد بن عمرو کو بہیجا اور فرمایا ہم پیچہے سے آتے ہین ذی قرد ایک موضع ہے مدینہ منورہ سے دو منزل وہان سب مویشی اون غارتگران سے چہین لی ۔

سَیِّدُنَا مُحْرِزُ بْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیُّ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکا نام استیعاب مین محرز لکہا ہے یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے جس روز غزوہ احد کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد فرمایا اوسدن وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

محمد بن سلمہ فضلاے صحابہ مین سے تھے غزوہ بدر و جمیع غزوات مین شریک ہوے ان حضرت نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تہا جنگ صفین و جمل مین خانہ نشین رہے ۴۳ھ مین ۷۷ برس کی عمر مین وفات پائی اوسوقت حاکم مدینہ منورہ کا مروان تہا ۔

سَیِّدُنَا مِدلاجُ بْنُ عَمْرِو السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکا نام مُدْلِجْ بھی کہا گیا ہے یہ حضرت غزوہ بدر مین مع اپنے بھائی مالک بن عمرو کے شریک تھے اور جمیع غزوات مین شریک تھے ۵۰ھ مین مرے ۔

سَیِّدُنَا مَرْثَدُ بْنُ اَبِی مَرْثَدِ الْغَنَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے باپ شریک تھے غزوہ بدر مین یہ حضرت سردار کر کر صفر ۳ھ ہجری مین دیہات عضل و قوار کو مع چھ آدمیون کے بھیجے گئے تھے جب رجیع پر پہنچے ان سے دغا کی گئی اور سوائے خبیب و زید کے کہ یہ قید ہوے اور بعد کو شہید کئے گئے اور سب شہید ہوے جیسا کہ ذکر خبیب رضی اللہ عنہ مین بیان ہو چکا ہے ۔

سَیِّدُنَا مُرَارَۃُ بْنُ رَبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے اور یہ اون تین اصحاب مین تھے جو غزوہ تبوک مین نہین گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول کی اور قرآن مین معافی نازل ہوئی

سَیِّدُنَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکا لقب مسطح تھا نام عوف تھا اثاثہ انکے والد حضرت ابوبکر کے سگے خالہ زاد بھائی تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انکی پرورش کرتے تھے قصہ بہتان حضرت عائشہ مین یہ بھی شریک تھے جب آیہ تطہیر نازل ہوئی انکو بھی حد لگائی گئی اور حضرت ابوبکر نے جو دیتے تھے وہ دینا بند کر دیا تھا جسپر

یہ آیۃ نازل ہوئی وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
پہر دینا شروع کیا بہتان حضرت ام المومنین بی بی عائشہ کا اس سبب سے لکہنا ضرور ہے
کہ مخالفین اکثر ناواقفون کے سامنے دہوکا دیکر جانے کیا کچھ بکتے ہین قصہ یہ ہوا کہ
شعبان ۵ھ ہجری مین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ مریسیع کو تشریف
لے گئے تو قرعہ ساتھ جانے کا حضرت صدیقہ کا تہا وہ ساتھ گئین صبح کو جب یہ ضروریات
کو گئین تو کمربند جو اپنی بہن کا مانگ لائی تہین گر گیا اوسکی تلاش مین پہر گئین اس عرصہ
مین کوچ کا وقت تہا انکا ہودہ جسمین سفر کیا کرتی تہین لوگ اوٹہا لے گئے چونکہ اوسوقت
صرف بارہ برس کی عمر حضرت صدیقہ کی تہی کچھ وزن آپکے جسم کا نہین تہا کہ معلوم ہوتا جب
حضرت صدیقہ ڈہونڈکر واپس آئین دیکہا کوچ ہوچکا ہے بیٹہہ گئین کہ کوئی تلاش کو
آویگا صبح کا وقت تہا نیند آگئی حضرت معطل بن صفوان پیچہے رہ گئے وہ بہی سو گئے تہے جب
وہ آئے حضرت صدیقہ کو دیکہکر کہا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ زَوْجَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس قول سے حضرت صدیقہ بیدار ہوئین معطل نے اپنا اونٹ بٹہا دیا اوسپر
حضرت صدیقہ سوار ہولین معطل اونٹ کو ہانکتے ہوئے پیدل چلے سوا اسکے نہ کچھ معطل نے بات

اور یہ قسم کہا وین صاحب بزرگی کے تم مین سے اور وسعت والے یہ کہ دیوین صاحب قرابت کو اور محتاجون کو اور ہجرت کرنے والون کو راہ خدا مین اور چاہیے کہ معاف کرین اور چاہیے کہ درگذر کرین کیا نہین

کہی نہ حضرت صدیقہ نے کچھ بات کہی منافق عبداللہ بن اُبی بن سلول نے اس پر باتیں بنائیں حضرت خاموش رہے جبتک آیۂ تطہیر نازل ہوئی اور خداوند عالم نے اپنے حبیب کی حبیبہ کی معصومیت وطہارت ارشاد فرمائی جو لوگ مسلمان مومن تھے اور عبداللہ بن ابی کے ہمکلام ہوئے تھے اونکو حد لگائی گئی عبداللہ بن ابی چونکہ منافق تہا اوسکے قلب میں ایمان نہ تہا اوسکو دنیا میں حد نہیں لگائی اس تمام قصہ سے مؤمنین کامل کو اطمینان ہوگا اور مخالفین کے قول کی تردید عقلاً ونقلاً ثابت ہوتی ہے ۔ حضرت مسطح صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے ۳۷ھ ہجری میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ عَبْدِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر رہے غزوہ خیبر میں ۷ھ میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر واحد میں شریک تھے بیر معونہ پر صفر ۴ھ میں شہید ہوئے قصہ بیر معونہ حال حضرت کعب حرف کاف میں مشرح تحریر ہوا ہے =

سَیِّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ اَوْسِ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے اور جمیع غزوات میں شریک تھے بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کی خلافت میں وفات پائی کلبی نے کہا ہے کہ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے =

سَیّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ خَلْدَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَیّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ رَبِیْعَۃَ الْقَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت قارہ موضع کے رہنے والے تھے قبل تشریف لیجانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین ایمان لائے تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے ۳۰ھ مین وفات پائی۔

سَیّدُنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرِ الْقُرَیْشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت مصعب بن عمیر اجلہ صحابہ اور افاضل سے تھے پہلے حبشہ کو ہجرت کی بعدہ مدینہ منورہ کو واسطے تعلیم و ہدایت انصار کے بھیجے گئے کہ قرآن پڑہاوین اور دین کے ارکان سکہاوین قبل ہجرت کے مدینہ منورہ مین جمعہ قائم کیا یہ حضرت مکہ معظمہ کے جوان صاحب جمال خوش لباس اور رئیس تھے جب انکو معلوم ہوا کہ دار ارقم مین ہدایت ہوتی ہے وہان گئے اور مسلمان ہوے اور اپنے مان باپ سے اسلام چہپاتے تھے عثمان بن طلحہ نے انکو نماز پڑہتے دیکھ لیا اور انکی قوم کو خبر کی انکو قید کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے روکا یہ محبوس رہے جبتک کہ حبشہ کو ہجرت کی تہی۔ یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے انکے پاس اسقدر نہ تہا کہ سر اور پانون دونون ڈہک جاتے سر ڈہکتے تو پانون کہل جاتے پانون ڈہکتے

تو سر کھل جاتا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سر ڈہکو پانون

پر گھاس ڈالدو سبحان اللہ کیا سچے وسچے دیندار تھے انکی شان مین یہ آیت نازل

ہوئی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا

اور حدیث مین ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

تسمہ بکری کے چمڑے کا باندہے ہوئے فرمایا حضرت نے دیکھو اس شخص کو کہ روشن

کیا اللہ نے دل اسکا ایمان سے کہ ماں باپ کھلاتے تھے بہترین کھانا اور دیکھا ہے

بیٹے اسپر جوڑہ کہ دوسو درہم کا خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا ورسول

کی اس حالت کو کہ تم دیکھتے ہو ۔

سَیِّدُنَا مُظَهِّرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

بھائی اسکے ظہر بن رافع تھے انکو کتاب استیعاب مین بدریون مین نہین لکھا ہے ۱۲

سیف النصر مین بدری لکھا ہے غزوہ احد مین شریک تھے خلافت حضرت عمر مین

خیبر مین یہود کے ہاتھ سے شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

بیعت عقبہ اور غزوہ بدر مین شریک تھے اور ابو جہل کا پانون غزوہ بدر مین انہون نے

کا نام تھا انکے باپ اور دو بھائی غزوہ احد مین شہید ہوے بھائیون کے نام جو غزوہ احد مین
شہید ہوے خلاد اور ابو ایمن تھے چوتھے بھائی معوذ بن عمرو بھی شریک غزوات بدر و احد تھے
یہ حضرت خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین مرے =

سَیِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت معاذ بن جبل فضلا و علماے صحابہ سے تھے بیعت عقبہ مین ستر آدمیون مین شریک
تھے جمیع غزوات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے زیادہ جاننے والا حلال و حرام کا معاذ بن جبل ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے آویگا معاذ بن جبل روز قیامت کے آگے علما کے تھے حضرت معاذ بن جبل
جوان خوش رو اور خرچ کرنے والے قرضہ اونپر بہت ہوگیا تھا پس عرض کیا جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے بلایا قرضخواہون کو اونہون نے انکار کیا چھوڑنے
قرضہ سے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مال اونکا قرضہ مین بیچڈالا
اور کھڑے ہوے معاذ بغیر کسی شی کے جو باقی ہو - یہ حضرت بت بنی سلمہ کے توڑنے مین
شریک تھے اور مقرر کیا انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جند پر جو حصہ ملک یمن کا
ہے کہ سکھاوین قرآن شریف اور احکام شرع اور قاضی کا کام کرین یعنی احکام نافذ کرین اور
صدقات لیا کرین اور خرچ کرین پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس طرح

حکم کیا کروگے عرض کیا موافق حکم قرآن کے فرمایا اگر قرآن مین نہو تو عرض کیا موافق
سنت یعنی ارشاد حضور کے فرمایا اگر میرا قول بھی نہ پایا تو عرض کیا موافق اپنی راے کے
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ الذی وفق نیک پا گیا رسول اللہ کا رسول
جب وفات ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمر رضہ نے کہا حضرت ابوبکر رضہ سے کہ معاذ
سے حساب طلب کرو حضرت ابوبکر نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا
ہے واسطے خرچ کرنے کے مین حساب نہین طلب کرونگا پھر حضرت عمر نے معاذ سے یہ ذکر
کیا معاذ نے کہا کہ مین ہرگز کچھ نہ دونگا پھر حضرت معاذ حضرت عمر سے ملے اور کہا
مینے خواب مین دیکھا کہ مین ڈوبتا ہون آپنے مجھکو نکالا ہے اب جو آپ فرماوین گے کرونگا
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین کچھ نہین چھپاؤنگا آپ لیجیے حضرت ابوبکر نے
لینے سے انکار کیا اور کہا کہ مینے بخشا حضرت معاذ ۱۸ھ مین وباے طاعون مین مرے
اسوقت عمر انکی ۳۸ برس کی تھی =

سَیِّدُنَا مُعَوِّذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مع اپنے تین بھائی معاذ و خلاد و ابوایمن کے شریک بدر تھے اور احد مین بھی شریک
تھے انکے بھائی خلاد و ابوایمن اور ثابت غزوہ احد مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکی والدہ کا نام عفرا تہا والد کا نام حارث یہ حضرت مع اپنے دو بہائی عوف معوذ کے غزوہ بدر مین شریک تھے انکے دو بہائی شہید بدر ہین یہ حضرت خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ مین مرے ۔

سَيِّدُنَا مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے دو بہائی عوف و معاذ کے شریک بدر تھے انہون نے ابوجہل فرعون امت کو قتل کیا اور خود بہی شہید ہوے ۔

سَيِّدُنَا مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق مین شریک تھے جس روز رحلت حضرت کی ہوئی لوگ روتے تھے اور کہتے تھے کہ کاشکے ہم پہلے مرجاتے تو معن نے کہا کہ مین اس سبب سے زندگی پسند کرتا ہون کہ جیسا آپ کی حیات مین تصدیق آپکی کرتے تھے ویسی ہی آپکے بعد تصدیق کرین یہ حضرت سنہ ۱۲ ہجری مین جہاد یمامہ مین شہید ہوے ۔

سَيِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ مَاعِصٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے ابو عیاش جب گہوڑے سے گرا تہا انکو گہوڑا مرحمت ہوا تہا بدر مین زخم لگا تہا مدینہ مین وفات پائی اوسی زخم سے ۔

سَيِّدُنَا مَعْمَرُ بْنُ الْحَارِثِ الْجُمَحِيُّ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت قبل تشریف لیجانے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین مسلمان ہوچکے تھے حضرت عثمان بن مظعون کے بھانجے تھے انکے بھائی حاطب بن حارث تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے خلافت حضرت عمر رضہ مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا مَعْبَدُ بْنُ وَهَبِ الْعَبْدِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور دو تلواروں سے لڑتے تھے ۔

سَیِّدُنَا مَعْبَدُ بْنُ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی کے شریک غزوہ بدر تھے اور غزوہ احد مین بھی شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا مَعْبَدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

انکی کنیت ابو حمیصہ تھی شریک غزوہ بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا مُعَتِّبُ بْنُ الْحَمْرَاءِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے ۷۰ برس کی عمر مین مرے ۵۹ ہجری مین ۔

سَیِّدُنَا مُعَتِّبُ بْنُ عُبَیْدِ الْبَلَوِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان حضرت کا نام مغیث بھی کہا گیا ہے شریک غزوہ بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا مُعَتِّبُ بْنُ عَوْفٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر و احد تھے بیعت عقبہ مین بھی شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْکِنْدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مقداد بن عمرو کو اسود نے متبنی کیا تہا اس سبب سے مقداد بن اسود ہی مشہور تہے یہ اون سات صاحبون مین ہین جنہون نے اول اسلام قبول کیا ہجرت کی وسعت نہ تھی مکہ مین رہ گئے تھے یہ حضرت اور حضرت عتبہ بن غزوان جب عبیدہ بن حارث کو جہاد کے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہیجا اور دوسری طرف سے عکرمہ بن ابوجہل آیا تہا یہ حضرات کفار قریش کے ساتھ آئے لڑائی نہین ہوئی تہی صرف حضرت سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر چلایا تہا مقداد اور عتبہ مسلمانونمین بہاگ آئے اوسی سال شریک غزوہ بدر ہوئے یہ حضرت کبار صحابہ اور اخیار مین سے تہے حضرت علی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کو خدا تعالی نے سات وزرا رفقا نجبا عطا فرمائے اور مجھکو چودہ عطا ہوئے حمزہ[1] جعفر[2] ابوبکر[3] عمر[4] علی[5] حسن[6] حسین[7] عبداللہ بن مسعود[8] سلمان[9] عمار[10] حذیفہ[11] ابوذر[12] مقداد[13] بلال[14] اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم دیا خدا نے چار شخصون کی محبت کا اور خدا اونکو دوست رکہتا ہے علی و مقداد و سلمان و ابوذر یہ حضرت جرف[1] مین سنہ ۳۳ مین مر کر مدینہ منورہ مین دفن ہوئے ۔

---

۱ جرف ایک موقع ہے تین کوس مدینہ طیبہ سے ۱۲

سیدنا ملیل بن وبرۃ الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سیدنا المنذر بن عمرو الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت غزوۂ بدر میں بمیسرہ پر متعین تھے غزوہ احد میں بھی شریک اور بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے واقعہ بیر معونہ میں جس کا مفصل ذکر کعب رضی اللہ عنہ کے احوال میں حرف کاف میں بیان ہوا سردار مقرر کر کے بھیجے گئے تھے سوائے کعب کے سب شہید ہوئے انہیں شہدا میں منذر بن عمرو ہیں واقعہ بیر معونہ صفر سنہ ۴ھ میں ہوا تھا ۶۹ صحابہ فضلا شہید ہوئے تھے۔

سیدنا المنذر بن محمد الاوسی رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے بیر معونہ پر صفر سنہ ۴ھ ہجری میں شہید ہوئے۔

سیدنا المنذر بن قدامۃ الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے۔

سیدنا معقل بن المنذر الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر میں مع اپنے بھائی یزید بن منذر کے شریک تھے۔

سیدنا مہجع بن صالح مولی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہما

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شہید ہوئے ۳۷ھ میں ۔

اَصۡحَابُ الۡبَدۡرِ بِحَرۡفِ النُّوۡن

سَیِّدُنَا نُجَابُ بۡنُ ثَعۡلَبَۃَ الۡاَنۡصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

ان حضرت کا نام بجاث بھی کہا گیا اور حرف با میں مذکور ہوئے ۔

سَیِّدُنَا نَضۡرُ بۡنُ الۡحَارِثِ بۡنِ عُبَیۡدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

انکے والد بھی صحابہ میں سے تھے یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا النُّعۡمَانُ بۡنُ عَبۡدِ عَمۡرٍو النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی ضحاک کے شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا النُّعۡمَانُ بۡنُ عَصۡرِ الۡاَنۡصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے سنہ ۱۲ ہجری میں جہاد یمامہ مسیلمہ کذاب میں شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا النُّعۡمَانُ بۡنُ مَالِکِ بۡنِ ثَعۡلَبَۃَ الۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ ہم بیشک جنت میں جاوینگے حضرت نے

فرمایا کس وجہ سے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ ہم کہتے ہین اشہد ان لا الہ الا

اللہ واشہد انک رسول اللہ اور لڑائی مین نہین بہاگین گے فرمایا حضرت نے

سچے ہو تم پہر لڑے احد مین اور شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِیْ خَزْمَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان حضرت کے باپ کا نام حزمہ حاے مہملہ سے بہی کہا گیا ہے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے

سَیِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ سِنَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تہے ۔

سَیِّدُنَا نُعَیْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت قدماے صحابہ مین تہے اور کبائر مین سے تہے انکی اور طلحہ رض کی شان مین منتظرین

شہادت کلام مجید مین آیہ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰہَ

عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ سورہ احزاب رکوع ۳ مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ان حضرت کے مزاج مین ظرافت بہت تہی ان حضرت سے جو ظرافت حضرت

سویبط نے کی تہی حال حضرت سویبط رض باب سین مین بیان ہوئی ۔ ایک مرتبہ ایک اعرابی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد مین آیا اونٹ باہر کہڑا کیا صحابیون نے

نعیمان سے کہا اونٹ کا گوشت کہاتے انہون نے نحر کیا اور گوشت بانٹا جب وہ اعرابی

آیا اونٹ نہ پایا حضرت نعیمان ایک جگہہ جا چھپے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگون نے بتا دیا ان سے فرمایا کہ کیا ہوا تمکو کہ تمنے اونٹ ذبح کیا عرض کیا جن لوگون نے مجھے بتایا اونہون نے ہی مجھہ سے کہا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اعرابی کو دام دیئے مدینہ مین جو چیز اچھی دیکھتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مول لے آتے اور کہتے یہ ہدیہ ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھا لیتے اور صاحب مال دام طلب کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دیتے اور عرض کرتے میرا جی چاہا کہ حضور کہاوین مگر دام میرے پاس نہ تھے چار مرتبہ شراب پینے مین حد لگائی گئی ایک شخص نے کہا لعنت ہے شراب پیتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو منع کیا کہ مت لعنت کر یہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے حضرت معاویہ کی امارت مین وفات پائی

سَیِّدُنَا نَوفَلُ بْنُ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْوَاو

سَیِّدُنَا وَدِیعَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر و احد تھے ۔

سَیِّدُنَا وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ التَّمِیْمِیُّ الْیَرْبُوعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت قبل تشریف لیجانے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین مسلمان
ہوے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہوین مہینے ہجرت سے عبداللہ
بن جحش کو نخلہ کی طرف بہیجا تہا واقد اونکے ساتھ تھے عمرو بن حضرمی مشرک جو قبیلہ
قریش مین تہا حضرت واقد نے اوسکو قتل کیا اول مشرک جو مسلمان کے ہاتھ سے مارا
گیا عمرو بن حضرمی تہا اول قاتل واقد تھے رجب کا مہینا تہا مشرکون نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بہیجا کہ مہینے حرام مین تمہارے صحابی نے ہمارے
آدمی کو کیون مار ڈالا پہر یہ آیت نازل ہوئی یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ
مراد اس تمام آیت سے یہ ہے کہ نکال دینا وطن سے اور فتنہ یہ تو قتل سے بڑھ کر
ہے تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھنے نہین دیا فتنہ و فساد کیا اس قتل پر مہینے
کی حرمت کا لحاظ ہے یہ حضرت خلافت حضرت عمر مین مرے

سَيِّدُنَا وَرَقَةُ بْنُ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ حضرت بدر و احد و تمام غزوات مین شریک تھے یمامہ مین ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْهَاءِ

سَیِّدُنَا هِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے یہ منجملہ اون تین اصحاب کے ہین جو غزوہ تبوک مین جانے سے پیچھے رہ گئے تھے اور جنکی معافی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین نازل فرمائی ہے زمانہ حضرت عمر مین بمقام قادسیہ ایران ۱۶ھ مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا هِلَالُ بْنُ الْمُعَلّٰی الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی رافع بن المعلی کے شریک بدر تھے =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْیَاءِ التَّحْتَانِیَّۃِ

سَیِّدُنَا یَزِیْدُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا یَزِیْدُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کو صاحب سیف النصر نے بدریون مین لکھا ہے کتاب استیعاب مین نام نہین پایا گیا مگر معقل رض کے ذکر مین استیعاب مین لکھا ہے کہ مع اپنے بھائی یزید بن منذر کے شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا یَزِیْدُ بْنُ قَیْسٍ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین یزید بن زمعۃ لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یزید بن رقیش

انکے نام میں صحیح نہیں ہے مصنف سیف النصر نے یزید بن رقیش لکھا ہے جاہلیت
میں ان صاحب سے مشورہ لیا جاتا تھا کوئی اہم کام بغیر انکے مشورہ کے نہوتا تھا
یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ حنین میں شہید ہوئے =

اصحاب الکُنیۃ

یعنی جنکی کنیت مشہور ہے عرب میں دستور ہے کہ بیٹے یا باپ کے نام سے کنیت
مقرر کر لیتے ہیں بعض کا نام بالکل ہی نہیں مشہور ہوتا صرف کنیت ہی مشہور ہوتی
ہے بعض کا نام زیادہ مشہور ہوتا ہے =

سیّدنا ابو حذیفہ بن عتبۃ القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو حذیفہ کا نام ہاشم اور ہشیم کہا گیا ہے فضلائے صحابہ سے تھے دونوں
ہجرتیں کیں دونوں قبلہ بیت المقدس و کعبہ کی طرف نماز پڑھی بدر و احد و خندق
و خیبر و حدیبیہ جمیع غزوات میں شریک تھے ۱۲ھ ہجری میں یمامہ میں بمقابلہ مسیلمہ
کذاب شہید ہوئے اوسوقت عمر انکی ۵۴ برس کی تھی =

سیّدنا ابو لبابۃ رفاعۃ بن عبد المنذر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو لبابہ بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے غزوہ
تبوک میں نہیں گئے تھے اور پھر نادم ہوئے اور کھانا پینا چھوڑ دیا اور آپکو ستون مسجد سے

بند ہوا دیا کہ جبتک اللہ تعالی توبہ نہ قبول کریگا نہ کھاؤنگا نہ پیونگا یونہی مرجاؤنگا
جب سات دن گذر گئے بے آب و دانہ بیہوش ہوگئے اللہ تعالی نے توبہ قبول کی
اور یہ بات مشہور ہوئی انسے ہی کہا گیا کہ تمہاری توبہ قبول ہوئی انکو یقین نہ آیا اور عرض
کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو آنکر کھولین اگر توبہ قبول ہوئی ہے
چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کھولا اوسوقت انہون نے عرض
کیا کہ یا حضرت مین اس گھر کو اور مال کو جسکی وجہ سے یہ معصیت واقع ہوئی اوسکی
راہ پر دیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہائی مال دینا کافی ہے انکے
حق مین یہ آیت نازل ہوئی وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ الخ یہ حضرت
خلافت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ مین مرے مسجد نبوی مین ایک ستون
ابو لبابہ مشہور ہے =

سَيِّدُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حضرت ابو طلحہ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر مین اور جمیع غزوات مین شریک تھے
بروز غزوہ حنین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو مسلمان
جس کافر کو مارے اوسکا اسباب قاتل کو ملے ابو طلحہ نے غزوہ حنین مین بیس ۲۰
کافر قتل کئے اور سب کا اسباب لیا یہ حضرت بڑے تیرانداز تھے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے کہ میری جان آپ کی جان پر قربان اور میرا
منہ آپ کے جمال پر صدقہ اور لڑتے تھے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ لشکر میں آواز ابوطلحہ کی بہتر ہے سو مردون کی آواز سے ان حضرت نے ۳۴ھ
مین ستر برس کی عمر مین وفات پائی ہے انکی بی بی ام سلیم تھین پہلے ام سلیم کا نکاح
مالک سے ہوا تھا مالک مشرک مارا گیا پھر ابوطلحہ نے اونکو پیغام نکاح کا دیا ام سلیم
نے بوجہ مشرک ہونے ابوطلحہ کے انکار کیا جب ابوطلحہ کو ہدایت اللہ نے کی اور
وہ مسلمان ہو گئے تو نکاح کیا ام سلیم نے مہر اپنا ابوطلحہ کا اسلام ہی مقرر کیا تھا ان
بی بی کی نسبت صحیح مسلم مین حدیث بروایت جابر رضہ کے ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھکو دکھائی گئی جنت اوسمین مینے زوجہ ابوطلحہ کو دیکھا
صحیحین مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مین محتاج ہون کچھ دو مجھکو حضرت نے ازواج مطہرات
کے پاس بھیجا کسی کے پاس کچھ نہ تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون
اسکی ضیافت کرتا ہے اللہ اوسپر رحم کرے ابوطلحہ اوٹھا اور عرض کیا کہ مین پھر لیگیے
اوسکو اپنے گھر اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ کچھ ہے اونھون نے کہا کہ صرف بچون کا قوت
ہے ابوطلحہ نے کہا کہ بہلا کر بچون کو سلا دے مہمان کو کھانے پر بٹھا تا کہ اوسکو معلوم ہو کہ ہم

بجھی کہاتے مین چراغ سنبھالنے کے بہانے سے گُل کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا مہمان نے کہایا اور دونون میان بیوی اور بچے بھوکے سورہے جب صبح کو حضور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ہنسا اللہ یعنی راضی ہوا ابو طلحہ اور اوسکی بیوی سے پس نازل ہوئی یہ آیت وَیُؤثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط

سَیِّدُنَا اَبُو اُسَیْدٍ مَالِكُ بْنُ رَبِیْعَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے انکی آنکھین جاتی رہی تھین انہون نے سہل بن سعد سے کہا کہ اگر میری آنکھین ہوتین تو مین چلکر تمکو بتاتا کہ کن شعب سے ملائکہ آئے تھے غزوہ بدر مین ان حضرت کی وفات سنہ ۶۰ھ مین ہوئی اور اصحاب بدر کا انکی وفات سے دنیا سے خاتمہ ہوا۔

سَیِّدُنَا اَبُو عِیْسٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین ۴۸ برس کی عمر مین شریک تھے انہون نے کعب بن اشرف اور ابو رافع بن ابو حقیق یہودیون کو جو ایذا دیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا ۳۴ھ مین ستر برس کی عمر مین وفات پائی۔

سَیِّدُنَا اَبُو دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ف اور ترجیح دیتے ہین مہمانون کو اپنی جانون پر اگرچہ ہو انکو حاجت اور بھوک ۱۲

حضرت ابو دجانہ غزوہ بدر میں شریک تھے نہایت شجاع تھے بروز غزوہ احد جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حربات دفع کرنے میں یہ اور حضرت مصعب بن عمیر تھے

حضرت مصعب شہید ہوئے اور انکے بہت زخم آئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی تلوار سے بروز احد لڑتے تھے ۱۲ھ میں جہاد یمامہ میں بعد قتل کرنے

مسیلمہ کذاب کے خود شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا اَبُوعَقِیْلٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ الْاَوْثَانِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان حضرت کا نام جاہلیت میں عبد العزیٰ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن

عبد الاوثان نام رکھا غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے جہاد یمامہ ۱۲ھ ہجری

میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا اَبُوسَلِیْطٍ اُسَیْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے ان سے حدیث ممانعت کھانے گوشت

گدھے کی مروی ہے =

سَیِّدُنَا اَبُومُخَشِّیٍّ سُوَیْدُ بْنُ مُخَشِّیٍّ الطَّائِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے =

سَیِّدُنَا اَبُوْاَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حضرت ابو ایوب کا نام خالد بن زید تھا شریک بیعت عقبہ تھے اور غزوہ بدر و جمیع غزوات میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پہلے جب ہجرت فرما کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ہیں انہیں کے یہاں فروکش ہوئے تھے جب تک مسجد نبوی انکے مکان میں تشریف رکھی حضرت ابو ایوب حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل و صفین میں تھے امارت معاویہ میں قسطنطنیہ پر جہاد کیواسطے یزید بھیجا گیا یہ حضرت جہاد کیواسطے تشریف لے گئے تھے جب بیمار ہوئے تو وصیت کی کہ میں مرجاؤں تو مجھکو اپنے ساتھ لیجیو جب لڑائی کفار سے شروع ہو تو مجھکو اپنے قدموں کے نیچے دفن کرنا چنانچہ اب تک قبر حضرت کی مشہور ہے آپکی قبر پر مریض شفا پاتے ہیں دعا قبول ہوتی ہے ۵۲ھ میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُو الْحَمْرَاءِ مَوْلٰی اٰلِ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا اَبُو خَالِدٍ حَارِثُ بْنُ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و جمیع غزوات میں ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے جہاد یمامہ میں مقابلہ مسیلمہ کذاب جبکہ خالد بن ولید کے ساتھ تھے زخمی ہوئے تھے اوسی زخم سے شروع خلافت حضرت عمرؓ میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُوکَبْشَۃَ سُلَیْمُ الدَّوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ حضرت غلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جنکو آزاد کر دیا تھا شریک غزوہ بدر تھے خلافت حضرت عمر رضؓ میں وفات پائی۔

سَیِّدُنَا اَبُوخُزَیْمَۃَ بْنُ اَوْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھائی مسعود بن اوس کے تھے غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عثمان رضؓ میں وفات پائی۔

سَیِّدُنَا اَبُومُلَیْلِ الضَّبْعِیُّ بْنُ الْاَزْعَرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا اَبُوالْمُنْذِرِ یَزِیْدُ بْنُ عَامِرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا اَبُوحَمَلَۃَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاذِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے سلطنت عبد الملک بن مروان میں وفات پائی۔

سَیِّدُنَا اَبُوالْاَعْوَرِ کَعْبُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے

سیدنا ابو عبیدۃ بن الجراح الفہری القرشی امین الامۃ ذوالوفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو عبیدہ کا نام عامر تھا یہ حضرت شریک بدر تھے اور احد مین حلقہ زرہ جو رخسار مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گھس گئے تھے انہون نے اپنے دانتون سے نکالے کہ انکے اگلے دو دانت گر گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت مین ایک امانت دار ہوتا ہے اس امت کے امانت دار ابو عبیدہ بن جراح ہین - یہ حضرت عشرہ مبشرہ مین اور کبار و فضلاے صحابہ مین سے ہین وباے طاعون مین سنہ ۱۸ھ مین ۵۸ برس کی عمر مین وفات پائی اردن ملک شام مین انکا مزار ہے فضائل آپ کے بہت ہین اس مختصر مین گنجائش نہین ہے

سیدنا ابو مسعود الانصاری عقبۃ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت بدر کے ہی رہنے والے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے سنہ ۴۲ھ مین وفات پائی

سیدنا ابو فضالۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے جنگ صفین مین حضرت علی رض کے ساتھ تھے اور شہید ہوے

سَيِّدُنَا سَائِبُ بْنُ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ حضرت اور انکے بھائی عثمان و قدامہ اور بھتیجے سائب سب شریک بدر تھے انکے کوئی اولاد باقی نہ رہی

سَيِّدُنَا سِنَانُ بْنُ صَيْفِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بیعت عقبہ اور غزوہ بدر تھے وقت وفات معلوم نہیں ہوا

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ حضرت چچازاد بھائی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے تھے بدر والوں میں شریک تھے ابو قتادہ شریک بدر نہیں تھے

سَيِّدُنَا اَبُوْ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ان حضرت کے نام اور ولدیت میں اختلاف ہے بعض نے کہا مالک بن قیس بعض نے قیس بن مالک اور بعض نے مالک بن سعد مگر مشہور کنیت سے تھے اور غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک ہونا متفق علیہ ہے

سَيِّدُنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيُّ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں شریک تھے اور کہا گیا ہے کہ شریک بدر تھے

وَبِسَيِّدِنَا سَائِبِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سِنَانِ بْنِ صَيْفِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

سنہ ۳۷ میں =

سَیِّدُنَا اَبُوبُرْدَۃَ ھَانِی بْنُ نِیَارِ الْبَلْوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے عقبۂ ثانیہ مین بیعت کی تھی بدر وجمیع غزوات مین شریک تھے بروز فتح مکہ علم بنی حارثہ کا ان کے ہاتھ مین تہا حضرت علی کے ساتھ جملہ لڑائیون مین تھے اول امارت معاویہ مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُوسِنَانِ بْنُ مِحْصَنِ الْاَسَدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بہائی حضرت عکاشہ کے تھے یہ دونون بہائی اور سنان بیٹے ابی سنان کے سب شریک اسے بدر تھے بیعت رضوان نیچے درخت کے اول انکے بیٹے سنان اور انہون نے کی تھی =

سَیِّدُنَا اَبُودَاؤدِ الْاَنْصَارِیُّ الْمَازِنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت ابوداؤد کا نام عمرو اور عمیر بن مالک کہا گیا ہے یہ حضرت بدر واحد مین شریک تھے یہ حضرت فرماتے تھے کہ ایک مشرک کے بیچنے غزوہ بدر مین تلوار مارنے کا ارادہ کیا قبل اس سے کہ میری تلوار اوسکے سر تک پہنچے سر اوسکا کٹ کر گر پڑا پس مینے جانا کسی اور نے قتل کیا ملائکہ نے قتل کیا تہا =

سَیِّدُنَا اَبُوسَلْمَۃَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبْدِالْاَسَدِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپی برّہ کے بیٹے تھے ثوبیہ
لونڈی ابولہب کا دودھ انہون نے بھی پیا تھا مع اپنی زوجہ ام سلمہ کے حبشہ کو سب سے
اول ہجرت کی تھی دس کے بعد گیارہوین یہ تھے جو ایمان لائے تھے غزوہ بدر
مین شریک تھے غزوہ احد مین زخمی ہوئے تھے زخم بھر آیا تھا پھر ٹوٹ گیا تیسری
جمادی الثانی سنہ۴ کو وفات پائی بوقت موت دعا کی تھی یا اللہ میرے پیچھے
میرے اہل مین خیر ہووے یہ دعا قبول ہوئی حضرت ام سلمہ سے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ام المومنین ہوئین اور پرورش کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکی اولاد عمرو اور سلمہ اور زینب کی۔

سَیِّدُنَا اَبُوسَبْرَۃَ الْقُرَشِیُّ الْعَامِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ابو سلمہ کے بھائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی برّہ کے
بیٹے تھے غزوہ بدر و احد و جمیع غزوات مین شریک تھے خلافت حضرت عثمان
مین وفات پائی۔

سَیِّدُنَا اَبُوشَیْخِ بْنُ اُبَیِّ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے واقعہ بیر معونہ مین صفر سنہ۴ ہجری منجملہ ۷۰ صحابہ کے
شہید ہوئے ذکر مفصل حال کعب حرف کاف مین لکھا ہے۔

سیدنا ابو ضیاح بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و حدیبیہ میں شریک تھے غزوہ خیبر میں شہید ہوئے

سیدنا ابو الحارث بن قیس بن مخلد الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے

سیدنا ابو الحبۃ الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

ان حضرت کے نام میں ابی حبہ بالنون بھی کہا گیا ہے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے

سیدنا ابو الہیثم مالک بن التیہان الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شریک تھے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے اوسی لڑائی میں ۳۷ھ میں شہید ہوئے

سیدنا ابو الیسر کعب بن عمرو الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر میں شریک تھے انہوں نے غزوہ بدر میں تیرہ علم مشرکین کا ابی عزیز بن عمر کے ہاتھ سے چھین لیا تھا عباس کو انہوں نے گرفتار کیا تھا حالانکہ یہ کوتاہ قد اور عباس قد آور تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدد کی تیری گرفتاری عباس میں فرشتہ کریم نے یہ حضرت جنگ صفین میں حضرت علی کے

ساتھ تھے سنہ ۵۵ھ مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُوزَیدِ الْقَارِیُ قَیْسُ بْنُ السَّکَنِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(کنیت — صفت — نام)

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے انہون نے حیات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین قرآن شریف جمع کیا تھا سنہ ۱۶ھ مین جہاد وقعہ جسر ایران پر خلافت حضرت عمرؓ مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا اَبُومَرْثَدِ الْغَنَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بیٹے مرثد شریک اصحاب بدر تھے مرثد واقعہ رجیع مین شہید ہوگئے تھے یہ حضرت جمیع غزوات مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے سنہ ۱۲ھ مین خلافت حضرت ابوبکر مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُوسِنَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام اصحاب بدر مین صاحب سیف النصر نے لکھا ہے کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین نہین پایا گیا =

تمت بالخیر

طریق الاستعانت باسماء اھل البدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انی اسئلک بحرمۃ سیدنا ونبینا ومولانا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد ن المصطفی الھاشمی المطلبی المکی المھاجر المدنی خیر الوری نور الھدی رسول اللہ الی خلق اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما

وبسیدنا عبد اللہ بن عثمان ابی قحافۃ ابی بکرن الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا عمر بن الخطاب العدوی القرشی رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا علی بن ابی طالب الھاشمی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ

اصحاب البدر بحرف الالف

وبسیدنا ابی بن کعب الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی بن معاذ النجاری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ایاس بن البکیر رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا انیس بن قتادۃ الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذِ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْقُرَيْشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا الْاَسْوَدِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وَرْقَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَنَسَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْبَاءِ

وَبِسَيِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

وَبِسَيِّدِنَا بُجَيْرِ بْنِ اَبِي الْبُجَيْرِ الْجُهَنِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا بَحَّاتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا بَسْبَسَةَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَ بِسَیِّدِنَا بَشِیْرِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ التَّاءِ الْمُثَنَّاۃِ

وَ بِسَیِّدِنَا تَمِیْمِ بْنِ یَعَارِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مَوْلٰی بَنِیْ غَنْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مَوْلٰی خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَۃِ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْجِذْعِ الَّذِیْ ھُوَ ثَعْلَبَۃُ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ھَزَّالِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَنْسَاءَ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ اَقْرَمَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ غَنَمَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَ بِسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا ثَقْفِ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْجِیْمِ

وَسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا جُبَیْرِ بْنِ اِیَاسٍ الْاَنْصَارِیِّ الزُّرَقِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا جَبْرِ بْنِ عَتِیْكٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْحَاءِ

وَسَیِّدِنَا سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا حُبَیْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَوْلَی الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا حُرَیْثِ بْنِ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَسَیِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ رَبِیْعٍ الْاَنْصَارِیِّ وَهُوَ ابْنُ سُرَاقَةَ

شہید بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارثہ بن حمیر الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارثہ بن النعمان النجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن اوس الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن انس بن رافع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن الصمۃ بن عمرو بن عتیک الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن النعمان القیسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن خزمۃ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن حاطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن عرفجۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حاطب بن عمرو بن عتیک الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حاطب بن عمرو بن عبد الشمس العامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا الحکم بن عمرو الثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا الحصین بن حارث المطلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حباب بن المنذر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَبِسَيِّدِنَا حَرَامِ بْنِ مِلْحَانِ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ

وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ الْيَسَافِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ اَرَتِّ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خَبَّابٍ مَوْلٰی عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَيْسِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ الْعَجْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا خُلَيْدَةَ بْنِ قَيْسِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا خَلِیْفَةَ بْنِ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا خُنَیْسِ بْنِ حُذَیْفَةَ السَّهْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا خَوَّاتِ بْنِ جُبَیْرِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا خَوْلِیِّ بْنِ اَبِیْ خَوْلِیِّ الْعِجْلِیِّ الْجُعْفِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ

وَسَیِّدِنَا ذَکْوَانَ بْنِ عَبْدِ الْقَیْسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا ذِی الشِّمَالَیْنِ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الرَّاءِ الْمُهْمَلَةِ

وَسَیِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرِو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ حَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا رَبِیْعَةَ بْنِ اَکْثَمَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا رَبِیْعِ بْنِ اِیَاسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا رِبْعِیِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعِ الْعَجْلَانِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا رَافِعِ بْنِ مَالِكِ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا رَافِع بْنِ الْمُعَلّٰى الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا رَافِع بْنِ عُنْجُدَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا رَافِع بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا رَافِع بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا رُخَيْلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الزَّاءِ الْمُعْجَمَةِ

وَسَيِّدِنَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ خَطَّابِ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ الْعَجْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الدَّثْنَةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ وَدِيعَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الْمُزَيِّنِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا زَاهِرِ بْنِ حَرَامٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ

وَبِسَيِّدِنَا سَالِمِ بْنِ مَعْقِلٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سُبَيْعِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سَہْلِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِیٍّ مَوْلٰی حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ قَیْسِ بْنِ فَہْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ سَلَامَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ اَسْلَمَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ حَاطِبِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَلِیْطِ بْنِ قَیْسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُرَاقَۃَ بْنِ کَعْبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُرَاقَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سِمَاکِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سِنَانِ بْنِ اَبِیْ سِنَانِ الْاَسَدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِیَّۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُوَیْبِطِ بْنِ سَعْدِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَھْلِ بْنِ حُنَیْفِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَھْلِ بْنِ عَتِیْکِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَھْلِ بْنِ قَیْسِ الْاَنْصَارِیِّ السَّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُھَیْلِ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُھَیْلِ بْنِ بَیْضَاءَ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الشِّیْنِ الْمُعْجَمَۃِ

وَسَیِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ اَبِیْ وَھْبِ الْاَسَدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الصَّادِ الْمُھْمَلَۃِ

وَسَیِّدِنَا صُہَیْبِ بْنِ سِنَانِ الرُّوْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الضَّادِ الْمُعْجَمَۃِ

وَسَیِّدِنَا الضَّحَّاکِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا الضَّحَّاکِ بْنِ حَارِثَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ضَمْرَۃَ بْنِ عَمْرٍو حَلِیْفِ لِبَنِیْ طَرِیْفٍ مِّنَ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الطَّاءِ وَالظَّاءِ

وَسَیِّدِنَا طُلَیْبِ بْنِ عُمَیْرِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا الطُّفَیْلِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا الطُّفَیْلِ بْنِ مَالِکِ بْنِ خَنْسَاءَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ظُہَیْرِ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْعَیْنِ الْمُہْمَلَۃِ

وَسَیِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وسيدنا عامر بن ربيعة العنزي رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عامر بن فهيرة مولى ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنهما

وسيدنا عامر بن البكير رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عامر بن مخلد النجاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عامر بن امية النجاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عامر بن سلمة البلوي رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عاصم بن ثابت الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عاصم بن قيس العوفي رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عاصم بن عدي العجلاني رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عبادة بن الصامت الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عباد بن عبيد بن التيهان رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عباد بن قيس بن عامر الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عباد بن بشر الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عباد بن عيشة الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عبد الله بن مسعود الهذلي رضي الله تعالى عنه

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُمَيِّرِ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَارِقٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَظْعُوْنٍ الْجُمَحِيِّ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَجْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَدِّ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُهَيْلٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خَالِدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْرَمَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْفُطَةَ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ حَقٍّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عبس بن عامر الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عتبة بن مسعود الهذلي رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عتبة بن غزوان المازني رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عتبة بن عبد الله الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عتبان بن مالك الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عتيك بن التيهان الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عثمان بن مظعون القرشي رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عدي بن الزغباء حليف بني النجار رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عبيدة بن الحارث القرشي رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عبيد بن اوس الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عبيد بن زيد الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عبيد بن ابي عبيد الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عصمة بن الحصين بن وبرة الانصاري رضي الله تعالى عنه

وسيدنا عصمة بن الاشيم النجاري رضي الله تعالى عنه

وَسَيِّدِنَا عَطِيَّةَ بْنِ نُوَيْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهْبِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهْبِ بْنِ كَلَدَةَ الْغَطَفَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ مُحْصِنٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ الْمُهَاجِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِيْفِ بَنِيْ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْيَمَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ سُرَاقَةَ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مَعْبَدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَنَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ خَشْخَاشٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَنْتَرَةَ حَلِيفِ بَنِي سَوَادٍ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَوْفِ بْنِ عَفْرَاءَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عِيَاضِ بْنِ زُهَيْرٍ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ

وَبِسَيِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْفَاءِ

وَبِسَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْقَافِ

وَسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُخَلَّدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُحْصِنِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْكَافِ

وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدِ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ جَمَّازِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْمِيْمِ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَافِعِ الْعَجْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ أَبِي خَوْلِيٍّ الْعِجْلَانِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ الدُّخْشُمِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُجَذَّرِ بْنِ زِيَادٍ حَلِيفِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مِدْلَجِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَسْعُودِ بْنِ عَبْدِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ سَعْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ اَوْسِ النَّجَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ خَلْدَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مُظَہِّرِ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ جَبَلِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مَعْمَرِ بْنِ الْحَارِثِ الْجُمَحِیِّ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ وَهْبِ الْعَبْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عُبَيْدٍ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُلَيْلِ بْنِ وَبْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَعْقِلِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مِهْجَعِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ النُّوْنِ

وَسَيِّدِنَا نَحَّاتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا نَصْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَصَرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ خَزْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا نُعَیْمَانِ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا نَوْفَلِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ حَرْفُ الْوَاوِ

وَسَیِّدِنَا وَدِیْعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّمِیْمِيِّ الْیَرْبُوْعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا وَرَقَةَ بْنِ اِیَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ حَرْفُ الْهَاءِ

وَسَیِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلّٰی الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ حَرْفُ الْیَاءِ التَّحْتَانِیَّةِ

وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ رُقَیْشٍ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْکُنْیَۃِ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ حُذَیْفَۃَ بْنِ عُتْبَۃَ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ لُبَابَۃَ رِفَاعَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ طَلْحَۃَ زَیْدِ بْنِ سَہْلٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عِیْسٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ دُجَانَۃَ سِمَاكِ بْنِ خَرَشَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عَقِیْلٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَدُوِّ الْاَوْثَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ

الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ سَلِیْطٍ اُسَیْرَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ مَخْشِیٍّ سُوَیْدِ بْنِ مَخْشِیٍّ الطَّائِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِی الْحَمْرَاءِ مَوْلٰی اٰلِ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ کَبْشَۃَ سُلَیْمٍ الدَّوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ خُزَیْمَۃَ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ مُلَیْلٍ الضَّبْعِیِّ بْنِ الْاَزْعَرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِی الْمُنْذِرِ یَزِیْدَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ نَمْلَۃَ عَمَّارِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِی الْاَعْوَرِ کَعْبِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِیِّ الْقُرَشِیِّ اَمِیْنِ الْاُمَّۃِ

ذِی الْوَقَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ فَضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ بُرْدَۃَ هَانِئِ بْنِ نِیَارٍ الْبَلَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ سِنَانِ بْنِ مُحْصِنٍ الْاَسَدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وبسیدنا ابی داؤد الانصاری المازنی رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی سلمۃ عبد اللہ بن عبد الاسد القرشی رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی سبرۃ القرشی العامری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی شیخ بن ابی ثابت الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی ضیاح بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی الحارث بن قیس بن مخلد الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی الحبۃ الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی الهیثم مالک بن التیہان الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی الیسر کعب بن عمرو الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی زید القاری قیس بن السکن الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ

کنیت صفت نام

وبسیدنا ابی مرثد الغنوی رضی اللہ تعالی عنہ

وبسیدنا ابی شراک رضی اللہ تعالی عنہ

الدعاء الجامعۃ

ے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ — بردبار — بخشش کرنیوالے کے — پاک ہے اللہ — پروردگار — عرش

ے نماز حاجت جن کی یہ دعا ہو ادمی ہو جس کسی کو کوئی حاجت ہو پس چاہئے کہ وضو کرے اچھی طرح اور پڑھے دو رکعت نماز اور بعد سلام ستائش اللہ کی کرے اور درود پڑھے پھر یہ دعا پڑھے ترمذی وابن ماجہ اور حاکم نے حدیث عثمان بن حنیف سے روایت کی ہے ۱۲ حصن حصین

العظیم الحمد للّٰہ رب العلمین اسئلك موجبات رحمتك وعزائم

بڑے کا سب تعریف اللہ کیواسطے ہے جو پروردگار ہے تمام جہان کا مین مانگتا ہون تجھ سے ذریعے تیری رحمت کے اور وسیلے

مغفرتك والعصمة من کل ذنب والغنیمة من کل بر والسلامة

تیری بخشش کے اور بچنا ہر ایک گناہ سے اور حاصل کرنا ہر ایک نیکی سے اور محفوظ رہنا

من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا

ہر گناہ سے مت چھوڑ تو میرا کوئی گناہ مگر بخشدے اوسکو اور نہ کوئی رنج مگر دور کر اوسکو اور نہ

کربا الا نفسته ولا دینا الا قضیته ولا حاجة هی لك رضا

کوئی تکلیف مگر کھودے اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر ادا کردے اوسکو اور نہ کوئی حاجت جو تیری مرضی ہو

الا قضیتها یا ارحم الراحمین وصلی اللّٰہ تعالی

مگر روا کر اوسکو اے بڑے رحم کرنیوالے رحم کرنیوالون کے اور رحمت کاملہ نازل کرے اللہ تعالے

علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین

اوپر بہترین خلق اپنے محمدؐ اور اونکی آل اور اصحاب سب پر

برائے دفع ہم وحزن

اللهم انی عبدك وابن عبدك وابن امتك ناصیتی

یا اللہ بیشک مین تیرا بندہ ہون اور بیٹا تیرے بندے اور تیری لونڈی کا نقد پر میری

بیدک ماضٍ فیَّ حکمک عدلٌ فیَّ قضاؤک أسألک بکل

تیرے ہاتھ میں ہے نافذ و جاری مجھ میں حکم تیرا ہے انصاف میرے حق میں تیرا ہی حکم ہے میں تجھ سے مانگتا ہوں بوسیلہ ہر ایک

اسمٍ ھو لک سمیت بہ نفسک أو أنزلتہ فی کتابک أو

نام کے جو تیرا ہے جو تو نے خود اپنا وہ نام رکھا ہے یا جو نام تو نے اوتارا ہی اپنی کتاب قرآن میں یا

علمتہ أحدًا من خلقک أو استأثرت بہ فی علم الغیب

جو نام سکھایا ہی تو نے کسیکو اپنی مخلوق میں سے یا جو نام مقبول کیا ہی تو نے علم غیب میں

عندک أن تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی

اپنے نزدیک یہ کہ کر تو قرآن بڑے کو تسکین دل میرے کی

ونور بصری وجلاء حزنی وذھاب ھمی ؁

اور چمک بینائی میری کی اور دور ہونا غم میرے کا اور جاتا رہنا رنج و فکر میرے کا

ادعیہ ادائے قرض

اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک وأغننی

یا اللہ کفایت کر مجھ کو اپنے حلال سے بچا کر حرام اپنے سے اور بے پروا کر مجھ کو

بفضلک عمن سواک ؁

بوسیلہ اپنے فضل کے غیر اپنے سے

بعد نماز جمعہ ۳ بار اول آخر درود ۱۱ بار ادائے دین کو مجرب ہے

دیگر

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ

اے اللہ دور کرنیوالے رنج کے کھولنے والے غم کے قبول کرنے والے دعا مضطرون کے

رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ

مہربان دنیا کے رحم کرنیوالے اوسکے تو ہی رحم کریگا مجھپر پس رحم کر مجھپر ایسا رحم کہ بےپرواکردے

بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ

بوجہ اپنی رحمت کے رحم ماسوا اپنے سے یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہی تو ملک

مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ

جسکو چاہتا ہے تو اور چھین لیتا ہے تو ملک جس سے چاہتا ہے تو اور عزت دیتا ہے تو جسکو چاہتا ہو اور ذلت دیتا ہی تو

مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جسکو چاہتا ہو تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے

رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ

مہربان دنیا اور آخرت کے دیتا ہے تو دنیا اور آخرت جسکو چاہتا ہو تو رحم کر مجھپر

رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۞

ایسی رحمت جو بےپرواکردے مہربانی ماسوا تیرے سے

دعاء شفاے مرض

براے دفع تپ

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۵

ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ کو دتے والی سے اور برائی گرمی دوزخ سے

براے دیگر امراض مریض کے سر پر ہاتھ پھیر کر پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِہٖ وَاَنْتَ

یا اللہ دور کر شدت مرض کو اے پروردگار آدمیوں کے شفا دے اوسکو اور تو ہی ہے

الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سُقْمًا ۵

شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا جو نہ چھوڑے بیماری کو

دیگر

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْكَ وَمِنْ شَرِّ

ساتھ نام اللہ کے عمل پڑہتا ہوں تجہپر ہر شی سے جو ایذا دے تجکو اور برائی

كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ

ہر شی سے یا نظر بد حاسد سے اللہ شفا دے تجکو ساتھ نام اللہ کے عمل پڑہتا ہوں تجہپر

دعا اوسوقت کی جب خوف کسی حاکم یا ظالم کا ہو

ف یہ دعا بخاری و مسلم میں اور ترمذی میں روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ۱۲

ع یہ دونوں دعائیں صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری کی روایت سے ہیں ۱۲

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اعزّ من خلقہ جمیعًا اللّٰہ اعزّ ممّا اخاف و

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بڑا غالب ہے اپنی تمام خلق سے اللہ بڑا غالب ہے جس چیز سے میں ڈرتا ہوں اور

احذر اعوذ باللّٰہ الذی لا الٰہ الّا ہو الممسک السماء

ڈر دکرتا ہوں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے روکنے والا آسمان کا ہے

ان تقع علی الارض الّا باذنہ من شرّ عبدک فلان و

اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اوسکے حکم سے شر بندہ تیرے فلانے اور

جنودہ واتباعہ واشیاعہ من الجنّ والانس اللّٰہمّ کن لی

اوسکے لشکر اور اوسکے تابع داروں اور گروہوں سے قسم جن اور آدمی سے یا اللہ ہو تو میرا

جارًا من شرّہم جلّ ثناؤک وعزّ جارک ولا الٰہ غیرک ۵ تین مرتبہ

نگاہبان شر اونکے سے بزرگ ہے ثنا تیری اور غالب ہے پناہ تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

واسطے ترقی ہر قسم کے

اللّٰہمّ زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تہنّا واعطنا ولا تحرمنا

یا اللہ زیادہ کر ہمکو اور مت کم کر ہمکو اور معزز کر ہمکو اور مت ذلیل کر ہمکو اور عطا فرما ہمکو اور مت محروم کر ہمکو

واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا عنک وارض عنّا ۵

اور قبول کر ہمکو اور مت متاثر کر ہمکو اور راضی کر ہمکو اپنے سے اور راضی ہو ہم سے

استغاثہ مشہور جو امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَا مَنْ يَرَى مَا فِي الضَّمِيرِ وَيَسْمَعُ ‏‏ أَنْتَ الْمُعَدُّ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ

اے وہ کہ دیکھتا ہے جو کچھ کہ دل میں ہے اور سنتا ہے ‏‏ تو ہی امیدگاہ ہے ہر اس امر کے واسطے جسکی امید کیجاوے

يَا مَنْ يُرَجَّى لِلشَّدَائِدِ كُلِّهَا ‏‏ يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمُشْتَكَى وَالْمَفْزَعُ

اے وہ کہ جس سے امید کیجاوے واسطے دفع تمام سختیوں کے ‏‏ اے وہ جسکی طرف ہے بیان مصیبت اور زاری

يَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهِ فِي قَوْلِ كُنْ ‏‏ اُمْنُنْ فَإِنَّ الْخَيْرَ عِنْدَكَ أَجْمَعُ

اے وہ کہ خزانے اوسکے رزق کے ایک لفظ کن میں ہیں ‏‏ احسان کر پس تحقیق نیکی تیری تیرے پاس بہت ہے

مَا لِي سِوَى فَقْرِي إِلَيْكَ وَسِيلَةٌ ‏‏ فَبِالْاِفْتِقَارِ إِلَيْكَ فَقْرِي أَدْفَعُ

نہیں مجکو سوا اپنی محتاجی کے میری طرف اور کوئی وسیلہ ‏‏ پس بوجہ تیری طرف اپنی محتاجی ظاہر کرنیکے اپنا فقر دور کرتا ہوں

مَا لِي سِوَى قَرْعِي لِبَابِكَ حِيلَةٌ ‏‏ فَلَئِنْ طُرِدْتُ فَأَيَّ بَابٍ أَقْرَعُ

نہیں مجکو سوا تیرے دروازے کھٹکانے کے کوئی حیلہ ‏‏ پس اگر دھتکارا گیا پھر کونسا دروازہ کھٹکاؤں

وَمَنِ الَّذِي أَدْعُو وَأَهْتِفُ بِاسْمِهِ ‏‏ إِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيرِكَ يُمْنَعُ

اور کون ہے جسکو پکاروں اور جسکا لوں نام ‏‏ اگر تیرا فضل تیرے فقیر سے روکا جاوے

حَاشَا لِمَجْدِكَ أَنْ تُقَنِّطَ عَاصِيًا ‏ — ‏ اَلْخَيْرُ أَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ أَوْسَعُ

بعید ہے تیری بزرگی سے یہ کہ محروم کرے گنہگار کو ‏ — ‏ تیری نیکی نہایت بڑی ہے اور بخششیں نہایت وسیع ہیں

بِالذُّلِّ قَدْ وَافَيْتُ بَابَكَ عَالِمًا ‏ — ‏ إِنَّ التَّذَلُّلَ عِنْدَ بَابِكَ أَنْفَعُ

ذلیل ہو کر تحقیق کھڑا ہوں تیرے دروازے پر جانتا ہوں ‏ — ‏ بیشک ذلت کے ساتھ تیرے دروازے پر آنا بہت نافع ہے

وَجَعَلْتُ مُعْتَمَدِي عَلَيْكَ تَوَكُّلًا ‏ — ‏ وَبَسَطْتُ كَفِّي سَائِلًا أَتَضَرَّعُ

اور کرتا ہوں اپنا ذریعہ تجھ پر بھروسہ کرنا ‏ — ‏ اور پھیلاتا ہوں اپنا دست سوال و زاری کرتا ہوں

فَبِحَقِّ مَنْ أَحْبَبْتَهُ وَبَعَثْتَهُ ‏ — ‏ وَأَجَبْتَ دَعْوَةَ مَنْ بِهِ يَسْتَشْفِعُ

پس حق اوسکے جسکو تو محبوب سمجھتا ہے اور جسکو تو نے مبعوث کیا ‏ — ‏ اور قبول کرتا ہے دعا اوس شخص کی جو انکو شفیع لاتا ہے

اِجْعَلْ لَنَا مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ‏ — ‏ وَالْطُفْ بِنَا يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمَرْجِعُ

کر دے ہمارا ہر تنگی سے نکاس ‏ — ‏ مہربانی کر ہم پر اے وہ کہ جسکی طرف ہے لوٹنا

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ ‏ — ‏ خَيْرِ الْخَلَائِقِ شَافِعٍ وَمُشَفَّعِ

پھر درود نبی کریم اور اونکی آل پر ‏ — ‏ جو بہترین خلق کے ہیں شفاعت کرنیوالے اور شفاعت کئے گئے

تمام شد

تقریظ من تصنیف مہر سپہر علوم صوری و معنوی ملک الشعرا شیرین گفتار عالی خاندان والا تبار رشک انوری و طالب ارشد تلامذہ حضرت غالب جناب مولانا مولوی غلام بسم اللہ صاحب المتخلص بہ بسمل محمدی حنفی نقشبندی مجددی مظہری بریلوی سلمہ ربہ القوی

سرور سینہ و جان برادر — سہی قد سرو بستان برادر

بتنہا افتخار خاندان شد — رئیس قوم و فخر یکجہان شد

نگویم نازش ہندوستان ست — بعلم و فضل یکتای جہان ست

بگیتی مسند آرای حکومت — بعقبی نائب سر خیل امت

مورخ خوش بیان راوی اخبار — سراپا مخزن اخبار و آثار

محیط موج زن در علم منقول — نہنگ قلزم مواج معقول

امین و حامی دین محمد — فدای دین و آئین محمد

ز علم دین لبالب سینۂ او — ہمین نقد و ہمین گنجینۂ او

کلامش سحر و خود جادو زبانی — غلط گفتم غلط سحر بیانی

نوشتہ در سیر دلکش کتابی — نمودہ از کتبہا انتخابی

زکلک درفشان چون سلک گوهر — رقم زد حال اصحاب پیمبر
مسلسل همچو زلف ماهرویان — نوشته از مداد مشک افشان
بیاض روی حوران سمن بو — گرفته وام بهر کاغذ او
تعالیٰ شانه آن نور دیده — رگ جانم پی مسطر کشیده
نگویم هست این ام الکتابی — مگر گویم کتابی لاجوابی
ید بیضا اگر بین السطورست — سواد سطر او گیسوی حورست
بیاضش قبله گاه مهرتابان — سوادش جعد زلف پریشان
بیاضش سجده گاه ماه انور — سوادش خال خوبان سمن بر
بیاضش مطلع انوار تجید — سواد او سواد سنگ اسود
بیاضش روز روشن غیرت بدر — سوادش شب ولیکن لیلة القدر
بیاضش نور ایمان جلوهٔ طور — سوادش توتیای دیدهٔ حور
بیاضش سینهٔ پرنور ابرار — سوادش نافهٔ آهوی تاتار
بیاض او ضیای شمع کافور — سواد او سویدای دل حور
بیاضش لمعهٔ مصباح بی دود — سواد او نگاه سرمه آلود
بیاض او جبین مه جبینان — سوادش قرة العین حسینان

بیاضش او بیاض گردن حور — سواد او سواد سرمهٔ طور

بیاضش اختر وستے اختر من — سوادش انقلابے فتنه زوست سر من

بیاضش موج نور و سلک گوهر — تعالی شانه الله اکبر

سواد و خط او خط پری زاد — برائے طائر دل دام صیاد

ستاودم لیک وصفش حسب دلخواه — نیارم راست در تحریر بالله

بحمد الله برادرزادهٔ ما — ندارد در جهان امروز همتا

عجب نبود چنان برخود ببالم — نگنجم در زمین و آسمان هم

چه سازم شکر این انعام مجید — که پیدا شد حسین فخر امجد

خداوندا کریما کارسازا — رحیم و مهربان عاجز نوازا

عزیزم را ملنگویم که آن ده — شوم قربان تو آن ده که آن به

تاریخ تالیف کتاب

وله

کرد تالیف کتاب مرغوب — طالب خالق و مطلوب جهان

واله سید و آل و اصحاب — عاشق صادق و محبوب جهان

سال تاریخ ز دل پرسیدم — گفت بے ساخته مرغوب جهان

۱۳۰۷ھ

تاریخ آغاز طبع کتاب

ولہ

چو شد این نسخهٔ دلچسپ مطبوع — بگوای ہمنشین تاریخ محمود
سنِ آغاز بے وقت برآید — شود آسان چنین تاریخ محمود
نہاد انگشت فوراً بر ردیفے — بگفتا ہست این تاریخ محمود

تاریخ اتمام طبع کتاب

ولہ

چہ خوش گفتی دلا تاریخ محمود — بگو خوشتر ازین تاریخ دلچسپ
نگو گفتی نکوتر باز خواہم — کلام دلنشین تاریخ دلچسپ
چو حرف دلنشین بر صفحۂ دل — شود نقش نگین تاریخ دلچسپ
کند تسخیر جانِ نکتہ سنجان — چو روے مہ جبین تاریخ دلچسپ
بگوید نکتہ چین احسنت بے قصد — شود سحر آفرین تاریخ دلچسپ
نگوید تا قیامت پا ازین کس — بجز روح الامین تاریخ دلچسپ
سنِ اتمام زان بے کار برآید — بود ابدال چنین تاریخ دلچسپ
روان شد بر فلک فکر فلک سیر — کہ آرد بر زمین تاریخ دلچسپ

بگفتا از کمین تاریخ دلچسپ ۱۳۱۰ھ		سروش غیب بسمل بے محابا

خاتمہ کتاب مستطاب موسوم بذکر احوال اصحاب البدر از کریم الدین حسن صاحب ملازم عدالت ججی آگرہ

بسجدے میتوان کردن درودے میتوان گفتن		زلاف حمد و نعت اولی است بر خاک درِ خفتن

بعد اسکے وسیلہ ان اصحاب رسول مقبول کو تو تیار ہو رہرو زبان ارباب قبول کو مژدہ سعادت حیات و بشارت ہے منتظروں کو اشارت کہ ان ایام میمنت انجام میں یہ کتاب نظارت بخش دیدۂ اولو الالباب مکرر حلاوت ایمانی پیرایہ مذاق روحانی شایان منزلت و قابل قدر موسوم بہ اسم تاریخی ذکر احوال اصحاب البدر تالیف لطیف حضرت سراپا خیر و برکت فارس میادین اصناف فنون عارج معارج علوم و فنون عزت افزای بزرگی بزرگی بخش سترگی ملجأ اقاصی و ادانی قبلۂ آمال و امانی سزاوار محامد و مناقب سیدی و مولائی مولوی محمد فدا حسین صاحب مصنف دام اللہ ظلہ العالی الی مر الایام واللیالی مطبع فیض منبع اعجاز محمدی آگرہ میں طبع ہوکر مطبوع طبائع اہل دین مقبول خواطر ارباب صدق و یقین ہوئی۔ شعر

آخر آمد پس پردہ تقدیر پدید		الحمد بہر آنچہ خاطر میخواست

سبحان اللہ یہ کتاب ہے جسکی شوق میں دل بیتاب ہے اصحاب بدر کا ترجمۃ الحال ہے ستائش اسکی بالاتر از خیال ہے فی الواقع نامہ لائق دید و قابل شنید ہے حق تو یہ ہے کہ سامعہ کا نور و ناصرہ کی بہجت ہے خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے اسکے پڑھنے سننے والونکو بہبودی دارین کرامت فرمائے اور ہوا لطف

عالیقدر کو مدارج علیائے دارین پر پہنچائے بحرمۃ النون والصاد وبایں عاشر آمین از جملہ جہان آمین باد

قطعہ تاریخ مصنف

یہ رسالہ ہے دید کے قابل ۔ شک نہیں اس میں کچھ کلام نہیں

جملہ اصحاب بدر کا احوال ۔ ہوگیا اس سے صاف شک نہیں

خالق انس و جان مؤلف کو ۔ دے جزائے جمیل و اجر مبین

مصرع سال طبع ہے یہ کرم ۔ ذکر اصحاب بدر زیبندہ دین

قطعہ تاریخ آغاز طبع از نتائج فکر جناب نواب احسان علیخان صاحب رئیس متخلص بہ صدق

نسخۂ در وصف اصحاب کبار ۔ کرد چون تالیف والا منزلت

از پئے تاریخ صدق نکتہ سنج ۔ ہاں بگو شمع رواق منقبت

۱۳۰۹

ولہ

بہترین مجموعۂ صدق و صفا ۔ مظہر اذکار اصحاب غزا

صدق نکتہ سنج تاریخش بگو ۔ بس ہمین گلدستۂ طاق ثنا

۱۳۰۹

قطعہ تاریخ منشی عبد العزیز صاحب متخلص بہ ضیا ساکن قصبہ مارہرہ

مولوی و منصف دیگر علوم ۔ کرد تالیفے کتابے معرفت

ماہ سالش ز آسمان فکر تافت ۔ طبع گشتہ قصۂ اصحاب بدر

۱۳۰۹

ایضاً

جب ہوئی مطبوع یہ پرشن کتاب — فکر بس تاریخ کی جسکو ہوئی
تہا رجال الغیب سے امداد جو — بیخودی سی گو نہ مجھپر چہا گئی
دیکھتا کیا ہون کہ باشان و شکوہ — کہہ رہا ہی ایک مرد اجنبی
اے ضیا کہدے تر و سے انبساط — ذکر اصحاب کبار احمدی

قطعہ تاریخ طبع کتاب از مولوی سید محمد جمیل احمد صاحب جمیل مودودی نقوی سہسوانی ملازم ریاست بھوپال

١٣٠٩

ہوئی مطبوع بیمثال کتاب — سچ ہے شایان صد ہزار ہی یہ
لکھو تاریخ طبع اسکی جمیل — چیدہ حال غزاۃ بدر ہی یہ

قطعہ تاریخ نبی داد خانصاحب متخلص بہ فنا ساکن قصبہ مارہرہ

فدا حسین کو کیا علم حق نے بخشا ہے — جہان مین اونکا نہین کوئی مثل اور نظیر
لکھی بحال صحابہ جو اک کتاب جدید — تو فکر سال مین سب ہو گئے صغیر و کبیر
بغور و خوض فنا نے پے سن ہجری — کہا نفیس کیا حال بدریہ تحریر

١٣٠٩

قطعہ تاریخ طبع از سید نقوی میر حسین صاحب صفی امروہی

ذا موضح احوال بدر انما — طبعوہ کالشمس الضحی فیضانہ
اکتبہ من نوادر منتجا — ابیض بدرا طبعہ لمعانہ

١٣١٠ھ

صحت نامہ کتاب ذکر باحوال اصحاب الصفہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷		کی گئین	کئے گئے
۱۵	۱۲	قصدا کیا	قصد کیا
۱۱	۳	[illegible]	[illegible]
۱۴	۱۵	[illegible]	[illegible]
۳۶	۱۰	[illegible]	[illegible]
۳۷	۱ و ۲ و ۶	[illegible]	[illegible]
۳۹	۱۲	[illegible]	[illegible]
۴۴	۴	[illegible]	[illegible]
۵۱	۳	[illegible]	[illegible]
۵۴	۱۱	[illegible]	[illegible]
۱۵	۷	بن ربیع	بن ربیعؓ
۱۷	۸	تہم	تیم
۱۸	۱۵	خلاد بن سوید	خلاد بن سوید
〃	〃	کہا گیا ہے	لکہا گیا ہے
۲۰	۱ و ۵	حدیبیہ	حدیبیہ
۲۳	۱۲	او بہت	اور بہت
۳۲	۸	قلبیلہ	قبلیہ
۴۰	۱۴	ابی جہل	ابی جہل
〃	۱۵	فہری	فہری
۴۲	۱۲	اَدہَم	اَدہُم
۴۴	۳	حضرت بلال نے	حضرت ابو بکرؓ نے بلالؓ سے
〃	〃	پہوپہی	چچا کی بیٹی
۴۷	۵	غیض	غیظ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	حاشیہ ۲	بہاگ جاؤ	بدر رو ہوکر بہاگ جا
۲۳	۲	آیتین	اصلی
〃	۱۳	اللسانِ	اللسانُ
〃	۱۴	خطاؤن زبان سے	خطاؤن سے شر
		جہوٹ بولنا ہے	زبان جہوٹی
۲۴	۲	شک کرنا	فریب ودغا کرنا
〃	۷	مال البتیم	مال الیتیم
۲۵	۳	یغفرلہٗ	یُغفَرُلہٗ
۷۱	۱۰	کے بولایا	کے جیب بولایا
۷۲	۷	کنتُ	کنتَ
۷۵	۱	[illegible]	[illegible]
۸۸	۶	۲۷ ذی الحجہ	۲۹ ذی الحجہ
۸۹	۶	کعب	ابی بن کعب
۹۰	۱۱	الانصاریؓ	الانصاریؓ
۹۲	۴	نے بمقابلہ مسیلمہ	نے مسیلمہ
〃	۹	اصحاب	اصحاب
〃	۱۰	بکر	بکر
۹۵	۸	[illegible]	[illegible]
۹۶	۲	[illegible]	[illegible]
۹۷	۴	ثعلبۃ بن حاطب	ثعلبۃ بن [illegible]
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
〃	〃	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۹	رَبیع	رُبَیع	۱۳۰	۱۱	لہاؤ	کہاؤ
۱۰۶	۱۴	عرفجۃِ	عرفجۃَ	۱۳۱	۲	سلامۃِ	سلامۃَ
۱۰۹	۳	مضرع	مصرع	۱۳۲	۱	شوال	رمضان
"	۴	ظاہر کرتا	ظاہر کرتا ہوں	"	۲	الانصاریِ	الانصاریؓ
۱۱۰	۱۴	عُتبۃ بن غزوانِ	عُتبۃ بن غزوانَ	۱۳۳	۵	غزیۃِ	غزیّۃَ
۱۱۱	۸	بن الکبیر	بنُ البُکَیر	۱۳۴	۴	بھیجتا ہوں	بیچتا ہوں
۱۱۶	۱۲	رَبعیؓ	رِبعیؓ	۱۳۶	۲	کے ساتھ شریک	کے شریک
۱۱۷	۴	عنجدۃِ	عُنجدۃَ	۱۳۷	۱۴	امیۃِ	امیۃَ
"	۱۲	ثعلبۃِ	ثعلبۃَ	۱۳۸	۶	حارثۃِ	حارثۃَ
۱۲۰	۱	حارثۃِ	حارثۃَ	"	۸	حلیفِ	حلیفُ
۱۲۱	نیچے سطر ۱۱ کے		یہ حضرت واقعہ رجیع صفر ۴ھ میں قید ہو کر کفار قریش کے ہاتھ بیچے گئے بعد کو شہید کئے گئے	۱۳۹	۹	طلحۃ الفیاض	طلحۃ الفیاض
				۱۴۰	۱۴	ربیعۃِ	ربیعۃَ
				۱۴۱	۲	فہیرۃِ	فہیرۃَ
				۱۴۴	۹	عیشۃِ	عیشۃَ
"	۱۲	نام زید بن دثنہ نہیں بلکہ نام زید بن عاصم	نام زید بن عاصم	۱۴۵	۱۲	ثعلبۃِ	ثعلبۃَ
				"	۱۳	بن عمرو	بن عمر
"	۱۳	الانصاری ہے	الانصاری ہی بدری نہیں	۱۴۶	۸	رواحۃِ	رواحۃَ
۱۲۴	۶	عثمانِ	عثمانَ	۱۴۷	۱۳	الجمحی	الجمحیؓ
۱۲۶	۶	خولۃِ	خولۃَ	۱۵۰	۳	خیثمۃِ	خیثمۃَ
"	۸	خیثمۃِ	خیثمۃَ	"	۱۰	سلمۃِ	سلمۃَ
۱۲۸	۳	عبادۃِ	عبادۃَ	۱۵۲	۱۱	مخرمۃِ	مخرمۃَ
"	۴	۱۵ھ	۱۶ھ	۱۵۳	۲	عرفطۃِ	عرفطۃَ
"	۶	عثمانِ	عثمانَ	۱۵۴	حاشیہ سطر	خرج	خزرج
۱۲۹	۴	بلتعۃِ	بلتعۃَ	"	حاشیہ سطر ۵	وہ خبر کہ	وہ چیز کہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۵	۸	غزوانٍ	غزوانَ
۱۵۶	۱	حليفٍ	حليفُ
۱۵۸	۱۰	وبرةٍ	وبرةَ
"	۱۵	نويرةٍ	نويرةَ
۱۵۹	۲	ربيعةٍ	ربيعةَ
"	۴	كلدةٍ	كلدةَ
"	۱۴	ربيعةٍ	ربيعةَ
۱۶۰	۱	عثمانٍ	عثمانَ
۱۶۲	۱	حليفٍ	حليفُ
"	۹	ثعلبةٍ	ثعلبةَ
"	۱۱	سراقةٍ	سراقةَ
۱۶۳	۹	عنمةٍ	عنمةَ
"	۱۴	ثعلبةٍ	ثعلبةَ
۱۶۴	۱۵	عنزةٍ	عنزةَ
۱۶۵	۵	ساعدةٍ	ساعدةَ
۱۶۸	۵	صعصعةٍ	صعصعةَ
۱۷۰	۵	قدامةٍ	قدامةَ
"	۱۲	اميةٍ	اميّةَ
۱۷۱	۵	نميلةٍ	نميلةَ
"	۱۰	الانصارى	الانصار
۱۷۲	۱۲	مسلمةٍ	مسلمةَ
۱۷۳	۳	واليعفوا واليصفحوا	وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا
۱۷۶	۱	خلدةٍ	خلدةَ
۱۷۶	۳	ربيعةٍ	ربيعةَ
۱۷۷	۶	حضرت نے	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
۱۷۹	۱۰	طاغون	طاعون
۱۸۱	۸	عبادةٍ	عبادةَ
۱۸۳	۱	وبرةٍ	وبرةَ
"	۱۱	قدامةٍ	قدامةَ
۱۸۴	۱۳،۱۴	ثعلبةٍ	ثعلبةَ
۱۸۵	۴	خزيمةٍ	خزيمةَ
۱۸۸	۱	اميةٍ	اميّةَ
"	۱۰	المنذرِ	المُنذِرِ
۱۸۹	۸	عتبةٍ	عتبةَ
"	۱۳	رفاعةٍ	رفاعةَ
۱۹۳	۶	عبدالرحمن عبدِ ود الاوثان بن	عبدالرحمٰنُ عبدِ ود الاوثان بنُ
"	۱۰	بنِ	بنُ
"	۱۳	بنِ	بنُ
۱۹۴	۱۲	حارثِ بنِ	حارثُ بنُ
۱۹۸	۹	ابوسبرة	ابوسَبْرة
۲۰۳	۱۵	ربيع	رُبَيِّع
۲۱۲	۱	الغنزى	العَنَزى
۲۲۰	۳	ابی حولی	ابی خولی

CALL No. ٩٢٠ ف۲۱ذ ACC. NO. ۱۳۷۵۳

AUTHOR فدا حسین مولوی

TITLE ذکر احوال اصحاب البدر

ف۲۱ذ ٩٢٠

۱۳۷۵۳

فدا حسین

ذکر احوال اصحاب البدر

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.